Ala Hazrat (R.A) say Sawal Jawab

Unknown

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال، جواب (إظهار الحق الجلي)
تعداد	:	۱۰۰۰
سن طباعت	:	۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۰۰۴ء
پیشکش	:	**المدينة العلمية**
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
ملنے کے پتے	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ لاہور مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ علی احسانہٖ و بفضلِ رسولہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم میرے ولی نعمت، میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدِّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولٰنا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بے مثال ذہانت و فطانت، بکمال درجہ فقاہت اور قدیم و جدید علوم میں کامل دسترس و مہارت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریباً ایک ہزار کتب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پچپن سے زائد علوم وفنون میں تبحرِ علمی پر دال ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جن قلمی کاوشوں کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی اُن میں کنز الایمان، حدائقِ بخشش اور فتاوٰی رضویہ (تخریج شدہ تادمِ تحریر ۲۷ جلدیں) بھی شامل ہیں، آخر الذکر تو علوم وفنون کا ایسا بحرِ بیکراں ہے جو بے شمار و مستند مسائل اور تحقیقاتِ نادرہ کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، جسے پڑھ کر قدردان انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیّدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجتہدانہ بصیرت کا پَرتَو ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہیے کہ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جملہ تصانیف کا حسبِ استطاعت ضرور مطالعہ کرے۔

الحمد للہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی

کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**المدینۃ العلمیۃ**" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب (۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

المدینۃ العلمیۃ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بشُمول "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرست

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
1	پیش لفظ	۱
6	اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا اجمالی تعارف اور دینی خدمات	۲
7	اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور ہندوستان کے مسلمان کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں؟	۳
7	فرقۂ غیر مقلدین کب ظاہر ہوا نیز ان کے عقائد کیا ہیں؟	۴
9	ہندوستان میں حکومتی سطح پر کس مسلک (مذہب) کو تسلیم کیا جاتا ہے؟	۵
9	عرب وعجم میں غیر مقلدین کس نام سے پکارے جاتے ہیں؟	۶
10	علمائے ہندوستان وحرمین شریفین نے غیر مقلدین کے مذہب کے بطلان پر فتاوٰی جاری فرمائے یانہیں؟	۷
10	غیر مقلدین، اہلسنت میں داخل ہیں یانہیں؟	۸
10	فتاوی الحرمین کسے کہتے ہیں؟	۹
11	غیر مقلدین، تقلید کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں؟	۱۰
12	غیر مقلدین کے وہ مسائل جس میں انہوں نے مذاہبِ اربعہ اہلسنت سے ہٹ کر جدا حکم جاری کیے۔	۱۱
12	قیاس کو نہ ماننے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟	۱۲
12	مصلائے اربعہ سے کیا مراد ہے نیز غیر مقلدین اس کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں؟	۱۳
13	غیر مقلدین کے پیشوا نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمراہ لکھا ہے۔	۱۴

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
13	شیخین کو گالی دینے والے کے متعلق حکم شرعی۔	۱۵
14	حنفی کی نماز، شافعی المذہب امام کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟	۱۶
14	حنفیوں کی نماز، غیر مقلدین کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟	۱۷
15	پیشوائے غیر مقلدین ''مولوی نذیر حسین'' کی گورنر حجاز کے حضور پیشی اور توبہ نامہ	۱۸
17	علمائے مکّہ معظّمہ کے سردار مولانا محمد سعید بابصیل کا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے نام خط اور آپ کے فتویٰ کی تصدیق۔	۱۹
17	روافض کے گمراہ کن عقائد اور کفریات	۲۰
18	نیچریوں کا سنگِ بنیاد اور ان کے عقائد	۲۱
19	وہابیوں کے خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ	۲۲
19	غیر مقلدین کے عقائد و نظریات	۲۳
20	اجماع و قیاس کی تعریفات اور ان کے احکام	۲۴
20	تقلید کی اقسام اور ان کے احکام	۲۵
21	ضروریاتِ دین کی تعریف اور ان کے احکام	۲۶
22	جن و شیاطین کے وجود کا انکار اور بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔	۲۷
23	اللہ عزوجل کے لیے مکان و زمان یا جہت ماننا کفر ہے۔	۲۸
23	تقویۃ الایمان کی چند گستاخانہ عبارتوں کا خلاصہ	۲۹
24	انبیاء کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے۔	۳۰
24	کسی مسلمان مقلد کو مشرک کہنا کلمۂ کفر ہے۔	۳۱

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
25	مسلمان کو بُرا کہنے والا فاسق ہے۔	۳۲
25	بدعتی و فاسق کی امامت مکروہ ہے۔	۳۳
25	لامذہبی فِسق ہے۔	۳۴
25	بدعتی کی دینی تعظیم حرام ہے۔	۳۵
26	غیر مقلدین کے پیچھے نماز، ناجائز ہونے کی وجہ	۳۶
27	فاسق کی اقتداء کس صورت میں جائز ہے اور اس جواز کے کیا معنیٰ ہیں؟	۳۷
29	بدعتی کے ساتھ میل جول سے ممانعت پر شرعی دلائل	۳۸
29	بدعتیوں کے ساتھ کھانا پینا، شادی بیاہ کرنا، ان کی عیادت کرنا اور ان کی نمازِ جنازہ پڑھنا منع ہے۔	۳۹
30	مسلمان کسے کہتے ہیں؟	۴۰
30	اُمت کی قسمیں	۴۱
31	مسجد میں کس کا حق مقدم ہے؟	۴۲
31	کسی مصلحت کے تحت مسلمان کو مسجد سے نکال دینا یا آنے سے روکنا جائز ہے یا نہیں؟	۴۳
32	سنّیوں کی نمازِ باجماعت میں کسی غیر مقلد کا شریک ہونا مذہبی حرج رکھتا ہے۔	۴۴
32	شریعت کی رُو سے حنفیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر مقلدین کو اپنی مساجد میں آنے سے روکیں	۴۵
33	نصاریٰ نجران کا وفد مسجد شریف میں کس حیثیت سے داخل ہوا تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع کیوں نہ فرمایا؟	۴۶
33	کفار کا مساجد میں آنا فقہاء کی نظر میں کیسا ہے؟	۴۷

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
34	کفار مستامن پر مدعیانِ اسلام کا قیاس صحیح ہوسکتا ہے یا نہیں؟	۴۸
34	مستامن کسے کہتے ہیں؟	۴۹
35	بانی مسجد یا اس کی اولاد کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص استحقاقِ امامت کا دعوٰی کرسکتا ہے یا نہیں؟	۵۰
35	امام کی تقرری میں جماعتِ کثیر کا اعتبار کیا جائے گا نہ کہ افضلیت کا۔	۵۱
35	امام وخطیب کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امامت وخطابت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟	۵۲
36	"اُولی الأمر" سے کیا مراد ہے؟	۵۳
37	غیر مقلدین سے اصل نزاع (جھگڑا) کس بات پر ہے؟	۵۴
37	بلند آواز سے آمین کہنا کیسا ہے؟	۵۵
38	رفع یدین کرنا کیسا ہے؟	۵۶
38	شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟	۵۷
39	تبرائی کسے کہتے ہیں؟	۵۸
39	جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز کا حکم۔	۵۹
39	"مسئلہ مفتیٰ بہا" کسے کہتے ہیں؟	۶۰
39	سوالات جرح وجوابات	
39	علم دین میں کون کون سی کتابیں ہیں؟	۶۱
40	درسِ نظامی سے کیا مراد ہے؟	۶۲
40	اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کون کون سی کتبِ احادیث درس فرمائی ہیں؟	۶۳

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۶۴	مسلمانوں کے یہاں مذہبی کتابوں میں کس کتاب کو اول درجہ حاصل ہے؟	41
۶۵	قرآن مجید کے بعد کس کتاب کو اول درجہ حاصل ہے؟	41
۶۶	کتبِ احادیث کی درجہ بندی اور ترتیب کیا ہے؟	41
۶۷	صحیح بخاری و صحیح مسلم میں کسے فوقیت حاصل ہے؟	42
۶۸	''تقلید کرنا'' کس مجبوری کے تحت ضروری ہے؟	43
۶۹	آئمہ اربعہ کس زمانے میں پیدا ہوئے اور کس زمانے میں انتقال فرمایا؟	44
۷۰	مجتہد کسے کہتے ہیں؟	44
۷۱	آئمہ اربعہ مجتہد تھے یا نہیں؟	45
۷۲	مجتہد کو تقلید جائز ہے یا نہیں؟	45
۷۳	حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں عام مسلمانوں کا مذہب کیا تھا؟	46
۷۴	حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کا مذہب حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی تھا یا نہیں؟	46
۷۵	''اشعریہ اور ماتریدیہ'' کون لوگ ہیں؟	46
۷۶	''شرح مسلم الثبوت'' سے متعلق ایک سوال	47
۷۷	سوادِ اعظم سے کیا مراد ہے؟	47
۷۸	''شرح مسلم الثبوت'' کی ایک عبارت کا جواب	48
۷۹	''حجۃ اللہ البالغہ'' میں بطور تتمہ شامل کی جانے والی چند عبارتوں کی نشاندہی۔	50
۸۰	اسلام میں ''قانونِ اصلی'' کیا ہے؟	52

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۸۱	حدیث، قانون اصلی نہیں بلکہ قرآن مجید کے تابع ہے۔	52
۸۲	کسی امر میں نزاع اور اختلاف واقع ہونے کی صورت میں مسلمانوں کو ''قانونِ اصلی'' کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے۔	52
۸۳	مسلمان کی کیا تعریف ہے؟	53
۸۴	کیا مسلمان ہونے کے لئے ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ضروری ہے، فقط ''کلمہ گوئی'' کافی نہیں ہے؟	53
۸۵	''صدقاً من قلبه'' فرمانے کی وجہ؟	53
۸۶	صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟	54
۸۷	دینِ اسلام کس زمانے میں مکمل ہوا؟	55
۸۸	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں، نہ ماننے والا کافر ہے۔	56
۸۹	حدیث متواتر کسے کہتے ہیں؟	57
۹۰	''اہلسنت وجماعت'' کون لوگ ہیں؟	57
۹۱	توضیح تلویح کی عبارت میں قطع وبرید کی نشاندہی اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا حافظہ	59
۹۲	''غنیۃ الطالبین'' کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کہ یہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب ہرگز نہیں۔	60
۹۳	باطل مذہب والوں کی پہچان	61
۹۴	''طحطاوی'' کی ایک عبارت میں قطع وبرید کی نشاندہی	64
۹۵	مسجد عام مسلمانوں کے لیے ہے یا نہیں؟	64

نمبر شمار	فہرست مضامین:	صفحہ نمبر
۹۶	از روئے قرآن وحدیث وہ کونسی مسجد ہے جس میں صرف ایک ہی فرقہ ومذہب کے مسلمان نماز پڑھ سکتے ہیں۔	64
۹۷	آیتِ قرآنی کے ذریعے سائل کا ایک مغالطہ اوراس کا جواب	65
۹۸	''ھدایۃ'' کی ایک عبارت کے ذریعے سائل کا ایک اور مغالطہ	66
۹۹	جولوگ ''کلمہ گو'' ہوں لیکن ضروریاتِ دین کے منکر ہوں ان کے ہاں شادی، بیاہ کرنا کیسا ہے؟	67
۱۰۰	غیر مقلد باپ کا ترکہ، مقلد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں؟	67
۱۰۱	مقلد باپ کا ترکہ، غیر مقلد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں؟	68
۱۰۲	کافر کا ترکہ، مسلمان کو ملتا ہے یا نہیں؟	68
۱۰۳	مسلمان کا ترکہ، کافر کو ملتا ہے یا نہیں؟	68
۱۰۴	چاروں اماموں کی تقلید کا مذہب کس سے جاری ہوا؟	68
۱۰۵	''تفسیر مظہری'' کا ایک بے سند قول اور اس کے مخاطب	69
۱۰۶	حدیث سے فتویٰ دینا کیسا؟	70
۱۰۷	امام شافعی کا ایک قول اور اس میں قطع و برید کی نشاندہی	73
۱۰۸	امام احمد بن حنبل کا تقلید سے متعلق ایک قول اور اس کے مخاطبین	74
۱۰۹	چاروں اماموں سے پہلے تقلیدی مذہب جاری تھا یا نہیں؟	74
۱۱۰	تقلید کے ثبوت میں قرآنی آیات	75
۱۱۱	امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟	78
۱۱۲	مکہ معظمہ میں چار مصلے کس نے قائم کیے، کیوں کئے اور کب قائم ہوئے؟	82

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۳	چار مصلّے قائم کرنے کے جواز پر ایک دلیل	83
۱۱۴	اجماع کی تقلید واجب ہے۔	87
۱۱۵	لزوم کفر اور التزام کفر میں ایک نفیس فرق	88
۱۱۶	مکروہ یا حرام کے قول کو ترک کرنے سے تھوڑا بہت ثواب ملتا ہے یا نہیں؟	88
۱۱۷	امر کے حقیقی معنٰی وجوب ہیں یا نہیں؟	90
۱۱۸	لفظ کے حقیقی معنٰی چھوڑ کر مجازی معنٰی مراد لینا کب جائز ہے؟	91
۱۱۹	حقیقی و مجازی معنٰی کی تعریف	91
۱۲۰	صیغۂ امر ہمیشہ وجوب کے لیے نہیں ہوتا	92
۱۲۱	بصوت مجبوری، ممنوعہ امور کی رخصت مل جاتی ہے۔	93
۱۲۲	صحیح بخاری کا ایک بے سند قول اور اسکی وضاحت	95
۱۲۳	فاسق و مبتدع کے پیچھے بلا مجبوری نماز پڑھنا گناہ ہے۔	96
۱۲۴	”تفسیر احمدی“ کی ایک بے سند حکایت اور اس کے مخاطب	96
۱۲۵	ماخذ و مراجع	97

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، عظیم البرکت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجددِ دین و ملت، الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی شخصیت ہیں جو کسی تعارف کی محتاج نہیں، ایک ایسی جلیل القدر ہستی کہ جن کے فہم و فراست و علمی جلالت کو اپنے تو اپنے، غیروں نے بھی تسلیم کیا۔

ایسی یگانۂ روزگار ہستی کہ جسے تقریبا پچپن (۵۵) سے زائد علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی، کسی بھی شعبہ ہائے زندگی خواہ تحریری ہو یا تقریری، علمی ہو یا ادبی، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت نہ صرف یہ کہ دنیائے سنّیت کے لئے مشعل راہ ہے بلکہ غیروں اور بدمذہبوں کے لئے ہدایت کے ایک روشن منارے کی حیثیت رکھتی ہے۔

اعلیٰ حضرت تقریبا ایک ہزار سے زائد کتب کے مصنف بھی ہیں، ان کے افکار و خیالات نے جب کبھی الفاظ کا جامہ پہنا ان کے قلم نورِ فزا نے علم و ادب کی روش پر ایسے خوشنما و خوش رنگ گل بوٹے کھلا دیئے ہیں کہ جن کی مہک سے کل عالم تا ابد معطر رہے گا۔

جب یہ نور برساتا قلم شاعری کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو ''حدائق بخشش'' کے نام سے ایک ایسا دیوان ترتیب پاتا ہے جس کے اشعار اپنے اندر عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنجینہ لئے ہوئے ہے۔

جب اسی قلمِ نور سے افتاء نویسی کا کام ہوتا ہے تو ''فتاوٰی رضویہ'' کے نام سے بارہ (تخریج شدہ ۲۷) جلدوں میں گویا مسائل دینیہ کا ایک عظیم سمندر کوزے میں

بند ہوتا محسوس ہوتا ہے۔

اور جب یہی قلم پُر نور ترجمۂ قرآن کا عزم باندھتا ہے تو گویا کوثر و تسنیم میں دُھلا ہوا ایک ایسا شاہکار ترجمہ ''کنزالایمان'' کے نام سے تراجمِ قرآن کے اُفق پر اُبھرتا ہے جو نہ صرف حقیقی معنیٰ میں ایمان کا کنز (خزانہ) ہے بلکہ مقامِ الوہیت و رسالت کا بہترین محافظ بھی ہے۔

اور جب یہی کلکِ رضا، خنجرِ خونخوار، برق بار بن کر گستاخان و شاتمان رسول اللہ ﷺ کے تعاقب میں چلتا ہے تو دشمنوں کے سینوں میں گہرا غار ڈال کر چھوڑتا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ ''إظهار الحق الجلي'' (اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال، جواب) درحقیقت غیر مقلدین کے رد سے متعلق ہے۔ پوری امت مسلمہ کا اس بات پر ''اجماع'' ہے کہ ''تقلید، ضروریاتِ دین میں سے ہے'' اور ہر عام مسلمان کا مقلد ہونا نہایت ضروری بلکہ واجب ہے۔ اور تمام مسلمان کم و بیش ایک ہزار سال سے بھی زائد عرصے سے تقلید کے قائل چلے آرہے ہیں، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے زمانہ میں ایک ایسے فتنے نے سر اُٹھانا شروع کیا، جو خود کو ''اہل حدیث'' کہتے تھے، اس فرقے نے تقلید کا انکار کیا اور عوام میں اس بات کا پرچار کیا کہ '' قرآن و حدیث سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے کسی امام یا مجتہد کی تقلید ضروری نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل سے نوازا ہے اور وہ اپنی فہم و فراست اور عقل کی بنیاد پر قرآن و حدیث کو سمجھنے اور اس سے مسائل استنباط کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے''۔ نتیجتاً ہر شخص دینی احکام کو اپنی عقل کے تابع کرنے لگا، جس سے امت میں

انتشار پیدا ہوا اور تفرقہ بازی کی ہوا چل نکلی، اس سلسلے میں مرکزی کردار مولوی اسماعیل دہلوی نے ادا کیا، جس نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں ترکِ تقلید کی ترغیب دی۔ قولاً اور فعلاً عوام کو یہ باور کروانے کی کوشش کی کہ قرآن وحدیث سمجھنے کے لئے کوئی خاص علم درکار نہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بروقت اس فتنہ کی سرکوبی فرمائی اور اپنی تحریر کے ذریعے مسلمانوں کو اس فرقۂ باطلہ سے خبردار کیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ردِ غیر مقلدین پر کئی رسائل تصانیف فرمائے۔ جو سب کے سب اس موجیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ہیں جو اپنی زد میں آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس رضوی خنجر خوں خوار کے آگے جب غیر مقلدین کو اپنی موت یقینی نظر آنے لگی تو انہوں نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف انگریزی کورٹ میں مقدمہ کر دیا، جب اس کیس کے سلسلے میں مزید پیش رفت ہوئی تو مجسٹریٹ کی جانب سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کورٹ میں حاضر ہونے کے لئے کہا گیا۔ چونکہ امامِ اہل سنّت، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگریزی گورنمنٹ کی کورٹس میں حاضر ہونا، خلافِ شرع سمجھتے تھے، اس لئے آپ وہاں نہ گئے، اس پر مجسٹریٹ کی نمائندہ ٹیم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ، غیر مقلدین اور دیگر عنوانات سے متعلق چند سوالات کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوش اسلوبی سے اپنے مؤقف کا اظہار کیا اور نہایت مختصر مگر جامع انداز میں مدلل ومسکت جوابات ارشاد فرمائے۔

سوال وجواب کے اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے

لئے لفظ ''مُظہِر'' استعمال فرمایا ہے۔ یہ رسالہ صرف امام اہل سنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ملفوظات کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ بیش بہا معلومات کا خزانہ بھی ہے۔نیز دورانِ مطالعہ آپ پر یہ انکشافات حیرانگی کا باعث ہوں گے کہ غیر مقلّدین نے کس طرح اپنی خواہشات کے مطابق نہایت اہم کتب میں قطع و برید سے کام لیا ہے۔

الحمد لِلّٰہ علی احسانہ! عالم اسلام میں مجلس: ''المدینۃ العلمیۃ'' ہی کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس نے اس رسالہ پر نہایت عرق ریزی اور باریک بینی سے تخریج وحواشی کا کام کرواکے پایۂ تکمیل تک پہنچایا، جس سے اسکی افادیت و اہمیت میں چارچاند لگ گئے ہیں۔عوام النّاس کے لئے یہ رسالہ بالعموم اور اہلِ علم حضرات کے لئے بالخصوص اہمیت کا حامل ہے۔آپ کے ذوقِ مطالعہ کے معیار کا خیال کرتے ہوئے دورانِ کمپوزنگ کاماز، کالن، سیمی کالن اور بریکٹ وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں، نیز پروف ریڈنگ کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے، قارئین کی سہولت کے لئے قرآنی آیات واحادیث اور عربی عبارات کا ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی و متعلقہ امور کو بھی حواشی میں لکھ دیا گیا ہے تاکہ مکمل بات سمجھنے میں آسانی رہے۔نیز ان عبارتوں کے ساتھ ساتھ تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ علماء کرام کو اصل ماخذ سے رجوع کرنے میں اپنا قیمتی وقت صرف نہ کرنا پڑے۔اس سلسلے میں حواشی وتخریج کی خدمات مولانا عبدالرشید ہمایوں المدنی اور مولانا محمد یونس علی عطاری المدنی نے انجام دی ہیں، جبکہ مولانا عبدالرّزاق العطاری المدنی نے اس پر نظر ثانی فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں یہ رسالہ اس حوالے سے بھی امتیازی حیثیت کا حامل ہے کہ امیر اہل سنّت، شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال، محمّد الیاس عطار قادری،

رضوی، ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے، امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے بذاتِ خود اس کا اردو نام ''اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال، جواب'' تجویز فرمایا ہے، جو یقیناً اسم بامسمّٰی ہے۔ یاد رہے کہ ''المدینۃ العلمیۃ'' کا قیام امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ ہی کی انقلابی سوچ کا نتیجہ ہے۔ جو ''دعوتِ اسلامی'' کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے زیرِ اہتمام کامیابی سے اپنی منزل کی جانب گامزن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے روز افزوں ترقی نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مجلس: **المدینۃ العلمیۃ**

(شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نقل اظہار حضور پُرنور، مرشد برحق، امام اہلسنّت، مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہ جانب مدعاعلیہم بمقدمہ نمبر ۲۸ ۱۹۰۲ء، حاجی الٰہی بخش وغیرہ مدعیان بنام ابو البرکات وغیرہ، مدعاعلیہم محکمہ صاحب جج بہادر شہرآرہ نسبت مسجد ڈومرادل، منفصلہ ۱۷ جون ۱۹۰۳ء جو بذریعہ بذکمیشن کے ہوا۔

مسمّیٰ بنام تاریخی ''إظهار الحق الجلي'' ۱۳۲۰ھ۔

سوالاتِ چیف جانبِ مدعاعلیہم مع جواب

سوال نمبر ۱:۔ نام، عمر، سکونت، پیشہ ؟

جواب:۔ مُظہر [1] کا نام مولوی حاجی احمد رضا خاں صاحب ولد حضرت مولانا مولوی نقی علی خاں صاحب، عمر ۴۸ سال، پیشہ زمینداری۔

سوال نمبر ۲:۔ آپ تمام علوم دینیات سے پوری طور پر واقفیت رکھتے ہیں ؟

جواب:۔ میں آبا واجداد سے علوم دین کا خادم ہوں۔ چوہتر (74) سال سے میرے یہاں سے فتوی جاری ہے۔ تمام ہندوستان اور کشمیر اور برما سے مسائل کے سوالات آتے ہیں۔ ابھی چین سے چودہ مسئلے دریافت کئے ہیں، چنانچہ لفافۂ مرسلۂ

۱۔ بیان کرنے والا۔ یہاں مراد اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن ہیں۔

چین داخل کرتا ہوں۔

سوال نمبر ۳ :۔ آپ کا مذہب کیا ہے

جواب :۔ مسلمان سُنّی مقلّد۔

سوال نمبر ۴ :۔ ہندوستان کے عام سنی مسلمانوں کا کیا مذہب ہے ؟

جواب : یہی مذہب ہے جو میرا مذہب ہے۔

سوال نمبر ۵ : غیر مقلّد جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں ہندوستان میں کب ظاہر ہوئے ؟

جواب : ان کو پیدا ہوئے ابھی سو برس نہیں گزرے ۔ ۱۲۳۳ھ میں دہلی کے ایک شخص اسمٰعیل نے یہ نیا مذہب نکالا (۱) اور ہندوستان کو دارالحرب بتا کر جہاد کا جھنڈا

۱۔صدر الشریعہ بدرالطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اس نئے مذہب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ '' یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوھاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصا حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے ،علماء کو قتل کیا ، صحابہ کرام وآئمہ علماء وشہدا کی قبریں کھود ڈالیں ، روضۂ انور کا نام معاذاللہ صنم اکبر رکھا تھا یعنی '' بڑا بت'' اور طرح طرح کے ظلم کیے۔ جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد (موجودہ نام '' ریاض'') سے فتنے اٹھیں گے اور اور شیطان کا گروہ نکلے گا، وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا ،علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ نے اسے خارجی بتایا، اس عبدالوھاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام توحید رکھا، اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے کیا جس کا نام '' تقویۃ الایمان '' رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔ ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر ،مشرک ہے یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلاوجہ مسلمان پر حکم شرک وکفر لگایا کرتے اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ (ملخص از :۔ بہار شریعت ،جہیز ایڈیشن حصہ اول ص ۵۵۔۵۴ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

قائم کیا(۱)۔

۱۔کسی بھی دار الاسلام کے دار الحرب ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہاں احکامِ شرک اعلانیہ جاری ہوں اور اسلامی شعائر واحکام مطلقاً جاری نہ ہوں جبکہ ہندوستان میں ایسا ہرگز نہیں بلکہ مسلمانوں کو ہر طرح کی آزادی حاصل تھی اور ہے۔لیکن اسماعیل دہلوی نے ہندوستان کو دار الحرب قرار دے کر جہاد کا نعرہ بلند کیا جبکہ اس کے پسِ پردہ مقاصد کا حصول ''سستی شہرت اور سود کا جائز'' ہونا تھا کیونکہ شریعتِ مطہرہ کے اصول کے مطابق اگر کوئی مسلمان دار الحرب میں ہے تو اسے کفار سے زیادتی بلاعوض حاصل کرنا جائز ہے، مسلمان کے لئے وہ ہرگز سود میں شمار نہ ہوگا۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ایک مستقل رسالہ ''إعــلام الأعــلام بــأن هــنـدوستـان دار الإسـلام'' (یعنی بلاشک وشبہ ہندوستان دار الاسلام ہے)تحریر فرمایا جو کہ فتاوٰی رضویہ (جدید) کی چودھویں جلد میں موجود ہے۔دار الحرب میں رہنے والے مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ اگر ان کو قدرت واستطاعت ہوتو وہ ہجرت کر کے دار الاسلام جائیں تا کہ ان کو احکامِ شریعت پر عمل کرنے میں آسانی ہو۔مذکورہ بالا رسالہ میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اسماعیل دہلوی کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ہندوستان دار الحرب ہے تو یہاں سے ہجرت کیوں نہیں کر جاتے جبکہ انگریز گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی روک ٹوک بھی نہیں۔ ہندوستان کے دار الحرب نہ ہونے پر مزید دلائل دیتے ہوئے'' فصول عمادیہ'' کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ ''دار الاسلام میں جب تک کچھ بھی احکامِ اسلام باقی رہیں وہ دار الحرب نہ بنے گا اگرچہ وہاں اہل اسلام کا غلبہ ختم ہو جائے'' جبکہ اس کے برعکس صاحبِ درمختار کی ''المنتقیٰ'' سے لکھا'' کہ دار الحرب میں بعض اسلامی احکام نافذ ہو جائیں تو وہ دار الاسلام بن جاتا ہے'' مزید برآں یہ کہ کسی ایسی جگہ پر'' جہاں احکام شرک واحکام اسلام دونوں نافذ ہوں (جیسا کہ فی الوقت تقریباً پوری دنیا میں ایسا ہی ہے) تو وہ دار الحرب نہیں ہوگا'' (ملخص از'' فتاوٰی رضویہ'' (جدید)، ج۱۴،ص ۱۰۵تا۱۰۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال نمبر ٦: اس سے پہلے سنّیوں میں ہندوستان کے تمام مسلمان کس مذہب پر تھے اور سلاطین کس مذہب پر تھے ؟

جواب: تمام مسلمان رعایا و سلاطین سب مقلّد، سنّی حنفی تھے۔ اسی لئے گورنمنٹ نے حنفی مذہب کو اس ملک کے سنّی مسلمانوں کا مذہب مان کر اسی مذہب کی کتابیں ''ھدایہ، قاضی خاں، عالمگیری، درمختار'' انگریزی میں ترجمہ کرائیں اور انہیں کتابوں پر مقدمات فیصل ہوتے ہیں۔ غیر مقلّد کی کوئی کتاب نہ ترجمہ ہوئی اور نہ اس پر فیصلہ ہوا۔

سوال نمبر ۷: سلطنت کی حالتِ قوت میں یہ فرقۂ غیر مقلّدین پیدا ہوا یا کب اور نکل کر اپنا نام کیا رکھا ؟

جواب: یہ فرقہ، ضعف سلطنت میں پیدا ہوا۔ اپنا نام موحد و محمدی و عامل بالحدیث رکھا اور اہلسنّت نے عرب و عجم میں ان کا نام وہابی اور غیر مقلّد [1] اور لامذہب رکھا انھوں نے اہلسنّت ہونے کا دعوٰی کیا۔ مگر عرب و عجم کے اہلسنّت نے ان کو ''اہل بدعت'' جانا۔

ا۔ جو کسی کے پیرو کار نہ ہوں۔ مقلد کا معنی پٹہ ڈالنے یا اطاعت کرنے کے ہیں۔ آئمہ اربعہ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام مالک رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی فقہ پر عمل کرنے والوں کو بالترتیب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مقلد کہتے ہیں۔ اجماع امت کی رو سے جو شخص ان چاروں آئمہ میں سے کسی ایک کا بھی مقلد نہیں وہ گمراہ و بددین ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحریر ''الفضل الموھبي في معنی إذا صح الحدیث فھو مذھبي''، المعروف رد غیر مقلدین، ترجمہ و تسہیل: مفتی محمد قاسم عطاری رضوی دامت برکاتہم العالیہ۔

سوال نمبر ۸ : اس فرقہ کے ظاہر ہونے پر ہندوستان کے علمائے اہلسنّت نے اس کی تردید کی یا نہیں اور علمائے حرمین شریفین سے فتاوٰی، اس مذہب کے بطلان پر آئے یا نہیں ؟

جواب : ہاں۔

سوال نمبر ۹ : اس فرقۂ جدیدہ کا فتنہ، ہندوستان میں دفعتًا پھیلا یا آہستہ آہستہ اور ہر جگہ اور ہر مقام میں اس کی کثرت ہوئی یا کیا ؟

جواب : اس کا فتنہ بتدریج پھیلا۔ بہت جگہ ابھی تک ان کا نام و نشان نہیں اور بعض جگہ چند سال سے گنتی کے لوگ اس مذہب کے ہوئے ہیں۔

سوال نمبر ۱۰ : غیر مقلّدین، اہلسنّت میں داخل ہیں یا مبتدع [۱] ہیں اور مبتدع ہیں تو کس دلیل سے ؟

جواب : غیر مقلّدین مبتدع، گمراہ ہیں۔ علمائے عرب و عجم کا اس پر اتفاق ہے۔ دیکھو عرب شریف کا فتوٰی، ''فتاوی الحرمین'' [۲] جس پر علمائے مکہ و مدینہ کی مُہریں ہیں

۱۔ دین میں نئی بات نکالنے والا، بدعت کرنے والا

۲۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ''اکابرین دیوبند'' رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرفعلی تھانوی علیہم ماعلیہم کو ان کی کفریہ عبارات پر مطلع فرمایا اور ان سے توبہ نامہ شائع کرنے کا مطالبہ فرمایا لیکن انھوں نے توبہ کرنے کے بجائے حسبِ سابق ان کفریہ عبارات پر مشتمل کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ہر علمی میدان میں ان کفریہ عبارات کو چیلنج کیا اور مقابلے کی دعوت دی لیکن ''اکابرینِ دیوبند'' کی طرف سے کسی قسم کی پیش رفت نہ ہوئی۔ جن کتابوں میں یہ کفریہ عبارات شائع ہوئیں ان کے نام یہ ہیں (i) تحذیر الناس (ii) براہین قاطعہ، (iii) حفظ الایمان۔ یہ کتب آج بھی اسی طرح ان کفریہ عبارات =

اور کتاب ''فتح المبین'' اور ''جامع الشواھد'' جن پر عرب و ھند کے بہت سے علماء کی مہریں ہیں اور ''طحطاوی حاشیہ درمختار''(۱) میں ان کے بدعتی ہونے کی تصریح ہے۔

سوال نمبر ۱۱: فرقہ غیر مقلدین کیوں کر مذاہب اربعہ(۲) اہلسنّت و جماعت سے خارج ہیں جو بدعتی اور ناری ہوئے بلکہ وہ تو بلاتعیّن چاروں اماموں کی تقلید کرتے ہیں؟

جواب: یہ غیر مقلدین کا دھوکہ ہے ان کے یہاں تقلید شرک ہے۔ ان کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی اور صدیق حسن خان بھوپالی اسے لکھ گئے ہیں، چاروں اماموں کو حدیث کا مخالف بتاتے ہیں۔ انہیں کی کتاب ''ظفر المبین'' اسی بیان میں ہے، یہ کوئی مسئلہ کسی امام کی تقلید سے نہیں مانتے، اتفاقیہ کوئی موافقت ہوجائے تو دوسری

= کے ساتھ ان کے مکتبوں سے شائع ہورہی ہیں اور لوگوں کے ایمان میں خرابی کا باعث بن رہی ہیں۔ بہرحال اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ''تحذیرالناس'' کی اشاعت کے تیس (30) سال بعد، ''براھینِ قاطعہ'' کی اشاعت کے تقریباً سولہ (16) سال بعد اور ''حفظ الایمان'' کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد ۱۳۲۰ھ میں مذکورہ بالا اشخاص پر ان کفریہ عبارات کی وجہ سے کفر کا فتوی صادر فرمایا جسکی تصدیق ''علمائے حرمین شریفین'' نے فرمائی، انہی تصدیقات کو ''فتاوی حرمین'' کہتے ہیں یہ تصدیقات ''حسام الحرمین'' کے نام سے اردو ترجمہ کے ساتھ مکتبۃ المدینہ پر بآسانی دستیاب ہیں۔

۱۔ حاشیة الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الجهاد، باب البغاة، ج ۲، ص ۴۹۴، المكتبة العربية، كوئٹہ

۲۔ (i) حنفیہ (ii) شافعیہ (iii) مالکیہ (iv) حنبلیہ

بات ہے اسے اتباع نہیں کہیں گے۔ دیکھو"توضیح و تلویح (۱)"۔

سوال نمبر۱۲: یہ بیان کیجئے کہ غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہلسنّت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں ؟

جواب: بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنا، وضو میں سر کی جگہ پگڑی کا مسح، ان کی کتاب "تحفۃ المومنین" میں جو اُن کے پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکشور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۱۷ پر صاف لکھا ہے کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے ان کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں۔ جیسا کہ ان کی "روضہ ندیہ" صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال نمبر۱۳: قیاس ابوحنیفہ کے خلاف و باطل کہنے والے کو کیا لکھا ہے ؟

جواب: "فتاوی عالمگیری (۲)" وغیرہ میں ہے "جو شخص امام ابوحنیفہ کے قیاس کو حق نہ مانے وہ کافر ہے"۔

سوال نمبر۱۴: غیر مقلدین کے پیشواؤں نے بزرگان دین و فقہائے کرام و مقلدین مصلائے اربعہ (۳) کی نسبت اور نیز قبۂ

۱۔توضیح تلویح،فصل في تقلید الصحابي رضي الله عنه، ج ۲،ص ۴۹۳،۴۹۴،میر محمد کتب خانہ، کراچی۔

۲۔"الفتاوی العالمکیریة المعروفة "بالفتاوی الهندیه" مطلب موجبات الکفر الخ،ومنها ما یتعلق بالعلم و العلماء،ج ۲،ص ۲۷۱ المکتبة الرشیدیه کوئٹہ۔

۳۔ترکوں کے دورِ حکومت میں حرم شریف میں چار مصلے قائم کئے گئے تھے تاکہ حنفی ،شافعی ، مالکی اور حنبلی فقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان، اپنی اپنی فقہ کے مطابق مسجدِ حرام شریف میں نماز باجماعت ادا کرسکیں ،حنفی مصلی شمالی جانب ،شافعی مصلی جنوب مشرقی سمت میں ،حنبلی مصلی =

مبارک (۱) (حضور صاحب لولاک) صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا لکھا ہے ؟

جواب: ان کے پیشوا صدیق حسن خاں وغیرہ نے شرک و بدعت و مشرک لکھا ہے۔

سوال نمبر ۱۵: نواب صدیق حسن خاں نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کیا بے ادبی کے کلمات لکھے ہیں ؟

جواب: اپنی کتاب ''انتقاد الرجیح'' کے غالباً صفحہ ۶۲ پر صریح گمراہ بتایا ہے کہ'' انہوں نے جماعت تراویح کو رواج دیا اور خود اسے بدعت کہہ کر اچھا بتایا حالانکہ کوئی بدعت قابل ستائش نہیں، سب گمراہی ہے''۔

سوال نمبر ۱۶: شیخین کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر اہلسنّت کی کیا رائے ہے ؟

جواب: جو شخص ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہے بہت سے آئمہ نے اسے کافر کہا ہے۔ اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بد دین ہے (۲) دیکھو

= جنوب مغربی اور مالکی مصلّٰی مغرب کی سمت میں واقع تھا، بعد ازاں نجدی حکومت نے ان مصلّوں کو اٹھوا دیا تھا (الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة، باب و قد سئل بعض العلماء عن هذه المقامات الخ ، ج ۱، ص ۱۴۶، دار الطباعة العامرة، مصر)

۱۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کا گنبد شریف۔

۲۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو گالی نکالتا ہے جب تو اس کے کافر ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں اور اگر صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین کریمین سے افضل بتائے تو پھر گمراہ ہے فتاوی بزازیه علی هامش فتاوی الهندیه، نوع فیما یتصل بها، ج ۶، ص ۳۱۹، مطبوعه مکتبه رشیدیه، سرکی روڈ، کوئٹه، فتاوی رضویه جدید، کتاب السیر، ج ۱۴، ص ۲۵۲، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تنویر الابصار ،درمختار، فتاویٰ عالمگیری ، فتاوی خلاصہ، فتح القدیر ، اَشباہ و بحرالرائق ، غنیۃ (۱)،عمودالدریہ وغیرہ۔

سوال نمبر ۱۷: ایسا کہنے والے کو احتیاطاً کافر نہ کہیں تو مبتدع کہہ سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب: ضرور مبتدع و گمراہ ہیں۔

سوال نمبر ۱۸: حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یانہیں ؟

جواب :اس میں بہت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ شافعی نے اگر فرائض و شرائطِ حنفی کی رعایت نہ کی تو اسکے پیچھے حنفی کی نماز جائز نہیں۔دیکھو ''بحرالرائق''اور ''ردالمحتار''(۲) وغیرہ اور ''فتاویٰ عالمگیری'' وغیرہ میں یہ بھی قید لگائی کہ وہ حنفی کے ساتھ تعصب (۳) نہ رکھتا ہو، ورنہ اس کے پیچھے نماز منع ہے (۴)۔

سوال نمبر ۱۹: حنفیوں کی نماز، غیر مقلدین کے پیچھے جائز ہے کہ نہیں ؟

جواب : جائز نہیں ہے ۔اس لئے کہ غیر مقلدین اہل ہوا سے ہیں (۵) جس کا بیان ابھی گزرا۔ اور اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ ''فتح القدیر شرح ہدایہ'' میں ہے

۱۔اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت یا صحابیت کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے۔کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔(غنية المستملي ، فصل في الإمامة وفيها مباحث،الرابع في الأولى بالإمامة،ص ٥١٥، لاہور)

۲۔ ردّ المحتار على الدرّ المختار، كتاب الصّلاة،مطلب:في الاقتداء بشافعي،ج ۲،ص ۳۶۲، دار المعرفة،بيروت

۳۔دشمنی،بغض

۴۔الفتاوى العالمكيريه، كتاب الصلاة، الفصل الثالث، الباب الخامس في الإمامة،ج ۱ ص ۸۴،مكتبة رشيديه،سر کی روڈ کوئٹہ۔

۵۔ بدمذہب ،بدعتی .خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرنے والوں میں سے ہیں ۔

کہ امام محمد، امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف سے روایت فرماتے ہیں کہ اہل ہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے[1] اور ان کے مذہبی مسئلے اس قدر مخالف ہیں کہ ہمارے مذہب میں نہ ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے اور نہ نماز، کہ یہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے ہیں اور کٹورے بھر پانی میں چھ ماشہ پیشاب پڑ جائے تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کا رنگ، مزہ، بو بدل جائے اس وقت تک پانی پاک رہے گا۔ دیکھو غیر مقلدین کی کتاب ''فتح المغیث'' صفحہ ۵ اور ''طریقہ محمدیہ'' صفحہ ۶، ۷۔

سوال نمبر ۲۰: کیا حرمین شریفین میں چاروں مذہب کے اہلسنّت و جماعت غیر مقلدوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ؟

جواب: یہ محض غلط ہے۔

سوال نمبر ۲۱: مولوی نذیر حسین پیشوائے غیر مقلدین جب مکہ معظّمہ گئے تھے حاکم مکہ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا ؟

جواب: نذیر حسین دہلوی ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ میں مکہ معظّمہ گئے، وہاں مخبری ہوئی کہ یہ اور ان کا ایک ساتھی سلیمان جونا گڑھی غیر مقلد ہیں اور مسجد الحرام میں غیر مقلدین کے مسائل بیان کرتے ہیں، اس پر دوڑ آئی یہ دونوں غیر مقلد اور ان کے ساتھی گرفتار ہوئے، تین دن حوالات میں رہے پھر دولتِ عثمان نوری پاشا، گورنر ملکِ حجاز کے حضور ان کی پیشی ہوئی وہاں انہوں نے توبہ کی اور حنفی حاکم نے ان سے توبہ نامہ

۱۔ فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۱، ص ۳۵۴، مکتبۂ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

نکھوایا، اس وقت رہائی ہوئی۔ یہ خبر میں نے معتبر علماء سے سنی جو اس واقعہ میں موجود تھے۔ پھر مکہ معظّمہ کے چھپے ہوئے اشتہار دیکھے جو وہاں کے مطبع میری میں چھپے تھے، وہ اشتہار پیش کرتا ہوں۔ پھر دوسرا اشتہار مع ترجمہ وہیں مکہ معظّمہ میں چھپا وہ بھی پیش کرتا ہوں اور اسکے سوا ۱۲۹۵ھ میں کہ مُظہر (۱) حج کو گیا تھا، قافلہ کی داخلی کعبہ معظّمہ میں تھی، کعبہ معظّمہ کا دروازہ بہت بلند ہے، خادم اوپر بیٹھے لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر داخلی کے لئے کھینچ رہے تھے، ایک مغل کی وضع پر افسر کو بدمذہبی کا شبہ ہوا، جب وہ داخلی کے لئے گیا خادم نے دھمکا دیا، اس کے ساتھ کا ایک غیر مقلّد وہابی سفارش کو بڑھا، افسر کے حکم سے اس وہابی کے سر پر خادم نے اس زور سے چپت لگائی کہ تمام مسجد میں آواز پہنچی ہوگی، یہ میری آنکھ کا دیکھا ہوا ہے، یہ لوگ جب جاتے ہیں اپنا مذہب چھپاتے رہتے ہیں ورنہ سزا پاتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۲: غیر مقلّدین کے بارے میں ''فتاوی الحرمین'' آپ کے پاس ہیں ؟

جواب: اصل دو فتوے پیش کرتا ہوں، نیز ایک کتاب مطبوعہ بمبئی پیش کرتا ہوں۔

سوال نمبر ۲۳: آپ تصدیق کرتے ہیں کہ یہ مہریں وہیں کے علماء کی ہیں ؟

جواب: میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو مہریں ان فتووں میں ہیں، وہ وہیں کی ہیں۔

سوال نمبر ۲۴: کیونکر اور کس وجہ سے آپ تصدیق کرتے ہیں ؟

جواب: مُظہر نے یہ بڑا فتوی مکہ معظّمہ بھیجا تھا اور یہ دوسرا فتوی میرے دوست مولوی نذیر حسین احمد خاں صاحب مرحوم نے احمد آباد گجرات سے مدینہ شریف کو بھجوایا تھا وہاں کی مہریں ہوکر بذریعہ مولوی عبدالحق صاحب مجاور (یعنی مہاجر) کے، ان کے

---

(۱) یعنی میں (احمد رضا خاں)

پاس آیااورانہوں نے مجھے بھیجا۔ جدہ کالفافہ موجود ہے اوراس میں سلطانی ٹکٹ (۱) لگے ہیں پیش کرتاہوں۔ بڑا فتوی مکہ شریف کی مہریں ہوکر بذریعہ مولانا حاجی عبدالرزاق صاحب ''مطوف کعبہ معظّمہ'' کے، بمبئ مولوی عمرالدین صاحب کواوران کے واسطے سے مجھے پہنچا۔ جدہ کالفافہ پیش کرتاہوں اور اس کے ساتھ مولانا حاجی عبدالرزاق صاحب مکی کا یہ خط جوپیش کرتا ہوں، میرے نام آیااور دوسرا خط اور پیش کرتا ہوں۔ یہ سردار علمائے مکہ معظّمہ مولانا محمد سعید بابصیل نے میرے نام اپنی مہر کے ساتھ مع اسی فتوی کے بھیجا۔ اس کی چندسطروں کا خلاصہ، ترجمہ یہ ہے:

''کہ یہ خط ہے حضرت اجل (۲) وافضل میرے سرداراور میرے بھائی اور میرے معزز حضرت احمد رضا قادری محمدی حنفی کوکہ ان کی سعادت اور جلالت ہمیشہ رہے۔ وہ آداب جو آپ کے رتبہ کے لائق ہیں ہدیہ بھیج کر عرض ہے کہ آپ کا عجالہ (۳) جو آپ نے رافضیوں (۴)،

۱۔حکومتی ٹکٹ ۲۔جلیل القدر، بہت بزرگ ۳۔رسالہ

۴۔رافضی کی جمع روافض ہے، مراداس سے شیعہ ہیں، یہ انتہائی گستاخ اور بےباک فرقہ ہے، ان لوگوں نے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کی خاطر شرعی احکام کوتوڑ موڑ کراور احادیث میں ردوبدل کرکے اپنی فقہ ایجاد کرلی ہے، ان کے عقائد گمراہ کن اور کفریات پر مبنی ہیں مثلاً'' (i) مُردے دوبارہ دنیا میں آئیں گے، (ii) روح دوسرے بدن میں آئے گی (iii) اللہ تعالیٰ کی روح، آئمۂ اہل بیت میں منتقل ہوئی ہے (iv) امام باطن خروج کریں گے (v) امام باطن کے خروج تک امرونہی احکام معطل رہیں گے (vi) حضرت جبریل علیہ السلام سے حضرت علی کے مقابلے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروحی لانے میں غلطی ہوئی ہے'' (معاذاللہ) انہی کفریہ عقائد کی بناء پر ان کی تکفیر نہایت ضروری ہے۔ یہ لوگ ملّت اسلامیہ سے خارج ہیں اور مرتدین کے احکام ان پر لاگو ہوں گے۔ (ماخوذاز ''فتاوی رضویہ'' جدید، ج ۱۴،ص ۱۲۸، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نیچریوں (۱)،

۱۔ یہ فرقہ، مولوی اسماعیل دہلوی کے معتقدین وتبعین کا ایک مخصوص ٹولہ ہے اس کا سنگ بنیاد سرسید احمد خان علی گڑھی نے رکھا تھااس کا مرکز ''علی گڑھ کالج'' قرار پایا موصوف کے معاونین میں سرآغا خان، خواجہ الطاف حسین حالی، علامہ شبلی نعمانی اور مولانا سمیع اللہ خاں دہلوی وغیرہ حضرات تھے۔مذہبی معاملات میں ان کے مشن کو مولوی چراغ علی، سید امیرعلی چنسوری، وقارالملک (نواب مشتاق حسین)، محسن الملک (سید مہدی علی خاں) اورڈپٹی نذیراحمد وغیرہ نے پروان چڑھانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، بلکہ ہمہ وقت نیامذہب گھڑنے اور مقدس اسلام کوذبح کرنے میں مصروف رہے۔ یہ فرقہ، عقیدۂ رسالت اوراحادیث مطہرہ کے خلاف ایک چیلنج ہے۔قرآنی تعلیمات کے علمبردار ہونے کا مدعی لیکن کلام الٰہی کے خلاف پراسرار سازش ہے، دعوٰی مسلمان ہونے کا ہے لیکن ان کے نظریات اسلامی تعلیمات کومسخ کرتے ہیں، نیچری فرقے کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔(i) قرآن کی کوئی آیت یااس کا حکم کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں۔(ii) اجماع وقیاس حجت شرعی نہیں۔(iii) تقلید واجب نہیں۔(iv) شیطان یا ابلیس سے مراد کوئی وجود نہیں بلکہ انسان کے نفسِ امارہ یاقوتِ بہیمیہ کا نام ہے۔(v) چونکہ خبرِ واحد صدق و کذب کا احتمال رکھتی ہے اس لئے اسلام، خبراحاد کی بناء کئے جانے والے اعتراضات کا جوابدہ نہیں۔(vi) کفار کی وضع وقطع اختیار کرنا شرعاً ممنوع نہیں۔(vii) معراج اور شقِ صدر کے واقعات خواب میں پیش آئے۔(viii) حضرت آدم علیہ السلام، ملائکہ اور ابلیس کا جو قصہ قرآن میں ذکر ہوا، وہ کسی واقعہ کی خبر نہیں بلکہ ایک تمثیل ہے۔(ix) معجزہ، نبوت کی دلیل نہیں ہوسکتا۔
(x) رؤیتِ باری تعالٰی کسی طرح بھی ممکن نہیں۔(xi) پرامیسری نوٹوں پر سود لینا جائز ہے۔
(xii) شہدا زندہ نہیں ہوتے۔(xiii) حضرت عیسٰی علیہ السلام کا بن باپ کے پیدا ہونا کسی آیت سے ثابت نہیں۔(xiv) چور کے لئے ہاتھ کاٹنے کی سزا جوقرآن میں بیان ہوئی، ضروری نہیں۔
(xv) قرآن میں ذکر کردہ جنّات سے مراد صحرائی لوگ ہیں نہ کہ دیو، بھوت وغیرہ۔

(ملخص از برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری کی زبانی، ص ۳۰۷، ۵۹۳تا۶۰۰ جنرل پرنٹرز، لاہور)

وہابیوں (۱)، غیر مقلدوں (۲) گمراہ فرقوں کے رد کے لئے تالیف کیا، یہاں پہنچا مجھے نہایت پسند آیا اور میں نے اس کے آخر میں وہ لکھ دیا جو اس کے لئے لازم تھا۔ تحریر ۲۲ ربیع الاوّل ۱۳۱۷ھ

محمد سعید بن بابصیل

مفتیٔ شافعیہ سردار علمائے مکہ معظّمہ

۱۔ محمد بن عبدالوھاب نجدی کے ماننے والوں کو وھابی یا نجدی کہتے ہیں اس فرقہ کے لوگ، خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتے ہیں، ابن عبدالوھاب نجدی نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کو جائز قرار دیا، ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنانا بھی جائز کہا۔ سلف صالحین کی شان میں گستاخی وبے ادبی کو اپنا وطیرۂ خاص بنایا، تمام مسلمانانِ عالم کو مشرک قرار دیا اور ان سے ان کے اموال چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب قرار دیا، اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں کہا کہ ''وہ مر کر مٹی ہو گئے'' ''ان کو کچھ خبر نہیں'' ''نبی علیہ السلام کا نماز میں خیال آجائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور بیل گدھے کا آئے تو نہیں ٹوٹتی''۔ ''شیطان کا علم، حضور علیہ السلام کے علم سے بڑھ کر ہے''۔ ''خدا جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے'' وغیرہ وغیرہ

(ملخص از تاریخ نجد وحجاز از مفتی محمد عبدالقیوم قادری قدس سرہٗ، ص ۲۳، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

۲۔ غیر مقلدیت بھی وہابیت کی ایک شاخ ہے چند عقائد کے علاوہ باقی تمام عقائد میں شریک ہیں اور ان حال کے، اشد دیوبندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان قائلوں کو کافر نہیں جانتے اور ان کی نسبت حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، غیر مقلدین حضرات نے چاروں مذہبوں سے جدا تمام مسلمانوں سے الگ ایک نئی راہ نکالی ہے کہ تقلید کو حرام وبدعت کہتے ہیں اور آئمہ دین کو گالیاں دیتے ہیں لیکن حقیقتاً یہ تقلید سے خالی نہیں کیونکہ یہ آئمہ دین کی تقلید تو کرتے نہیں مگر شیطان لعین کے ضرور مقلد ہیں اسی طرح یہ لوگ قیاس کے بھی منکر ہیں اور حکم شرعی کی رو سے قیاس کا مطلقاً انکار کفر ہے۔

(ملخص از بہار شریعت جہیز ایڈیشن، حصہ اول، ص ۶۱، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

سوال نمبر ۲۵: غیر مقلدین کی بدعت، لزوم کفر تک پہنچی ہے یا نہیں ؟

جواب: بہت وجہ سے پہنچی ہے۔ تین وجہیں یہ کہ غیر مقلدین، اجماع (۱) اور قیاس (۲) اور تقلید (۳) کے منکر ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور ان

۱۔ اجماع کا لغوی معنٰی پختہ اور اتفاق ہے اصطلاحِ شرع میں اس کا معنٰی یہ ہے کہ ہر زمانے کے عادل و مجتہد علماء اہل سنت کا کسی حکم پر متفق ہو جانا، اجماع 'ضروریات دین'' میں سے ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے، اس کا منکر کافر ہے۔ (ملخص از اعتقاد الأحباب فی الجمیل المعروف دس عقیدے، ص ۷۷ فرید بک اسٹال لاہور و ملخص از فتاوٰی رضویہ، جدید، کتاب السیر، ج ۱۴، ص ۲۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

۲۔ قیاس کا لغوی معنٰی، اندازہ لگانا ہے اور اصطلاحِ شرع میں قیاس یہ ہے کہ کسی منصوص علیہ (جس کے بارے میں قرآن پاک یا حدیث شریف میں واضح حکم ہو) کے حکم کو اس معنٰی کی بنیاد پر جو اس حکم کے لیے علت بنتا ہے غیر منصوص کے لئے ثابت کیا جائے۔ مثلاً نص سے ثابت ہے کہ غلاموں کے لئے گھر میں آنے جانے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں حرج پیدا ہوتا ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے بلّی کے جھوٹے کو ناپاک قرار نہیں دیا بلکہ مکروہ کہا کیونکہ اس کا بھی گھروں میں آنا جانا ہے۔ ''فتاوی رضویہ'' میں ہے قیاس حجت شرعی ہے اور اس کا مطلقا انکار کفر ہے (ملخص از فتاوٰی رضویہ، جدید، کتاب السیر ج ۱۴، ص ۲۹۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

۳۔ تقلید کی دو قسمیں ہیں (i) تقلید محض (ii) تقلید شخصی۔ (i) تقلید محض:۔ (مطلق) کو آئمہ کرام نے ضروریاتِ دین میں شمار فرمایا اور ضروریاتِ دین کا منکر مسلمان نہیں (واللہ أعلم بالصواب و رسولہ أعلم) (ii) تقلید شخصی:۔ یعنی کسی غیر مجتہد شخص کو آئمہ اربعہ، امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک امام کی تقلید اس طرح واجب ہے کہ وہ اس امام کے تمام احکام میں اس کا مقلد ہو، مقلد شخص کے لئے کسی مسئلہ میں ایک امام کی تقلید کرنا اور کسی مسئلہ میں دوسرے امام کی تقلید کرنا حرام ہے۔ تقلید شخصی کا=

کے پیشوانواب صدیق حسن خاں نے لکھا ہے کہ: ''قیاس باطل واجماع بے اثر آمد''۔ اور ہمارے آئمہ، تصریح فرماتے ہیں کہ'' اجماع ،قیاس و تقلید ضروریاتِ دین (۱)

=انکارمکروہ تحریمی اوراس کا منکر گمراہ ہے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشادفرماتے ہیں کہ'' کسی غیر مجتہد (یعنی عام آدمی) کو یہ اختیارنہیں کہ اپنی رائے سے کسی حدیث متعلقِ احکامِ فرعیہ مرویہ کتب حدیث پرعمل کرے'' (عقائدِ حقہ اہل سنّت وجماعت، صفحہ۱۳، رضا اکیڈمی بمبئی)

۱۔ضروریاتِ دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہیں، جیسے اللہ عزّ وجل کی وحدانیت، انبیاء (علیہم السلام) کی نبوت، جنت ونار، حشرونشروغیرہا (بہارشریعت جمیز ایڈیشن، حصہ اول، عقائد کا بیان، ایمان وکفر کا بیان، ج 1 ،ص ۴۴ مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی)، مذکورہ مسائل میں سے کسی میں بھی شک وشبہ یا تامل کی گنجائش ہرگز نہیں، جوشخص ان چیزوں کوتو حق کہے اور ان لفظوں کا اقرار کرے مگر ان کے لیے نئے معنٰی گھڑے مثلاً یوں کہے کہ جنّت ودوزخ وحشر و نشروثواب وعذاب سے ایسے معنٰی مراد ہین جو ان کے ظاہر الفاظ سے سمجھ میں نہیں آتے یعنی ثواب کے معنٰی اپنے حسنات (نیکیوں) کو دیکھ کرخوش ہونااور عذاب، اپنے برے اعمال کو دیکھ کرغمگین ہونا ہے یا یہ کہ وہ روحانی لذّتیں اور باطنی معنٰی ہیں، وہ یقیناً کافر ہے کیونکہ ان امور پر قرآن پاک اور حدیث شریف میں کھلے ہوئے ارشادات موجود ہیں۔ یونہی یہ کہنا بھی کفر ہے کہ پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کے سامنے جو کلام، کلامِ الٰہی بتاکرپیش کیا وہ ہرگز کلامِ الٰہی نہیں تھا بلکہ وہ سب انہیں پیغمبرں کے دلوں کے خیالات تھے جوفوارے کے پانی کی طرح ان کے قلوب سے جوش مار کر نکلے اور پھرانہیں کے دلوں پر نازل ہوگئے۔

یونہی یہ کہنا کہ نہ دوزخ میں سانپ، بچھواور زنجیریں ہیں، اور نہ وہ عذاب، جن کا ذکر مسلمانوں میں رائج ہے، نہ دوزخ کا کوئی وجود خارجی ہے بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے جوکلفت (تکلیف) روح کو ہوئی تھی بس اسی روحانی اذیت کا اعلیٰ درجہ پرمحسوس ہونا اسی کا نام دوزخ اور جہنم ہیں یہ سب کفر قطعی ہے۔ یونہی یہ سمجھنا کہ نہ جنت میں میوے ہیں نہ باغ، نہ محل=

سے ہیں''۔ دیکھو ''کشف الاسرار''امام عبدالعزیز بخاری (۱) مطبع قسطنطنیہ اور ''فصول البدائع'' مطبع استنبول اور مواقف وشرح مواقف اور فواتح وغیرہ اور ضروریات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو تنویر الابصار اور درمختار اور شرح فقہ اکبر اور ادلام، امام ابن حجر اور بحرالرائق اور ردالمحتار (۲) وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے امام، اسمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالیٰ کو مکان وجہت سے پاک ماننے کے عقیدۂ دینی کو بدعت حقیقی بتایا (۳) اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتاویٰ قاضی

= ہیں، نہ نہریں ہیں، نہ حوریں ہیں، نہ غلمان ہیں، نہ جنت کا کوئی وجودِ خارجی ہے بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جو راحت روح کو ہوئی تھی بس اسی روحانی راحت کا اعلیٰ درجہ پر حاصل ہونا، اسی کا نام جنت ہے۔ یہ بھی قطعاً کفر ہے۔ یونہی یہ کہنا کہ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم میں جن فرشتوں کا ذکر فرمایا ہے، نہ ان کا کوئی اصل وجود ہے، نہ ان کا موجود ہونا ممکن ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق میں جو مختلف قسم کی قوتیں رکھی ہیں جیسے پہاڑوں کی سختی، پانی کی روانی، نباتات کی فراوانی، بس انہیں قوتوں کا نام فرشتہ ہے، انسان میں جو نیکی کرنے کی قوتیں ہیں بس وہی اس کے فرشتے ہیں یہ بھی بالقطع والیقین کفر ہے۔

یونہی جن وشیاطین کے وجود کا انکار اور بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے اور ایسے اقوال کے قائل یقیناً کافر اور اسلامی برادری سے خارج ہیں۔ ماخوذ از اعتقاد الأحباب فی الجمیل، المعروف دس عقیدے، از اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن، ص ۷۷ تا ص ۸۱، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

۱۔ كشف الأسرار عن الأصول البزدوي للإمام عبد العزيز البخاري

۲۔ رد المحتار

۳۔ ایضاح الحق (از اسماعیل دہلوی) صفحہ ۳۵، ۳۶ مطبع فاروقی میں ہے ''تنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان جہت واثبات رویت بلاجہت ومحاذات ہمہ از قبیل بدعات حقیقہ است'' (یعنی=

خاں وفتاویٰ عالمگیری (۱) وغیرہ۔ پانچویں، ان کے امام مذکور نے ''تقویۃ الایمان'' (۲) میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ

=اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت وگمراہی ہے) صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اللہ کا دیدار بلا کیف ماننا اور زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا، تمام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے تو اس قائل (اسماعیل دہلوی) نے تمام پیشوایانِ اہل سنت کو گمراہ وبدعتی قرار دیا۔ بحرالرائق، درمختار، عالمگیری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو مکان ثابت کرے کافر ہے۔ (بہار شریعت جمیز ایڈیشن، حصہ اول، ج ۱،ص ۵۵، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

۱۔ الفتاوی العالمکیریہ، کتاب السیر، الباب التاسع في أحکام المرتدین، ومنها ما یتعلق بذات اللہ تعالی، ج ۲، ص ۲۵۹، المکتبۃ الرشیدیۃ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔

۲۔ ''تقویۃ الایمان'' نہایت متنازعہ اور رسوائے زمانہ کتاب ہے، یہ درحقیقت محمد بن عبدالوھاب نجدی کی تصنیف ''کتاب التوحید'' کا ایمان سوز ترجمہ ہے جو کہ اسماعیل دہلوی کا سیاہ کارنامہ ہے اس ''تقویۃ الایمان'' ہی کی وجہ سے پاک وہند میں نئے نئے فرقوں نے جنم لیا اور لے رہے ہیں اس کی چند ایک عبارتوں کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں۔ (i) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (ii) حضور علیہ السلام مرکرمٹی میں مل گئے (iii) حدیث شریف میں جس ہوا کے متعلق ارشاد فرمایا گیا تھا کہ ایک ہوا چلے گی اور سارے مسلمانوں کو اٹھالے گی وہ ہوا چل چکی ہے لہٰذا اب دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا (لیکن اس نے یہ نہ سوچا کہ اس صورت میں تو خود بھی کافر ہوگیا) (iv) انبیاء کرام واولیائے عظام کو چوہڑے وچمار سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا کہ ان سے کسی حاجت روائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ (v) رزق میں وسعت، تندرستوں کو بیمار اور بیماروں کو تندرست کرنا اور مشکل کشائی، یہ سب اللہ کی شان ہے کسی نبی، ولی یا بھوت، پری کی=

کفر ہے۔ دیکھو ''شفا شریف'' قاضی عیاض (۱) اور ''سیف المسلول'' امام سبکی وغیرہ۔
چھٹی اسی ''تقویۃ الایمان'' میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مر کر مٹی میں مل جانا (۲) لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ ''کفر'' ہے۔ دیکھو ''شرح مواہب'' علامہ زرقانی، مطبع مصر۔ ساتویں یہ کہ سارا فرقہ تقلید کو شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو درمختار و درر وغرر و مجمع الانہر وعالمگیری (۳) وشرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۶: ایسے مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا ؟
جواب: محض باطل ہے۔ دیکھو شرح فقہ اکبر و فواتح، شرح مسلم و فتح القدیر، شرح ہدایہ (۴) وغیرہ۔

= یہ شان نہیں جو ان کے لیے ایسا تصرف مانے وہ مشرک ہے۔ (vi) حرمِ مدینہ کے ادب واحترام کو شرک قرار دیا (vii) حضور علیہ السلام کے دور میں بھی کافر بتوں کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔ ان کی نذر و نیاز کرتے اور منتیں مانگتے تھے اس لئے وہ مشرک ٹھہرے سو جو آج بھی کوئی کسی کو سفارشی سمجھے یا کسی سے مدد چاہے گو اس کو اللہ کا بندہ سمجھے، ابو جہل کے برابر مشرک ہے۔ (xx) اللہ عزوجل کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں۔ (ملخص از بہار شریعت، حصہ اول، وہابیہ کے عقائد وکفریات)

۱۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر، ج ۲، ص ۲۴۶، عبد التواب اکیڈمی، ملتان

۲۔ تقویۃ الإیمان، ص ۸۱، شمع بُك ایجنسی، اردو بازار، لاہور

۳۔ الفتاوی العالمکیریۃ

۴۔ فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۱، ص ۳۵۴، مکتبۃ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

سوال نمبر ۲۷: مسلمان کوگالی دینا فسق ہے کہ نہیں اور مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہے کہ نہیں ؟

جواب: فاسق ہے ''صحیح بخاری شریف'' میں اس کی حدیث [1] ہے۔

سوال نمبر ۲۸: بدعتی و فاسق کی امامت مکروہ وممنوع ہے یا نہیں۔ اس کی کیا سندیں ہیں ؟

جواب: ہاں مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی درمختار اور طحطاوی مراقی الفلاح اور تبیین الحقائق امام زیلعی اور ردالمحتار [۲] اور غنیۃ اور صغیری اور فتح المبین وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۹: لامذہبی فسق ہے یا نہیں ؟

جواب: لامذہبی ہر فسق سے بدتر فسق ہے کہ یہ بدمذہبی ہے۔ دیکھو ''غنیۃ'' [۳]۔ طبع قسطنطنیہ۔

سوال نمبر ۳۰: امام بنانا دینی تعظیم ہے کہ نہیں ؟ اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں ؟

جواب: ہاں۔ دیکھو ردالمحتار [۴] اور فتح وطحطاوی اور زیلعی وغیرہ اور مشکوٰۃ شریف

۱۔ صحیح البخاري كتاب الإيمان، باب خوف المؤمن من أن يحبط ألخ، ج ۱، ص ۳۰، رقم الحديث: ۴۸، دار الكتب العلمية، بيروت

۲۔ ردالمحتار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، ج ۱، ص ۶۰۴، دار الفكر، بيروت

۳۔ ''غنية المستملي'' المشتهر بحلبي كبير، فصل الإمامة، بحث: الأولى بالإمامة، ص ۵۱۴، سہیل اکیڈمی لاہور۔

۴۔ ردالمحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة ج ۲، ص ۳۵۵۔۳۵۶، دار المعرفة، بيروت، لبنان

وغیرہ میں حدیث ہے کہ ''جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے بے شک اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی''(۱)۔

سوال نمبر ۳۱: کوئی حدیث صحیح پیش کرسکتے ہیں جس سے ظاہر ہو کہ مبتدع فاسق کی امامت مکروہ و نادرست ہے ؟

جواب: ایک حدیث صحیح جو ابھی گزری اور صحاح ستہ سے سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: لَا یؤُمُّ فاجرٌ مومناً إلا أن یقهره بسلطان، یخاف سیفه وسوطه(۲) کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر اس حالت میں کہ وہ اپنی سلطنت کے زور سے اسے دبائے کہ یہ اس کی تلوار اور تازیانے کا خوف رکھتا ہو۔

سوال نمبر ۳۲: جس طرح نماز حنفی کی، شافعی کے پیچھے جائز ہے تو اسی طرح غیر مقلدوں کے پیچھے کیوں نہیں جائز ہے اگر وہ بھی رعایت مذہب مقتدی کرلیویں ؟

جواب: شافعیہ اہلسنّت ہیں، ان پر غیر مقلدوں کا قیاس نہیں ہوسکتا۔ یہیں دیکھئے، حضرت مولانا محمد سعید بابصیل سردار علمائے مکہ معظمہ شافعی المذہب ہیں انہوں نے اور دیگر مذاہب اہلسنّت کے مفتیان عرب نے ان غیر مقلدوں کو بالاتفاق ''گمراہ'' لکھا ہے، ابھی میں شافعیہ کی نسبت بھی فتاویٰ عالمگیری کا حوالہ دے چکا ہوں کہ حنفی

۱۔ مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ص ۳۱، قديمي كتب خانه، آرام باغ، كراچی

۲۔ سنن ابن ماجة، كتاب: إقامة الصلاة، باب في فرض الجمعة، ج ۲، ص ۵، رقم الحديث: ۱۰۸۱، دار المعرفة، بيروت۔

سے تعصب رکھیں تو ان کے پیچھے بھی نماز منع ہے نہ کہ غیر مقلدین کہ بدمذہب ہیں اور بدمذہب بھی ایسے جن میں بہت کفریہ بدعتیں ہیں اور حنفیہ سے تعصب اتنا کہ ان کو ''مشرک'' کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۲: بعض عبارات فقہا میں، مثل شامی وغیرہ کے جو مذکور ہے کہ نماز، برّ وفاجر کی اقتدا میں جائز ہے۔ علی ھٰذا حدیث ''صلوا خلف کل برّ و فاجر''(۱) اس جواز سے کیا مراد ہے ؟

جواب: یہ جواز اس معنٰی پر ہے کہ فرض اتر جائے گا، نہ یہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ میں انہیں شامی کے دو اقوال سے بیان کر چکا کہ '' فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ و منع ہے''۔ اصل بات یہ ہے کہ نمازِ عام کی امامت سلاطین خود کرتے ہیں یا وہ، جسے وہ مقرر کریں اور بعض وقت حکّام بد مذہب یا فاسق بھی ہوئے، اُن کے پیچھے نماز پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا، جو حدیث میں گزرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی ہے کہ ضرورت کے وقت اُن کے پیچھے پڑھ لے۔ اور علماء نے فرمایا ہے کہ '' یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حدِ کفر تک نہ پہنچا ہو اور کوئی مردِ صالح موجود نہ ہو''۔ دیکھو'' اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ''(۲) اور پھر اس حدیث کے نیچے

۱۔ حدیث کا ترجمہ: ہر نیک و فاسق کے پیچھے نماز پڑھو (کشف الخفاء، الجزء الثاني، ص ۲۶، رقم الحدیث: ۱۶۰۹، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۲۔ أشعة اللمعات، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ج ۱، ص ۵۱۷، مکتبۂ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

صاف لکھ دیا ہے کہ ''ان کے پیچھے نماز مکروہ'' ہے۔ دیکھو''مرقات شرح مشکوۃ''۔(۱) علاوہ بریں اس حدیث کی صحت میں بھی علمائے محدثین، مثل دار قطنی وغیرہ کو کلام ہے اور اس حدیث کا شروع کا ٹکڑا یہ ہے۔ ''جاهدوا مع كل برأ كان أو فاجراً''۔(۲) یعنی ہر سلطان کے ساتھ جہاد کرو چاہے وہ نیک ہو یا بد۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں بادشاہوں کا ذکر ہے۔ مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرضوں کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگر چہ مبتدع اور فاسق ہیں مگر ان کے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے اور ان کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے بھی یہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

سوال نمبر ۳۴: جواز کا اطلاق، مکروہ (۳) پر بھی آتا ہے یا نہیں ؟

جواب: آتا ہے، دیکھو! ''ردالمحتار''(۴)۔

سوال نمبر ۳۵: مسجد جو اہلسنّت بنائیں، وہ خاص اپنے فرقے کیلئے بناتے ہیں یا عام

۱۔مرقاۃ شرح المشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۳، ص ۲۰۱، رقم الحدیث: ۱۱۲۵، دار الفکر، بیروت۔

۲۔التحقيق في أحاديث الخلاف، لم نجد فيه إلا بلفظ ''وجاهدوا مع كل بر و فاجر''، الحديث الثالث، طريق ثالث، ج ۱، ص ۴۷۵، دار الكتب العلمية، بيروت

۳۔مکروہ، فقہ کی ایک اصطلاح کا نام ہے جس کا مطلب ہے ''ناپسندیدہ کام''۔ جواز پر مکروہ کی مثال جیسے طلاق دینا جائز ہے مگر بلا وجہ شرعی ہو تو ''مکروہ'' ہے۔

۴۔ردالمحتار على الدرالمختار، كتاب الطهارة، مطلب: قد يطلق الجائز على ما لا يمتنع شرعاً ألخ، الجزء الأول، ص ۱۳، دار الفكر، بيروت۔

کلمہ گویوں کے واسطے ؟

جواب: خاص اپنے فرقے کیلئے کہ اُن کی مذہبی مسئلہ سے مبتدعوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی ممانعت ہے دیکھو عرب شریف کا فتاویٰ صفحہ ۸۰ (۱) جو میں نے داخل کیا ہے۔

سوال نمبر ۳۶: مبتدع کے ساتھ میل جول کرنے سے منع ہونے کے ازروئے شرع کیا دلائل ہیں ؟

جواب: قرآن مجید میں ہے ﴿وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ (۲)، اور اگر تجھے بھلادے شیطان تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ تفسیر احمدی میں ہے کہ ظالموں سے مراد کافر مبتدع اور فاسق سب ہیں "والقعود مع کلھم ممتنع"(۳) یعنی ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے۔

سوال نمبر ۳۷: اورکوئی روایت ایسی بھی ثابت ہے جس سے مبتدعین کے جنازے کی نماز پڑھنی اور انکے ساتھ نماز پڑھنی منع ہے ؟

جواب: فتاوی الحرمین کے صفحہ ۸۰ پر یہ حدیث ہے۔ "إن مرضوا فلا تعودوھم و إن ماتوا فلا تشھدوھم"(۴) اور یہ حدیث ہے۔ "لا تجالسوھم ولا

۱۔ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، فصلِ اوّل، عام بدمذہبوں اور خاص الخ ص۶، ناشر رضا اکیڈمی بمبئی۔

۲۔ پ ۷، الانعام: ۶۸

۳۔ التفسرات الأحمدیة، پ۷، الأنعام: ۶۸، ص ۳۸۸، مکتبہ اکرمیہ، محلہ جنگی، عقب، قصّہ خوانی بازار، پشاور۔

۴۔ کشف الخفاء، الجزء الأول، ص ۳۹۱، رقم الحدیث ۱۴۳۹ دار الکتب العلمیہ، بیروت

تشاربوهم ولا تؤاکلوهم ولا تناکحوهم" (۱) اور یہ حدیث ہے۔ "لا تصلوا علیهم ولا تصلوا معهم" (۲) یعنی مبتدع لوگ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے کو نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ اور ان کے ساتھ نہ بیٹھو اور ان کے ساتھ کھانا پینا، شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

سوال نمبر ۳۸: کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہو۔ امت کے دو معنی ہیں۔ امتِ دعوت، جنہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا۔ یوں تو تمام عالم، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہیں اور امت اجابت، وہ جنہوں نے بُلانا قبول کیا اور حق کو پورا مانا، جب امت، مطلق بولتے ہیں۔ یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں۔ اس معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے مگر مبتدع اس معنی میں داخل نہیں۔ دیکھو "توضیح" امام صدرالشریعہ (۳) اور "تلویح" (۴) امام تفتازانی۔

۱۔ کتاب الضعفاء، باب الألف، رقم الحديث ١٥٤، الجزء الأوّل، ص ١٤٤، دارالصميعي السّعودية ۲۔ العلل المتناهية، كتاب السنة و البدع، باب ذم الرافضة، الجزء الأوّل، ص ١٢٨، دارالكتب العلمية، بيروت

۳۔ صدرالشریعہ سے مراد یہاں عبید اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

۴۔ التوضيح والتلويح، الركن الثالث في الإجماع، ج ٢، ص ٥٢٨، مير محمد كتب خانه كراچي۔

سوال نمبر ۳۹ : کیا سب مسلمان جوامت اجابت ہوں یعنی اہلسنّت ہوں، ان سب کا حق مسجد میں برابر ہے ؟

جواب :ان سب کا حق بھی برابر نہیں ۔ بلکہ جو مسجد جس قبیلے کے لئے بنے، اس کا حق اس میں مقدم ہے ۔وہ وقتِ حاجت، اوروں کو اس میں نماز پڑھنے سے روک سکتے ہیں ۔ دیکھو درمختار (۱)۔

سوال نمبر ۴۰ : کسی وجہ اور کسی مصلحت سے مسلمان کو، جس کا حق مسجد میں تھا، نکال دینا جائز ہے یا نہیں ؟ اور روکنے والا بموجب آیت شریف ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللہِ﴾ الآیۃ (۲) کے، ظالم کہلائے گا یا نہیں ؟

جواب : بہت سی صورتوں میں مسلمان کو مسجد سے روکنا اور نکال دینا شریعت نے جائز رکھا ہے بلکہ حکم دیا ہے، ازاں جملہ لہسن اور کچی پیاز کھانے والا اور حدیث میں ہے ”من وجب سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا“ (۳)۔ جو گنجائش پائے اور قربانی نہ کرے، وہ ہمارے مصلے کے پاس نہ آئے۔ دیکھو ابن ماجہ۔ فقہ میں حکم ہے کہ موذی شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے۔ جس کے آنے سے برہمی پیدا ہوتی ہے۔ دیکھو اشباہ اور درمختار (۴)، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری اور آیت شریف

۱۔الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ج ۲، ص ۵۲۸ ،دار المعرفة، بيروت،

۲ ۔ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے بڑھ کر کون ظالم جو اللہ کی مسجدوں کو روکے (پ ۱، البقرہ:۱۱۴)

۳۔ ابن ماجة، كتاب الأضاحي، باب: الأضاحي واجبة ألخ، رقم الحديث: ۳۱۲۳، الجزء الثالث ،ص ۵۲۹ ،دار المعرفة بيروت

۴۔الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد=

میں فاسق (۱) کے بلا وجہ شرعی مسجدوں سے لوگوں کو باز رکھ کرانہیں ویران کردینے کی برائی کا بیان ہے، ورنہ خود اسی آیت میں مفسدوں کی نسبت فرمایا ہے کہ انہیں مسجد میں آنے کا حق نہیں ہے مگر ڈرتے ہوئے (۲)۔

سوال نمبر ۴۱: غیر مقلّدین اگر سنّیوں کی جماعت میں آکر شریک ہوں تو سنّیوں کا کوئی مذہبی حرج ہے ؟

جواب: کئی حرج ہیں۔ ایک تو یہ کہ سنّیوں کے مذہبی مسئلے سے ان کے ساتھ نماز منع ہے۔ دیکھو ''فتاویٰ الحرمین'' صفحہ ۸۰ (۳)۔ دوسرے یہ کہ سُنّیوں کو مشرک اور ان کے اماموں کو برا کہتے ہیں، تو نماز میں ان کا پاس ہونا، انہیں غیظ آنے کا باعث ہوتا ہے اور اصل مقصود نماز کہ ذکر الٰہی ہے اس میں خلل پڑتا ہے۔ تیسرے، غیر مقلّدین جب اپنے طریقے سے وضو کریں اور نماز پڑھیں تو ہمارے مذہب میں وہ نماز سے باہر ہیں کیونکہ ان کی نماز اور وضو ٹھیک نہیں اور جو نماز سے باہر ہو اسے نماز کی صفوں میں کھڑا کرنا گناہ ہے۔

سوال نمبر ۴۲: کیا حنفیوں کو استحقاق (۴) اپنے مذہبی مسئلے کی رو سے ہے کہ غیر مقلّدوں کو اپنی مساجد میں آنے سے روکیں ؟

جواب: ہاں، کئی وجہ سے استحقاق ہے۔ اول: ان کے آنے سے فتنہ ہوتا ہے کہ جس

=الصلاۃ،ج ۲،ص ۵۲۶،دار المعرفۃ،بیروت

۱۔ اعلانیہ گناہوں میں مبتلا رہنے والا

۲۔ پ ۱، البقرۃ: ۱۱۴

۳۔ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، فصلِ اوّل، عام بدمذہبوں اور خاص الخ ص ۶، ناشر رضا اکیڈمی بمبئی

۴۔ حق حاصل ہے

کے سبب ملک میں بکثرت فوجداری (۱) کے مقدمے ہوئے اور مچلکوں (۲) وغیرہ تک نوبت پہنچی اور فتنہ کا بند کرنا، عقل و شرع و قانون سب میں واجب ہے۔ دوم: ان کے آنے سے نمازیوں کو نفرت ہوتی ہے اور جو وجہ نفرت ہو مسجد سے روکا جائے گا۔ جیسے جذامی یا وہ جس کا بدن پیپ ہوگیا ہو، حالانکہ ان کا اپنا کوئی قصور بھی نہیں تو بدمذہب بدرجۂ اولیٰ روکا جائے گا۔ سوم: اُن کے فتنہ کے خوف سے نمازی مسجد کو چھوڑ بیٹھے تو مسجد ویران ہوئی اور نہ چھوڑا اور فتنہ اٹھے تو جیل، آباد ہوئے۔ مسجدیں یوں بھی ویران ہوئیں اور غم و غصہ کھایا تو نماز خراب ہوئی۔

سوال نمبر ۴۳: نصاریٰ نجران کا وفد بخدمت حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد شریف میں آنا کس حیثیت سے تھا اور حضور نے منع کیوں نہ فرمایا؟

جواب: نصاریٰ نجران امان لے کر حاضر ہوئے تھے اور جو امان لے کر آئے اس سے تعرض جائز نہیں، اس لئے باوجود اس کے کہ صحابۂ کرام نے ان کو روکنا چاہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ دیکھو" زرقانی شرح مواہب"۔

سوال نمبر ۴۴: مسجد حرام، خواہ اور مساجد میں کفار کا آنا امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جائز ہے کہ نہیں ؟

جواب: امام مالک تو مطلقاً اجازت نہیں دیتے اور امام شافعی و امام احمد مسجد الحرام میں منع کرتے ہیں اور امام محمد کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ اختلاف ذمیوں کے بارے میں ہے، جو سلطنتِ اسلام میں مطیعِ اسلام ہو کر رہیں۔ دیکھو جامع صغیر امام محمد،

۱۔ لڑائی جھگڑا یا فساد ۲۔ تحریری معاہدے

ہدایہ و درمختار (۱)۔

سوال نمبر ۴۵: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفار کا مسجد میں حقدار بن کر آنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب: نہیں جائز ہے، دیکھو ہدایہ (۲)۔

سوال نمبر ۴۶: کفار مستامن پر مدعیان اسلام کا قیاس صحیح ہوسکتا ہے یا نہیں ؟

جواب: ہرگز نہیں۔ ابھی حدیثوں سے گزرا کہ مستامن (۳) کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں آنے سے نہ روکا اور نماز پڑھنے دی اور کچا لہسن اور پیاز کھانے والے مسلمان کو مسجد سے منع فرمایا اور قربانی چھوڑنے والے کو حکم ہوا کہ ہمارے مصلے کے پاس نہ آئے اور منافقین کلمہ گو مدعیان اسلام کو خاص جمعہ کے مجمع میں ایک ایک کا نام لے کر مسجد اقدس سے نکلوا دیا کہ " أُخْرُجْ يَافُلَانٌ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ۔ أُخْرُجْ يَا فُلَانٌ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ " (۴) نکل جا! اے فلاں کہ تو منافق ہے۔ نکل جا! اے فلاں کہ تو منافق ہے۔

۱۔الهداية، كتاب الكراهية / مسائل متفرقة، الجزء الرابع، ص ۳۷۹، دار إحياء التراث والعربي، بيروت، الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الحظر و الإباحة، فصل في البيع، ج ۶، ص ۷۰۵، دار الفكر، بيروت ۲۔ الهداية

۳۔ امن چاہنے والا، پناہ مانگنے والا۔ یہ فقہ کی ایک اصطلاح ہے جس میں مسلم حکومت کی طرف سے عائد کردہ شرائط کی پابندی کرنے سے کوئی غیر مسلم یا غیر ملکی اس کی پناہ میں آجاتا ہے پھر اس کے جان و مال، عزت، آبرو کی حفاظت حکومت کے ذمہ ہو جاتی ہے۔

۴۔ مجمع الزوائد، كتاب التفسير، الباب ۱۰، رقم الحديث: ۱۱۵۳، الجزء السابع، ص ۱۱۱، دار الفكر بيروت

سوال نمبر ۴۷: کسی شخص کا دعوٰی استحقاقِ امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی مسجد کو حق ، امام وموذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو؟

جواب : اوروں کو دعوٰی بانی مسجد یا اس کی اولاد کے آگے، خلاف فقہ ہے ۔ دیکھو عالمگیری وقاضی خان (۱)۔ اور امام ومؤذن قائم کرنے کا حق بانی مسجد کو ہے اور وہ نہ ہوتو اس کی اولاد کو۔ دیکھو ’’حموی شرح اشباہ‘‘(۲)۔

سوال نمبر ۴۸: تقررِ امام میں بحالت اختلاف ،قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا ؟

جواب : کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے، اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے تو وہی مقرر ہوگا جسے جماعتِ کثیر نے چاہا، دیکھو عالمگیری وغیرہ۔

سوال نمبر ۴۹: مسجد جامع میں امام وخطیب کے رہتے ہوئے دوسرے کو امامت و خطابت کا حق حاصل ہے یانہیں ؟

جواب :نہیں۔ بلکہ اس کی بغیر اجازت کے خطبہ پڑھے یا امامت کرے تو نماز ہی نہ

۱۔الفتاوی العالمکیریة، کتاب الصلاة، الباب السابع ،فصل کرہ غلق باب المسجد،ج ۱،ص ۱۱۰، المکتبة الرشیدیة، کوئٹه،الفتاوی الخانیة، کتاب الصلاة،باب الأذان،فصل فیمن یصح الاقتداء ألخ، أولین،ص ۴۵،مکتبة حقانیه، پشاور۔

۲۔ غمز عیون البصائرشرح الأشباہ و النظائرللحموی

ہوگی۔ دیکھو عالمگیری (۱) وردالمحتار وفتاوٰی سراجیہ وغیرہ۔

سوال نمبر ۵۰: قولہ تعالی: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ﴾ (۲) سے اجماع وقیاس کا ثبوت ہے یا اس کا رد ؟

جواب: ثبوت ہے۔ دیکھو "تفسیر کبیر" (۳) امام رازی وغیرہ۔

سوال نمبر ۵۱: اس آیت میں "اُولِي الْاَمْرِ" سے کیا مراد ہے اور "فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ" کے مخاطب کون لوگ ہیں ؟

جواب: مجتہدین۔ دیکھو "تفسیر کبیر" (۴)۔

سوال نمبر ۵۲: "اُولِي الْاَمْرِ" کے اندر وہ مفسرین ومحدثین جو رتبۂ اجتہاد تک نہیں پہنچے ہیں وہ بھی داخل ہیں یا نہیں؟ ان کی بھی اطاعت وتقلید واجب ہے کہ نہیں ؟

جواب: نہیں۔ دیکھو "تفسیر کبیر" (۵)۔

۱۔ الفتاوی العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثاني في بيان من هو أحق بالإمامة، ج ۱، ص ۸۴، المكتبة الرشيدية، كوئٹہ۔

۲۔ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو (پ۵، النساء: ۵۹)

۳۔ التفسير الكبير للإمام الرازي، پ ۵، النساء: ۵۹، ج ۴، ص ۱۱۲، دار إحياء التراث العربي، بيروت

۴۔ التفسير الكبير، پ ۵، النساء: ۵۹، ج ۴، ص ۱۱۳، دار إحياء التراث العربي، بيروت

۵۔ التفسير الكبير، پ ۵، النساء: ۵۹، ج ۴، ص ۱۱۷، دار إحياء التراث العربي، بيروت

سوال نمبر۵۳: پھر ایسے حضرات کس حکم میں داخل ہیں ؟

جواب: اُن پر بھی تقلید واجب ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر (۱) اور مسلم الثبوت اور فصول البدائع وغیرہ۔

سوال نمبر۵۴: ان سے نزاع، صرف آمین بالجہر ورفع یدین پر ہے یا کیا؟

جواب: غیر مقلدوں سے اصل نزاع اس پر ہے کہ وہ تقلید کے منکر ہیں، قیاس کے منکر ہیں، مقلدین کو مشرک کہتے ہیں انبیاء و اولیاء کی جناب میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ یہ آمین بالجہر (۲) و

۱۔التفسیر الکبیر، پ ۵،النساء: ۵۹،ج ۴،ص ۱۱۷ ،دار إحیاء التراث العربي،بیروت

۲۔بلند آواز سے آمین کہنا۔احناف کے نزدیک ہر نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا اور نماز جہری ہو یا سرّی آمین آہستہ کہے مگر غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک جہری نماز میں امام ومقتدی بلند آواز سے آمین کہیں۔آہستہ آمین کہنا حکمِ خدا ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کے موافق ہے چیخ سے آمین کہنا قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اور سنت کے بھی مخالف ہے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے "اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً" ترجمۂ کنزالایمان: "اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ"(پ ۸،الاعراف: ۵۵) چونکہ آمین بھی دعا ہے۔لہٰذا یہ بھی آہستہ کہنی چاہیے،رب تعالیٰ تو اپنے علم وقدرت کے اعتبار سے ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے پھر چیخنے کی کیا ضرورت ہے۔بخاری ومسلم،احمد،مالک ،ابو داؤد، ترمذی ،نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کی معافی اس نمازی کے لئے=

رفع یدین (۱) کرنا ان کا بھی، کسی امام کی تقلید سے نہیں کہ یہ تو تقلید کے قائل نہیں۔

سوال نمبر ۵۵: کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں ؟

جواب: شیعہ میں جو صرف تفضیلی ہے کہ سب صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہلسنّت سے فقط اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل جانتا ہے۔اس کے پیچھے نماز ''سخت مکروہ'' ہے۔ دیکھو ''ارکان اربعہ''۔ اور

= ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہوگی اور ظاہر ہے فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں ہم نے ان کی آمین آج تک نہ سنی تو چاہئے کہ ہماری آمین بھی آہستہ ہوتا کہ فرشتوں کی موافقت ہو اور گناہوں کی معافی ہو، جو لوگ چیخ کر آمین کہتے ہیں وہ فرشتوں کی آمین کی مخالفت کرتے ہیں۔(ماخوذ از جاء الحق، مفتی احمد یارخاں نعیمی علیہ الرحمۃ، ص۵۱۸، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی)

۱۔ ہاتھوں کے اٹھانے کو کہتے ہیں احناف اہل سنت کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا خلافِ سنّت اور ممنوع ہے مگر وہابی غیر مقلد ان دونوں وقتوں میں رفع یدین کرتے ہیں اور اس پر بہت زور دیتے ہیں۔امام ابو داوٗد نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا'' کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے قریب تک اٹھاتے تھے (پھر نماز سے فارغ ہونے تک) نہ اٹھاتے تھے'' (سنن أبي داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب من لم یذکر الدفع عند الرکوع، الجزء الأول، ص ۲۹۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت) طحاوی شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نماز کی کسی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔(شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب التکبیر للرکوع الخ، ج ۱، ص ۲۸۸، دار الکتب العلمیہ بیروت) علاوہ ازیں جن احادیث میں رفع یدین کا حکم ہے وہ تمام منسوخ ہیں (ماخوذ از جاء الحق حصہ دوم، رفع یدین کرنا منع ہے، ص۴۰۹ تا ۴۱۲، قادری پبلشرز، لاہور)

جو تبرّائی (۱) ہے، اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام ''محض باطل'' ہے۔ دیکھو خلاصہ، عالمگیری (۲) وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک ''مسلمان نہیں''۔ اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک ''باطل'' ہوگی۔

سوال نمبر ۵۶: اور ہر شیعہ کے پیچھے جائز ہے کہ تفریق ہے اور جائز بلا کراہت ہے یا یہ کراہت تحریمی ؟

جواب: نمبر ۵۵ میں اس کا جواب آ گیا۔

سوال نمبر ۵۷: قابل عمل مسئلہ، مفتیٰ بہا (۳) ہوتا ہے کہ غیر مفتیٰ بہا ؟

جواب: مفتیٰ بہا، دیکھو ''درمختار'' (۴)۔

سوالاتِ جرح وجوابات
از حضور پُرنور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال نمبر ۱: علم دین میں کون کون سی کتابیں ہیں ؟

جواب: ہزارہا کتابیں ہیں۔

۱۔ حضراتِ شیخین ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں بکنے والے کو تبرّائی کہتے ہیں۔

۲ الفتاوی العالمکیریة

۳۔ جس قول پر فتوی دیا جاتا ہو

۴۔ الدر المختار مع رد المحتار، مقدمة، المجلد الأوّل، ص ۷۸، دار الفکر، بیروت

سوال نمبر۲: آپ نے علم دین کی کون کون سی کتابیں درس کی ہیں ؟

جواب: تمام درس نظامی (۱)۔

سوال نمبر۳: قرآن مجید وحدیث شریف بھی علوم دین کی کتابوں میں داخل ہیں یا نہیں ؟

جواب: ہیں۔

سوال نمبر۴: حدیث شریف میں کون کون سی کتابیں ہیں ؟

جواب: بے شمار کتابیں ہیں۔

سوال نمبر۵: آپ نے قرآن مجید درس کیا ہے یانہیں ؟

جواب: ہاں! کیا ہے و الحمد للہ۔

سوال نمبر۶: آپ نے حدیث شریف کی کتابوں میں کون کون سی کتابیں درس کی ہیں؟

جواب: مسند امام اعظم و موطا امام محمد وکتاب الآثار امام محمد وکتاب الخراج امام ابو یوسف وکتاب الحج امام محمد وشرح معانی الآثار، امام طحاوی وموطا امام مالک ومسند امام شافعی ومسند امام احمد وسنن دارمی و بخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وخصائص نسائی ومنتقی ابن الجارود وعلل متناہیہ ومشکوۃ، جامع کبیر وجامع صغیر وذیل جامع صغیر ومنتقی ابن تیمیہ و بلوغ المرام وعمل الیوم واللیلۃ ابن السنی وکتاب الترغیب وخصائص کبریٰ وکتاب الفرج بعد الشدۃ وکتاب الاسماء والصفات وغیرہ، پچاس

۱۔علوم اسلامیہ پر مشتمل ایک مخصوص کورس جو کہ تقریباً تمام مکاتب فکر میں رائج ہے۔اسے عالم کورس بھی کہا جاتا ہے۔

سے زائد کتب حدیث، میرے درس و تدریس و مطالعہ میں رہیں۔

سوال نمبر ۷: آپ قرآن مجید و حدیث شریف سے پوری طرح سے واقفیت رکھتے ہیں یانہیں؟

جواب: لفظی ترجمہ، بالائی مطلب، غیر اجتہادی احکام، ہر خاص و عام اپنی استعداد کے لائق سمجھتا ہے، احکامِ اجتہادیہ سمجھنے پر مجتہد کے سوا کوئی قادر نہیں۔

سوال نمبر ۸: مسلمانوں کے یہاں مذہبی کتابوں میں قرآن مجید سب سے اول درجہ کی کتاب ہے یانہیں ؟

جواب: ہے۔

سوال نمبر ۹: مسلمانوں کے یہاں قرآن مجید کے علاوہ دینی کتابوں میں سب سے اوّل درجہ کی کتاب، حدیث کی کتاب ہے یانہیں ؟

جواب: متبرک کے اعتبار سے ایسا ہی ہے اور تحصیل علم کی نظر سے اول درجہ، کتب عقائد ہیں، پھر کتب فقہ، لہٰذا علماء نے فرمایا ہے کہ عام مسلمانوں کو فقہ کے بعد حدیث کی حاجت نہیں۔ ''حدیقہ ندیہ'' علامہ عبد الغنی نابلسی جلد اول[1]۔

سوال نمبر ۱۰: مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں درجہ کی ترتیب یعنی یہ کہ حدیث کی کتابوں میں کون اول درجہ کی کتاب ہے۔ کون دوم درجہ کی، کون سوم درجہ کی، وعلی هذا لقیاس؟

جواب: کوئی ترتیب صحابہ و تابعین کے یہاں نہ تھی، نہ اس وقت تک یہ کتابیں تصنیف

١۔الحديقة الندية

ہوئی تھیں، تصنیف کے بعد بعض لوگوں نے اپنے خیال کے مطابق مختلف ترتیبیں ٹھہرالیں جو محققین کو تسلیم نہیں۔ دیکھو ''فتح القدیر شرح ھدایہ ''(۱) وغیرہ۔

سوال نمبر ۱۱: مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں اول درجہ کی کتاب کون ہے۔ پھر کون، پھر کون ؟

جواب: ابھی بیان ہو چکا ہے۔

سوال نمبر ۱۲: مسلمانوں کے یہاں سب سے اول درجہ کی کتاب ''صحیح بخاری'' پھر ''صحیح مسلم'' ہے یا نہیں ؟

جواب: بخاری و مسلم بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ڈھائی سو برس بعد تصنیف ہوئیں۔ مسلمانوں کے بہت سے فرقے انہیں مانتے ہی نہیں اور اس کے سبب وہ اسلام سے خارج نہ ہوئے، ماننے والوں میں بہت سے لوگ کسی خاص کتاب کو سب سے اول درجہ کی نہیں کہتے، اس کا مدار صحتِ سند پر رکھتے ہیں۔ بعض جو ترتیب رکھتے ہیں وہ مختلف ہیں۔ مشرقی ''صحیح بخاری'' کو ترجیح دیتے ہیں اور مغربی ''صحیح مسلم کو''، اور حق یہ ہے کہ جو کچھ بخاری یا مسلم اپنی تصنیف میں لکھ گئے سب کو بے تحقیق مان لینا، ان کی بری تقلید ہے جس پر غیر مقلدین جمع ہوئے ہیں حالانکہ تقلید کو حرام کہتے ہیں، انہیں خدا اور رسول یاد نہیں آتے۔ خدا اور رسول نے کہاں فرمایا ہے کہ جو کچھ ''بخاری'' یا ''مسلم'' میں ہے سب صحیح ہے۔

سوال نمبر ۱۳: آپ نے جو اپنا مذہب بیان فرمایا ہے۔ اس مذہب کی ابتدا کب

۱۔ فتح القدیر،

سے ہے؟

جواب: جب سے اسلام آیا اور احکام اترے۔

سوال نمبر ۱۴: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں یہ مذہب تھا یا نہیں؟

جواب: تھا۔

سوال نمبر ۱۵: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا یا نہیں؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مذہب حق کے مبداء و مآخذ (۱) ہیں، ان کا مذہب پوچھنا علماء کے نزدیک کمال حماقت ہے۔ دیکھو "تحفۂ اثناء عشریہ" صفحہ نمبر ۸۵ میں یہ بھی لکھا ہے کہ "فقہا صحابہ بھی مآخذ مذہب" ہیں۔ غرض یہ کہ یہ مذہب ان کے ہیں نا کہ وہ ان مذہبوں کے، نہریں دریا کی ہیں نہ کہ دریا نہروں کے۔

سوال نمبر ۱۶: آپ مقلّد ہیں یا غیر مقلّد ؟

جواب: مقلّد (۲)۔

سوال نمبر ۱۷: آپ تقلید کیوں کرتے ہیں، یعنی کس مجبوری سے آپ کو تقلید کرنی پڑی؟

جواب: جس مجبوری سے ایک لاکھ سے زائد صحابی مقلّد ہوئے اور اس زمانہ میں عام مسلمان مقلّد ہوئے یعنی منصب اجتہاد حاصل نہ کیا۔ دیکھو فتح القدیر و فتاوٰی خیریہ۔

۱۔ ابتداء کرنے والے اور پکڑنے والے

۲۔ آئمہ اربعہ میں کسی بھی ایک امام کی تقلید کرنے والے کو مقلِّد کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۸: آئمۂ اربعہ کس زمانے میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال کب ہوا؟

جواب: امام ابوحنیفہ اور امام مالک، زمانۂ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں پیدا ہوئے اور زمانۂ تابعین میں انتقال فرمایا اور امام شافعی اور امام احمد، زمانۂ تابعین میں پیدا ہوئے اور زمانہ تبع تابعین میں انتقال فرمایا۔

سوال نمبر ۱۹: مجتہد کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو آیات و احکام و اصابتِ احکام وطرقِ حدیث و شذوذ و نکارت و نقدِ رجال، اسباب جرح و تعدیل و عللِ غامضہ و وجوہِ نظم و صنوحِ معنیٰ و جمیع مبادیٔ ادبیہ و اصولیہ و ناسخ و منسوخ و مناہجِ ترجیح و تطبیق و مناشیٔ حکم و مقاصدِ شرح و مصالحِ زمن و عوائدِ اُمم و مضانِ حکم و اقاویل صحابہ و مواضعِ اجماع و مشارعِ خلاف و عللِ مؤثرہ و جوامعِ مُغیرہ و مساعہ تعدیہ و مواردِ قصر و غیرہا و جمعِ موارِدِ حصر کی معرفت میں دریائے ذخار، ناپیدا کنار ہو اور اس کے ساتھ ذہنِ ثاقب و فکر صائب و طبعِ نقاد، عقل و مقاد و توفیقِ خداداد رکھتا ہو کہ جملہ ماله، وما علیہ کے لحاظ سے منصوص سے مسکوت کا حکم اپنی رائے سے قائم کر سکے۔ (۱)

۱۔ مجتہد وہ ہے جس میں اس قدر علمی لیاقت اور قابلیت ہو کہ قرآنی اشارات و رموز سمجھ سکے اور کلام کے مقصد کو پہچان سکے اور اس سے مسائل نکال سکے، ناسخ و منسوخ کا پورا علم رکھتا ہو، علم صرف و نحو و بلاغت وغیرہ میں اس کو پوری مہارت حاصل ہو، احکام کی تمام آیتوں اور احادیث پر اس کی نظر ہو اس کے علاوہ ذکی اور خوش فہم ہو، جو اس درجہ پر نہ پہنچا ہو، وہ مجتہد نہیں۔ مجتہد کے چھے طبقے ہیں (i) مجتہد فی الشرع (ii) مجتہد فی المذہب (iii) مجتہد فی المسائل (iv) اصحابِ تخریج (v) اصحابِ ترجیح (vi) اصحاب تمیز (i) مجتہد فی الشرع: وہ حضرات ہیں جنہوں نے اجتہاد کر کے قواعد و اصول بنائے جیسے چاروں آئمہ، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام=

سوال نمبر ۲۰: چاروں امام مذکورہ بالا، مجتہد تھے یا نہیں؟

جواب: تھے۔

سوال نمبر ۲۱: مجتہد کو تقلید جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب: اس میں مجتہدین کا اختلاف ہے۔

=احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین۔(ii) مجتہد فی المذہب: وہ حضرات ہیں جو ان اصول میں ان کی تقلید کرتے ہیں اور ان اصول سے مسائلِ شرعیہ فرعیہ خود استنباط کر سکتے ہیں جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، ابن مبارک (رحمہم اللہ علیہم اجمعین) کہ یہ قواعد میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں اور مسائل میں خود مجتہد (iii) مجتہد فی المسائل: وہ حضرات ہیں جو قواعد اور مسائل فرعیہ دونوں میں مقلد ہیں مگر وہ مسائل جن کے متعلق آئمہ کی تصریح نہیں ملتی ان کو (قرآن وحدیث) وغیرہ دلائل سے نکال سکتے ہیں جیسے امام طحاوی اور قاضی خاں، شمس الآئمہ سرخسی وغیرہم۔(iv) اصحابِ تخریج: وہ حضرات ہیں جو اجتہاد تو بالکل نہیں کر سکتے، ہاں آئمہ میں سے کسی کے مجمل قول کی تفصیل فرما سکتے ہیں جیسے امام کرخی علیہ الرحمۃ وغیرہ (v) اصحابِ ترجیح: وہ حضرات ہیں جو اپنے امام صاحب کی چند روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں یعنی اگر کسی مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے دو قول روایت میں آئے تو ان میں سے کس کو ترجیح دیں؟ یہ حضرات وہ کر سکتے ہیں اسی طرح جہاں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہو تو کس کے قول کو ترجیح دے سکتے ہیں کہ یہ بہتر ہے یا وہ، وغیرہ جیسے صاحب قدوری اور صاحب ہدایہ وغیرہ۔(iv) اصحاب تمیز: وہ حضرات ہیں جو ظاہر مذہب اور روایات نادرہ اسی طرح قول ضعیف اور قوی اور اقویٰ میں فرق کر سکتے ہیں کہ اقوال مردودہ روایاتِ ضعیفہ کو ترک کر دیں اور صحیح روایات اور معتبر اقوال کو لیں جیسے کہ صاحبِ کنز اور صاحبِ درمختار۔ جن میں ان چھ وصفوں میں سے کچھ بھی نہ ہو وہ مقلد محض ہیں جیسے ہم اور ہمارے زمانے کے عام علماء کہ ان کا صرف یہی کام ہے کہ کتاب سے مسائل دیکھ کر لوگوں کو بتا دیں۔(ماخوذ از جاء الحق حصہ اول، تقلید، ص ۲۳، ۲۴ قادری پبلشرز لاہور)

سوال نمبر ۲۲: مجتہد کو تقلید جائز نہیں تو کیوں جائز نہیں ؟

جواب: اپنا حال مجتہدین جانیں، ہمیں اس سے کیا بحث۔

سوال نمبر ۲۳: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام کے زمانہ میں، عام مسلمانوں کا کیا مذہب تھا؟

جواب: دین، دینِ اسلام تھا۔ عقائد، عقائدِ اہل سنت، اصل اعمال میں گنتی کے صحابہ مجتہد تھے باقی سب مقلد۔

سوال نمبر ۲۴: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام کے زمانہ میں عام مسلمانوں کا مذہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی تھا یا نہیں مع سند بیان فرمایئے ؟

جواب: ان چاروں مذہب کے مآخذ وہی مذہب ہیں جو زمانہ رسالت وصحابہ میں تھے۔ اگرچہ کوئی اصطلاحی نام بعد کو حادث ہو جیسے عقائد میں اشعری (۱)، ماتریدی (۲)۔ غیر مقلدین اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہی مذہب، صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ حالانکہ اس وقت کوئی مذہب اپنے نام سے نہ پکارا جاتا تھا۔

۱۔ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرنے والوں کو ''اشعریہ'' کہتے ہیں۔

۲۔ امام الھدٰی، حضرت ابومنصور ماتریدی کے ماننے والوں کو ''ماتریدیہ'' کہا جاتا ہے۔ احناف، عقائدِ فرعیہ میں انہیں کے مقلد ہیں۔ صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ'' دونوں جماعتیں (اشعریہ، ماتریدیہ) اہل سنت ہی کی ہیں اور دونوں حق پر ہیں آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے، ان کا اختلاف حنفی، شافعی کا سا ہے کہ دونوں اہل حق ہیں کوئی کسی کی تذلیل وتفسیق نہیں کرسکتا۔ (بہار شریعت جہیز ایڈیشن، حصہ اول، ج ۱، ص ۴۶ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

سوال نمبر ۲۵: کتاب ''شرح مسلم الثبوت'' کو آپ جانتے ہیں اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: مسلم الثبوت کی کئی شرحیں ہیں اور ان میں ہماری کوئی تصنیف نہیں اور اگر یہ مراد ہے کہ ان میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب ہمیں تسلیم ہے یا نہیں تو اس کا یہ حال ہے کہ ہم اپنے امام سے مقلد ہیں ان مصنفوں کے مقلد نہیں، ہم ہمیشہ جمہور سواد اعظم (۱) کے پیرو ہیں، جو بات جس مصنف کی خصوصاً حال کے لوگوں، خصوصاً ہندی مولویوں کی، جمہور کے خلاف ہو، ہمیں تسلیم نہیں ہو سکتی۔

سوال نمبر ۲۶: ''شرح مسلم الثبوت'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں ؟

''لا واجب إلا ما أوجب الله تعالیٰ وله الحكم ولم يوجب على أحدٍ أن يتمذهب برجل من الأئمة فإيجابه تشريع شرع جديد''۔ یعنی واجب وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے واجب فرمایا اور حکم اسی کو سزاوار ہے اور اللہ تعالیٰ

۱۔ بڑا گروہ، مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعتِ حقہ کو سوادِ اعظم کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ ستفترق أمتي ثلثا و سبعين فرقة كلهم في النارِ إلا واحدة (یعنی میری ''یہ امت تہتر فرقے ہو جائے گی ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی'' صحابہ نے عرض کی من هم یارسول الله (صلی اللہ علیه وسلم) ''وہ ناجی (نجات پانے والا) فرقہ کون ہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)''۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ما أنا عليه و أصحابي ''وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں'' (یعنی سنت کے پیروکار) دوسری روایت میں ''هم الجماعة'' وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا، اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہل سنت و جماعت ہوا۔

(بہارِ شریعت جہیز ایڈیشن، حصہ اول، ج ۱، ص ۴۸، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

نے کسی پر یہ واجب نہیں فرمایا کہ اماموں میں سے کسی ایک امام کے مذہب کولازم پکڑے، پس ایک امام کا مذہب پکڑنے کو واجب کرنا، ایک نئی شرع قائم کرنا ہے۔

جواب: ''مسلم الثبوت''میں یہ قول ''قیل'' کر کے لکھا ہے یعنی بعض لوگوں نے یوں کہااور درمختار(۱) اور فتاوٰی خلاصہ اور بحرالرائق اور فتاوٰی خیریہ وعقود الدریہ واحیاء العلوم وغیرہ بکثرت کتب معتمدہ سے ثابت ہے کہ جمہورعلماء اس کے خلاف پر ہیں۔ بلکہ امام حجۃ الاسلام غزالی نے احیاء العلوم کی نویں کتاب کے تیسرے باب میں تصریح فرمائی ہے کہ تمام علماء کاملین میں کوئی اس طرف نہ گیا(۲)۔

سوال نمبر ۲۷: اور''شرح مسلم الثبوت'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں۔

لیس للاتباع بمذهب واحد موجبٌ شرعیٌ یعنی''کوئی شرعی دلیل ایسی نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ ایک مذہب کا پیرو ہو جانا واجب ہے''۔

جواب: یہ بھی بعض کے قول میں یوں لکھا ہے کہ مقلّد جہاں قول امام کی تقلید کر چکا اب اس سے نہیں پھر سکتا، ورنہ جس کی چاہے تقلید کرے۔ سائل نے ناقص بات نقل کی۔ پوری بات یہ تھی اوراس میں ہر طرح غیر مقلّدوں کا رد تھا، بعد تقلید نہیں پھرسکتا۔ یہ تو صاف غیر مقلّدوں کا رد ہے اوراس کے قبل جس کی چاہے تقلید کرے۔ یہ اور زیادہ غیر مقلّد ہی کا رد ہے۔ کیونکہ ہر مسئلے میں اللہ جل جلالہٗ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ایک ہی ہوگا۔ وہ مختلف حکم نہ فرمائیں گے کہ ایک ہی چیز کو جائز بھی فرمادیں اور ناجائز بھی یاواجب بھی فرمادیں اورحرام بھی۔ مگر مجتہدین، یہ

۱۔الدر المختار،مقدمة،مطلب:طبقات الفقهاء،ج ۱،ص ۸۳ دارالفکر،بیروت۔

۲۔إحیاء علوم الدین

آپس میں مختلف ہیں تو جن میں بعض نے اختیار دیا کہ جس کے قول پر چاہے عمل کرے۔ اس کا صاف مطلب غیر مقلّدوں کے نزدیک یہ ہوا کہ ''جائز ہے''، چاہے خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موافق چلے چاہے مخالف، توان میں بعض نے غیر مقلّدوں کے طور پر ہر مجتہد کو اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اصل حاکم بنالیا کہ کسی مجتہد کا قول دیکھ لو اور عمل کرلو۔ چاہے خدا و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موافق ہو یا مخالف، تو یہ بعض جو غیر مقلّدین کے نزدیک مقلّدین، امام واحد سے بھی بڑھ کر مشرک ہیں، ان کے قول سے سند لانا محض دھوکہ ہے ایک ہی قول پر ہمیشہ عمل ہو تو یقینی مخالفت خدا ورسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہ ہوئی۔ ممکن ہے اس کے سب قول، مطابق حکم خداورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں، لیکن جب اختیار دیا گیا کہ ہر بات میں جس قول پر چاہو عمل کرو اور ان میں مطابق حکم خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی ہوگا۔ باقی مخالف ہیں تو دیدہ ودانستہ، قصداً خداورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی اجازت ہوئی۔

سوال نمبر ۲۸: کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' کو آپ جانتے ہیں اور یہ اہلسنّت و جماعت کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: جواب مطابق نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۲۹: ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں عبارت ذیل درج ہے۔

''علم أنَّ الناس ما کانوا قبل المائة الرابعةِ مجتمعین علی التقلید الخالص لمذھب واحدٍ''۔ یعنی لوگ چوتھی صدی کے قبل کسی ایک

خاص مذہب کی خالص تقلید پر متفق نہ تھے؟

جواب: یہ عبارت ''حجۃ اللہ البالغہ'' کے اکثر نسخوں میں نہیں ہے۔ صرف ایک نسخے میں ہے جو کہ تتمہ (1) بنا کر الحاق کی گئی ہے، چھاپنے والے نے اُسے حاشیہ پر ظاہر کردیا ہے اور یہ عبارت خود انہی مصنف کی کتاب مسمّٰی بہ ''انصاف'' کے خلاف ہے۔ دو صدی کے بعد ایک امام معیّن کا مذہب لینا مسلمانوں میں شائع ہوا، کم کوئی ایسا نہ کرتا اور اس وقت وہی واجب تھا، اور اتنا تو اس ''حجۃ اللہ البالغہ'' کی اس عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ تیسری صدی تک بھی تقلید شخصی خالص موجود تھی گو اس پر اجماع نہ تھا پھر تو اس پر سب کا اجماع ہوگیا۔

سوال نمبر ۳۰: اور حجۃ اللہ البالغہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ ''ثم بعد هذا القرون كان الناس آخرون ذهبوا يميناً و شمالاً وحدث فيهم أمور''۔ یعنی پھر ان زمانوں کے لوگ ہوئے جو داہنے اور بائیں چل نکلے اور اُن میں کئی باتیں پیدا ہوگئیں؟

جواب: یہ بھی اسی تتمہ میں ہے، جس سے اکثر نسخے خالی ہیں۔

سوال نمبر ۳۱: اور ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

''منها انهم بالتقليد فى صدورهم ربيب النمل وهم لا يشعرون''۔

جواب: یہ بھی اسی تتمہ میں ہے۔ یہ عبارت بھی سائل نے ناقص نقل کی ہے، اس کے بعد جو امور مصنف نے لکھے ہیں، اُن سے ظاہر ہے کہ خالص تقلید شخصی کو وہ دینی

۱۔ ضمیمہ۔ بقیہ حصہ

ضرورت جانتے ہیں اور یہ کہ ان کے اعتراضوں کا تصفیہ اور مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ ظلم کا انسداد ہے اور مصنف نے رسالہ ''انصاف'' میں تصریح کی ، یہ ایک راز خدا کا ہے کہ علماء کے دل میں ڈال دیا اور علماء کو اس کا پیرو کردیا ، اور اپنے دوسرے رسالے ''عقد الجید'' میں ایک باب اس لئے لکھا ہے کہ '' پیرویٔ مذاہب اربعہ پرتاکید اور ان سے باہر ہونے کی سخت ممانعت ہے'' اور لکھا ہے کہ ان چاروں مذہبوں سے روگردانی کرنے میں بڑا فساد ہے تو انہی مصنف کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر مقلّدین بڑے مفسد ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۲: جن لوگوں کا مذہب ہر ہر مسئلہ میں قرآن و حدیث یعنی جن لوگوں کا مذہب یہ ہے جو مسئلہ قرآن مجید یا حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے اسی کو وہ مانتے ہیں اور اسی کو لائق پابندی جانتے ہیں اور کسی رسم و رواج کو یا کسی کے قول و فعل کو جس کی سند قرآن مجید و حدیث شریف سے نہ ہو ، نہیں مانتے اور نہ لائق پابندی جانتے ہیں ، اُن کے اس مذہب کی ابتدا کب سے ہے ؟

جواب : یہ مذہب کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر قرآن و حدیث سے مسئلے لے کر امام کے قول کی سند نہ مانے ، یہ قرآن و حدیث سب کے خلاف ہے۔ یہ مذہب نہ زمانۂ رسالت میں تھا ، نہ زمانہ صحابہؓ میں اور نہ زمانۂ تابعین میں بلکہ نئے منکر جاہلوں کے کان میں شیطان نے پھونکا کہ تم کیا کم ہو جو ایسے صحابہ و آئمہ کی پیروی کرو ، قرآن سمجھنے کو کچھ علم درکار نہیں ، ہر جاہل اپنی گڑھت پر چلے۔

سوال نمبر ۳۳: ایسے لوگ جن کا مذہب جواب نمبر ۳۲ میں درج کیا گیا ہے مسلمان اہلسنّت و جماعت ہیں یا نہیں ؟

جواب: ایسے لوگ ہرگز سنی مسلمان، نہیں۔

سوال نمبر۳۴: اسلام میں اصلی قانون کیا ہے ؟

جواب: فقط کلام اللہ شریف۔

سوال نمبر۳۵: اسلام میں اصلی قانون قرآن مجید وحدیث شریف ہے یانہیں؟

جواب: حدیث بھی اصلی قانون نہیں بلکہ قرآن مجید کی تابع ہے۔ کلام مجید ہی نے حکم فرمایا ہے کہ حدیث واجماع وآئمہ کی اطاعت کرو، اسی لئے چار اصول ٹھہرے۔

سوال نمبر۳۶: جب مسلمانوں میں کسی امر میں نزاع اور اختلاف واقع ہوتو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اصلی قانون کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے یانہیں؟

جواب: قانون اصلی اور قانون تابع دونوں کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے اور وہ بھی حقیقتاً قانون اصلی ہی کی طرف رجوع ہے کہ قانون تابع، قانون اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا: ﴿وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾ (۱)۔ دیکھو اس آیت نے قانون تابع، مجتہدین کی طرف رجوع کا حکم دیا اور قیاس آئمہ کو ثابت کیا ہے۔ دیکھو "معالم التنزیل (۲)" وغیرہ۔ غیر مقلدین اس قانون تابع کی طرف رجوع کے منکر ہوکر خاص، حکم قانون اصلی کے منکر ہو بیٹھے۔

۱۔ ترجمۂ کنز الایمان: اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اسکی حقیقت جان لیتے (پ ۵، النساء: ۸۳)

۲۔ تفسیر البغوي المسمّى "معالم التنزيل" پ ۵، النساء: ۸۳، ج ۱، ص ۳۶۳، دار الکتب العلمية، بيروت

سوال نمبر ۳۷: مسلمان کی کیا تعریف ہے اور مسلمان کس کو کہتے ہیں ؟
جواب: جو تمام ضروریات دین کو مانتا ہو اور کوئی علامت، تکذیب کی نہ رکھتا ہو، دیکھو "مواقف شرح"(۱)۔

سوال نمبر ۳۸: یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں کہ جو شخص لا إلـہ إلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا اقرار کرے اور صدق دل سے اس پر اعتقاد رکھے وہ مسلمان ہے ؟
جواب: ہاں! صدق دل سے مانے تو ضرور مسلمان ہے اور وہ یوں ہی ہوگا کہ ضروریات دین سے کسی چیز کا انکار نہ کرے ورنہ نری کلمہ گوئی کافی نہیں۔

سوال نمبر ۳۹: مسئلہ نمبر ۳۸، حدیث شریف کا مسئلہ ہے یا نہیں ؟
جواب: حدیث شریف میں سارا کلمہ اور لَا اِلٰـہَ اِلّا اللّٰہ دونوں آئے ہیں اور مراد وہی ہے جو اس سے پہلے نمبر میں گزری۔

سوال نمبر ۴۰: حدیث ذیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کی حدیث ہے یا نہیں۔ "ما من أحدٍ شهد أن لا اِلـٰهَ اِلا الله وأن محمد رسول الله صدقا من قلبه إلا حرّمه الله على النار یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا اِلـٰہ إلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا اقرار کرے اور صدق دل سے اس پر اعتقاد رکھے، اللہ تعالٰی اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کردے گا۔
جواب: ہے(۲) اور "صدقا من قلبه" اس لئے فرمایا، نری کلمہ گوئی مسلمان

۱۔شرح المواقف ۲۔ صحیح البخاري، کتاب العلم، باب من خص بالعلم ألخ، رقم الحدیث ۱۲۸، الجلد الأول ص ۶۷، دار الکتب العلمیة بیروت، قد وجدنا فی البخاری بلفظ "ویشهد"

ہونے کو کافی نہیں۔

سوال نمبر ۴۱: جو شخص مسئلہ ۳۸ پر ثابت قدم رہے، چاہے اس کے دیگر افعال کیسے ہی ہوں وہ مسلمان ہے یا نہیں ؟

جواب: جواب اوپر کے انہیں نمبروں میں گزرا ہے۔

سوال نمبر ۴۲: ابوداؤد صحاح ستہ میں سے ہے یا نہیں ؟

جواب: ہے [1]۔

سوال نمبر ۴۳: صحاح ستہ، اہلسنّت و جماعت کی کتابوں میں سے ہیں یا نہیں

جواب: اہل سنت کی کتب حدیث میں سے صحاح ستہ بھی ہیں۔

سوال نمبر ۴۴: حدیث ذیل ''سنن ابوداؤد'' میں ہے یا نہیں ؟

ثلث من أصل الإيمان الكف عمن قال لا اِلٰهَ اِلّا الله ولا تكفر وه بذنب ولا تخرجوه من الإسلام بعمل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں۔ جن میں ایک بات یہ ہے کہ جو شخص لا إلٰــــــہ إلا الله محمد رسول الله پڑھ لے، اس کے بارے میں روکو زبان کو، اس کو نہ تو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے کافر کہو، نہ اس کو کسی فعل کی وجہ سے اسلام سے خارج کرو۔

۱۔ صحاح ستہ سے مراد حدیث کی چھ صحیح ترین کتب ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ (i) بخاری شریف از ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، (ii) مسلم شریف از ابوالحسین امام مسلم بن الحجاج القشیر ی (iii) ترمذی شریف از ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی (iv) نسائی شریف از ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (v) ابوداؤد شریف از سلیمان بن اشعث سجستانی (vi) ابن ماجہ شریف از ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ علیھم الرحمۃ والبرکات

جواب: یہ انہیں حدیثوں میں سے ہے (۱) جن کا بیان دو تین نمبر اوپر ہو چکا کہ یہاں فقط لَا إِلٰـہ إِلاّاللّٰہ مـحـمـد رسـول الله کا ہی ذکر نہیں، اور مراد وہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

سوال نمبر ۴۵: دینِ اسلام، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت میں مکمل ہو چکا تھا یا نہیں ؟

جواب: بے شک، اور یوں ہی ہوا کہ کچھ احکام قرآن وحدیث میں مذکور ہوئے باقی نہیں۔ حق تعالیٰ نے راہ اجتہاد کھولی اور مجتہدین پیدا کئے اور ان کا اتباع فرض کیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو لاکھوں احکام سے قرآن وحدیث خالی رہتے اور دین نامکمل ٹھہرتا۔

سوال نمبر ۴۶: آیت کریمہ: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾ سب کے پیچھے نازل ہوئی یا نہیں۔ یعنی اس آیت کے بعد بھی کوئی نیا حکم نازل ہوا یا نہیں ؟

جواب: یہ آیت سب کے بعد نازل نہ ہوئی۔ اس کے بعد اور احکام بھی اُترے جیسے آیت ربا، آیت دین، آیت میراث اور شاید کوئی اور ہے (۲)۔ اس وقت میری یاد میں نہیں۔ دیکھو تفسیر اتقان، صحیح بخاری، صحیح مسلم (۳) وغیرہ۔

۱۔ سنن أبي داوٗد، كتاب الجهاد، باب (في) الغزو مع أئمة الجور، رقم الحديث: ۲۵۳۲، الجزء الثالث ص ۲۶، دار احياء التراث بيروت، قد وجدنا في سنن أبي داوٗد بلفظ ”لا نكفره، لاتخرجه“

۲۔ آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ جو کہ وعظ ونصحت پر مشتمل ہے، بھی بعد میں نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان ص۱۹۳، پاک کمپنی لاہور)

۳۔ تفسیر ”الاتقان“

سوال نمبر ۴۷: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیغمبری ختم ہوگئی یا نہیں؟ اور اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے یا نہیں ؟

جواب: بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بنصِ قطعی قرآن نبوّت ختم ہوگئی، اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا(۱)۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ آپ کے دین میں مجتہدین ہوں اور مسلمانوں پر مجتہدوں کی پیروی فرض ہو کہ وہ وقائع (۲) جن کا ذکر قرآن مجید وحدیث شریف میں نہیں اپنی رائے سے ان میں حکم شرعی قائم فرمالیں۔ ورنہ یہ احکام، مجمل رہ جاتے کہ قرآن وحدیث میں ذکر نہیں۔ اور کوئی تازہ (۳) نبی ہو نہیں سکتا تو مجتہدین اگر نہ ہوتے یا ان کا حکم، حکم شرع نہ ٹھہرتا تو یہ احکام کیوں کر معلوم ہوسکتے۔

۱۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (پ ۲۲ ،احزاب: ۴۰) ترجمہ کنزالایمان شریف: ''ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے'' اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخرالانبیاء ہونا قطعی ہے، نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور علیہ السلام کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر، خارج از اسلام ہے۔

(کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان، ص ۶۲۳، مطبوعہ پاک کمپنی لاہور)

۲۔ واقع ہونے والے معاملات ۳۔ نیا

سوال نمبر ۴۸: اہلسنّت و جماعت کی کیا تعریف ہے ؟

جواب: جو سوادِ اعظم مسلمین کے پیرو ہیں، جس کے اتباع کا متواتر (۱) حدیثوں میں حکم ہے، اور حدیث نے مذہب حق کی عام فہم تعریف بیان فرمائی ہے۔ ''اتبعوا السواد الأعظم فإنه من شذ شذ في النار'' (۲)۔ ''مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا، وہ جہنم میں جدا ہوا''۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلّد ہے غیر مقلّدین بہت قلیل ہیں۔ خود ''حجة الله البالغة'' کی اسی عبارت میں، جس کے چند ناقص ٹکڑے سائل نے نقل کئے، صاف لکھا ہے کہ ان چار مذہبوں کی تقلید درست ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، اگر کوئی اس کا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں''۔

سوال نمبر ۴۹: ''شرح عقائد نسفی'' کو آپ جانتے ہیں یا نہیں ؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! اور اصل کلی مطابق نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۵۰: 'شرح عقائد نسفی'' میں اہلسنّت و جماعت کی تعریف ذیل کے مطابق لکھی ہے یا نہیں؟ اثبات ما ورد السنة و مضى عليه الجماعة فسموا

۱۔ حدیث متواتر: وہ حدیث جسے ایک جماعت سے دوسری جماعت نقل کرنے اور وہ جماعت اتنی بڑی ہو کہ ان کا کسی جھوٹ پر متفق ہونا متصور نہ ہو اور یہ سلسلہ ہم تک اسی طرح چلا آتا ہو مثلاً (i) قرآن پاک کا منتقل ہونا (ii) رکعاتِ نماز کی تعداد (iii) مقدارِ زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ (تلخیص اصول الشاشی، ص ۳۰، مکتبہ اسلامیہ سعیدیہ مانسہرہ)

۲۔ مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ص ۳۰، قدیمی کتب خانہ کراچی)

أهل السنة و الجماعة یعنی ''اہلسنّت وجماعت کا نام، اس وجہ سے اہل سنت وجماعت ہوا کہ انھوں نے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجماعت صحابہ کی پیروی کی''۔

جواب: پوری عبارت دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس میں کچھ لفظ رہ گئے ہیں (۱) اور یہ وجہ تسمیہ ہے، تعریف نہیں اور جماعت کے ترجمہ میں صحابہ کی قید سائل نے اپنی طرف سے لگادی ہے۔ پھر غیر مقلدین صحابہ کی بھی تقلید نہیں کرتے، نہ اجماع کو مانتے ہیں، تو یوں بھی اہلسنّت کے مخالف ہوئے۔

سوال نمبر ۵۱: ''توضیح وتلویح'' کو آپ مانتے ہیں یا نہیں ؟اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں ؟

جواب: ہے۔ بدستور نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۵۲: ''توضیح وتلویح'' میں اہلسنّت کی تعریف ذیل لکھی ہے یا نہیں؟

أهل السنة و الجماعة هم الذين طريقهم طريق رسول الله۔ یعنی اہلسنّت وجماعت وہ لوگ ہیں جن کا طریقہ، طریقۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

جواب: یہ عبارت اس طرح ''توضیح وتلویح'' میں نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ کلام

۱۔ اصل عبارت یوں ہے ''اثبات ماورد به السنة ومضى عليه الجماعة فسمّوا أهل السنة والجماعة '' جو چیز سنت اور صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہواس پر ثابت قدم رہنے والے لوگوں کو اہل سنت وجماعت کا نام دیا گیا۔ (شرح عقائد نسفی، ص ۷، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ثبوت اجماع میں لکھا ہے اور کتاب میں اس کے بعد و أصحابه رضی الله تعالی عنهم بھی ہے جسے سائل نے ساقط کردیا (۱)۔ تو اس عبارت کی رو سے بھی غیر مقلّدین کہ طریقہ صحابہ کو حجّت نہیں مانتے، اہلسنّت سے خارج ہوئے۔

سوال نمبر۵۳: کتاب ''حجة الله البالغه'' جس کا بیان نمبر ۲۸ میں ہوچکا ہے، اس کتاب میں اہل سنت و جماعت کی تعریف ذیل ہی ہے یا نہیں؟

لما ظهر أعجاب كل ذي رأي برأيه وتشعبت بهم السبل أختار قوم ظاهر الكتاب والسنة وعضوا بنواجذهم على عقيدة السلف وهم أهل السنة یعنی ''جب لوگوں کے طریقے مختلف ہوگئے اور ہر اہل رائے کا اپنی رائے پر خوش ہونا ظاہر ہوگیا تو ایک قوم نے صاف صاف قرآن وحدیث کو اختیار کیا اور سلف کے عقائد کو مضبوط پکڑا یہی لوگ اہل سنت ہیں''

جواب: یہ عبارت اس وقت میرے خیال میں نہیں، معلوم نہیں سائل نے اس میں کچھ قطع و برید (۲) کی ہو، پھر بھی اس سے غیر مقلّدوں کا اہلسنّت سے خارج ہونا ثابت،

۱۔ توضیح تلویح میں اصل تعریف یوں ہے کہ ''أهل السنة و الجماعة وهم الذين طريقتهم طريقة الرسول عليه السلام و أصحابه رضي الله عنهم دون أهل البدع (توضيح تلويح بحث الركن الثالث "الإجماع"، ص ۵۲۸، ج ۲، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی) اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے حافظہ کا کیا کہنا، جیسے آپ نے ارشاد فرمایا ویسا ہی کتاب میں بھی لکھا ہوا پایا۔

۲۔ حجۃ اللہ البالغہ میں اہل سنت وجماعت کی تعریف ایک جگہ پر یوں ملتی ہے کہ ''الفرقة الناجية (أي: أهل السنة و الجماعة) هم الآخذون في العقيده و العمل جميعا بما ظهر من الكتاب و السنة وجرى عليه جمهور الصحابة والتابعين'' =

کہ سلف کے عقائد سے تسلیمِ اجماع وقیاس وتقلید بھی تھی، غیر مقلّدوں نے انہیں نہ پکڑا، یک لخت چھوڑا۔

سوال نمبر۵۴:''غنیة الطالبین'' کو آپ جانتے ہیں یانہیں اور یہ کتاب، حضرت پیران پیر یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے یانہیں ؟

جواب: اس کتاب کی تصنیف حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہونے میں شبہ ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ، ہرگز ثابت نہیں۔

سوال نمبر۵۵:''غنیة الطالبین'' میں اہلسنّت وجماعت کی یہ تعریف لکھی ہے یانہیں؟فعلی المومن اتباع السنة و الجماعة فالسنة ماسنه رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم وجماعة ما اتفق علیه أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یعنی''ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سنّت وجماعت کی پیروی کرے۔سنت سے مراد طریقۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور جماعت سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر کُل صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متفق ہوں''؟

جواب: یہ عبارت بھی اس وقت مظہر کو یاد نہیں اور اس قدر سے غیر مقلّدین کا اہلسنت سے نہ ہونا ثابت ہے کہ اس میں تقلیدِ جماعت لازم،اجماعِ صحابہ کو حجت (۱)

=یعنی''اہل سنت وجماعت وہ لوگ ہیں جو عقائد واعمال میں قرآن وسنت کی پیروی کرتے ہیں اورانہی عقائد واعمال پر تمام صحابہ وتابعین کا بھی عمل رہا۔(حجة اللہ البالغة حصه اول، باب الاعتصام بالکتاب و السنة، ص ۱۷۱، مکتبہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

۱۔دلیل

ماننا لازم، غیر مقلدین ان دونوں باتوں کے منکر ہیں، یوں کہ وہ قرآن وحدیث کے سوا کسی کی سند مانتے ہی نہیں۔

سوال نمبر ۵۶: مذہب کے حق ہونے کی کوئی شناخت ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال نمبر ۵۷: اگر مذہب کے حق ہونے کی شناخت ہے تو کیا ہے؟

جواب: سواد اعظم مسلمین کی مطابقت، جس کا بیان اوپر گزرا۔

سوال نمبر ۵۸: مذہب کے حق ہونے کی یہ بھی کوئی شناخت ہے یا نہیں کہ ایک زمانہ میں ایک ملک کے باشندگان اور اس ملک کی سلطنت کا، وہ مذہب ہو یا وہ مذہب رہا ہو؟

جواب: جس ملک کے لوگ اہل سنت ہوں اور قدیم سے اس میں ایک عقیدہ رہا ہو اور اب لوگ اس کی مخالفت کریں اور خصوصاً جبکہ وہ مخالفت، سلطنت اسلام جانے کے بعد ہو تو یہ ضرور دلیل ہے کہ یہ نئی مخالفت، باطل ہے اور مذہب حق وہی تھا۔ جو قدیم سے چلا آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں باطل مذہب والوں کی یہی پہچان بتائی کہ "یأتونکم من الأحادیث بما لم تسمعوا أنتم ولآ اٰبائکم" (1)، "وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے" اور فرمادیا کہ " فإیاکم و إیاھم لا یضلّونکم

۱۔ الصحیح لمسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحمّلھا، رقم الحدیث ۷، ص ۹، دار ابن حزم، بیروت۔

ولا یفتنونکم۔ (۱)'' ان سے دور بھاگو! انھیں اپنے سے دور کرو! کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں''۔ دیکھو''صحیح مسلم'' یہ حدیث بھی حکم فرما رہی ہے کہ اہلسنّت، غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے نہ اٹھیں، عوام خراب نہ ہوں۔

سوال نمبر ۵۹:''مشکٰوۃ شریف'' کو آپ جانتے ہیں یا نہیں ؟اور یہ، اہلسنّت وجماعت کی حدیث کی کتاب، ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال نمبر ۶۰:''مشکٰوۃ شریف'' میں ایک حدیث ہے، مذہب حق کی شناخت کے بیان میں، یہ ہے یا نہیں؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:''ما أنا علیه و أصحابی'' یعنی''حق مذہب وہ طریقہ ہے جو میرا اور میرے کل اصحاب کا طریقہ ہے''؟

جواب: ہے (۲) اور اس کی پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین، اہل حق سے نہیں۔ کہ اجماع وقیاس وتقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کا تھا، یہ اس سے منکر ہیں۔

سوال نمبر ۶۱:''طحطاوی'' کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔ مطابق نمبر ۲۵۔

۱۔الصحیح لمسلم ،باب النهی عن الروایة عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملها،رقم الحدیث ۷،ص ۹ ،دارابن حزم، بیروت۔

۲۔مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنة،الفصل الثانی ص ۳۰،قدیمی کتب خانہ کراچی۔

سوال نمبر ۶۲: ''طحطاوی'' میں یہ عبارت ذیل، دربارۂ شناخت حقیقت مذہب کے درج ہے یا نہیں؟ فإن قلت: ما وقومك على أنك على صراط مستقيم وكل واحد من هذه الفرق يدعي أنه عليه، قلت: ليس ذالك بالادعاء بل بالنقل عن جهابذة الصحابة وعلماء أهل الحديث الذين جمعوا صحاح الأحاديث في أمور رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وأحواله وأقواله وحركاته وسكناته وأحوال أصحابه والذين اتبعوهم باحسان مثل الإمام البخاري ومسلم وغيرهما من الثقات المشهورين الذين اتفق أهل المشرق والمغرب على صحة ماروه في كتبهم من أمور النبي صلى الله تعالى عليه وسلم واصحابه (إلى آخره) یعنی ''اگر تو یہ سوال کرے کہ تو یہ کیوں کر جان سکتا ہے کہ راہ راست پر تو ہی ہے، حالانکہ ہر ایک فرقہ اپنے راہ راست پر ہونے کا دعوٰی رکھتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی فرقے کے، مجرد (۱) ایسا دعوٰی کر دینے سے اس فرقے کا راہ راست پر ہونا ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ راہ راست پر ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ صحیح حدیثیں، جن کو امام بخاری و امام مسلم وغیرہ ہی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات میں، اپنی کتابوں میں جمع کیں ان پر پیش کئے جائیں، پھر دیکھا جائے کہ ان حدیثوں کے مطابق اصول وفروع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کون پیرو ہے اور کون نہیں۔ جو پیرو ہے، وہ حق ہے اور جو ایسا نہیں

۱۔ اکیلا

ہے، وہ باطل۔

جواب: یہ بات تو یقیناً یوں نہیں ہے، اس میں سائل نے بڑی قطع و برید کی ہے۔ اس کے متصل بلا فاصلہ اس سے قبل، کتاب (۱) میں ہے کہ آج اہل سنّت ان چار مذاہب، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی میں مجتمع ہیں جو اِن چار سے خارج ہے، بدمذہب جہنمی ہے اور خود اتنے ٹکڑے ہیں، جو ابھی سائل نے ذکر کیا، تقلید صحابہ کا ذکر موجود ہے نیز (۲) صحیح حدیثیں اور سیرت صحابہ اور اجماع و قیاس و تقلید کی نسبت ہیں اور غیر مقلّدین اس کے منکر، یوں بھی اہلسنّت سے خارج ہیں۔

سوال نمبر ۶۳: مسجد عام مسلمانوں کے واسطے ہے یا نہیں ؟

جواب: نہیں! کہ بچہ اور مجنون اور مجذوم (۳) اور برص اور بدبو کے زخم والے اور کچا لہسن، پیاز کھانے والے اور مفسد (۴) اور موذی یہ سب بھی مسلمانوں میں داخل ہیں اور شرع نے انہیں مسجد میں آنے کا حق نہ دیا بلکہ مسجد سے دور کرنے کا حکم دیا۔

سوال نمبر ۶۴: مسجد میں عام مسلمان نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب: اس کا جواب ابھی بیان ہو چکا ہے۔

سوال نمبر ۶۵: مسجد واسطے عبادت عام کے ہیں یا نہیں ؟

جواب: جواب بشرح صدر۔

سوال نمبر ۶۶: از روئے قرآن وحدیث ایسی کوئی مسجد ہے یا نہیں جس میں صرف ایک ہی فرقہ و مذہب کے مسلمان نماز پڑھ سکتے ہوں ؟

جواب: اہلسنّت کی سب مسجدیں ایسی ہی ہیں جس میں ان کے غیروں، مفسدوں،

۱۔ طحطاوی ۲۔ یہ باتیں ۳۔ فساد کرنے والے ۴۔ کوڑھی

موذیوں اور ایسے لوگوں کو، جن کے آنے سے مسجد کے نمازیوں کو نفرت ہو یا فتنہ فساد اٹھے، آنے تک کی اجازت نہیں، نماز پڑھنا تو بڑی بات ہے۔

سوال نمبر ۶۷: از روئے قرآن وحدیث ایسی کوئی مسجد ہے یا نہیں جس میں کسی کو نماز پڑھنے اور عبادت الٰہی بجالانے سے روک سکتے ہیں ؟

جواب: جواب بار بار گزرا۔

سوال نمبر ۶۸: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ﴾ یعنی ''اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے، یعنی اس بات سے کہ ان میں خدا کا ذکر کیا جائے، منع کرے''؟

جواب: سائل نے پوری آیت نقل نہ کی اور ترجمہ میں بھی مغالطہ دیا ہے، آیت میں اس کے بعد یہ فرمایا ہے: ﴿وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِیْنَ﴾ (۱) اور اس کا ترجمہ یوں ہے کہ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو خدا کی مسجدوں کو، ان میں خدا کا نام لئے جانے سے روک دے اور ان کے ویران کرنے میں کوشش کرے، ان لوگوں کو نہیں پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے'' سائل نے ترجمہ یہ کیا کہ ''مسجدوں سے روکے'' حالانکہ آیت میں یہ ارشاد ہوا کہ ''مسجدوں کو روکے''۔ کسی شخص کو روکنا اور بات ہے اور مسجدوں کو یادِ خدا سے روک دینا اور بات۔ اگر بعض اشخاص کسی وجۂ شرعی کے سبب مسجدوں سے روکے گئے اور صدہا نمازی ان میں نماز پڑھ رہے ہیں تو یہاں ان شخصوں کا

۱۔ پ ۱، البقرۃ: ۱۱۴

روکنا ہوا، مسجدوں کا روکنا نہ ہوا، جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ مسجدوں میں تو یاد خدا ہورہی ہے، مسجدوں کا روکنا اس وقت ہو کہ کسی کو ان میں عبادت نہ کرنے دیں۔ ''مسجدوں کی ویرانی میں کوشش کرنے والے'' وہی لوگ ہیں جو اپنی مسجد ہوتے ہوئے دوسروں کی مسجد پر قبضہ چاہیں اور فتنہ اٹھائیں کہ اس کے انجام میں جو فریق قید میں پہنچے گا اس کی مسجد ویران ہوگی۔ ہر فریق اپنی اپنی مسجد میں نماز پڑھا کرتا تو سب مسجدیں امن وامان سے آباد رہتیں۔

سوال نمبر ۶۹: ''ہدایہ'' کو آپ مانتے ہیں یا نہیں اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں ؟

جواب: ہے۔

سوال نمبر ۷۰: ہدایہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

لأن المسجد ما لا يكون لأحد فيه حق المنع ۔یعنی ''مسجد ایک ایسی جگہ ہے جس میں کسی کو عبادت الٰہی سے روکنے کا حق نہیں''؟

جواب: یہاں بھی سائل نے پوری بات ذکر نہ کی۔ یہاں اس کا ذکر ہے کہ آدمی اپنے گھر کے وسط کو مسجد کرے اور چاروں طرف اپنی مِلک رکھے جس کے سبب اسے ممانعت عام کا اختیار ہو کہ اصلاً کسی کو نہ آنے دے (۱) ،ایسا حق مسجد میں کسی کو نہیں ہوتا (۲)۔

۱۔ الهداية، كتاب الوقف،فصل و إذا بنى مسجداً لم يزل ملكه عنه ألخ،ج ۳،ص ۲۱، دار إحياء التراث العربي ،بيروت۔

۲۔ مسجد کے متعلق مکمل احکام جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت ،امام اہل سنت علیہ رحمۃ الرحمٰن کا رسالہ ''التحریر الجید فی حق المسجد'' ملاحظہ فرمائیں

سوال نمبر ۷۱: ''فتح القدیر'' اور'' شامی'' کو آپ جانتے ہیں یا نہیں اور یہ آپ کی کتابیں ہیں یا نہیں؟

جواب: ہیں، بدستور نمبر ۲۵۔

سوال نمبر۷۲: ''فتح القدیر'' اور'' شامی'' میں عبارت ذیل درج ہے؟

لأنه یشبه المنع من الصلاة وهو حرام، قال تعالیٰ ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللهِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ﴾۔ یعنی'' مسجد کے دروازے کو قفل لگانا اس لئے مکروہ ہے کہ یہ قفل لگانا گویا مسجد میں نماز سے روکنا ہے اور یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے یعنی اس بات سے کہ ان میں خدا کا نام ذکر کیا جائے منع کرے''۔

جواب: یہ بھی منع کلی کا ذکر ہے کہ جب قفل پڑا، کوئی نہ آسکے گا اور اصل بات یہ ہے کہ نماز سے روکنے کی نیت اور بات ہے، اور فتنہ فساد کو وہاں سے روکنے کی نیت اور۔ وہ منع ہے اور اس کا حکم جواز ہے۔

سوال نمبر۷۳: مقلدین اور غیر مقلدین میں باخود ہا شادی بیاہ ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب: جو کلمہ گو ہو کر ضروریات دین کا منکر ہو اس سے شادی بیاہ کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ کوئی جاہل اگر کر بیٹھا تو اس کی سند نہیں کہ لوگ تو زنا تک کرتے ہیں۔

سوال نمبر۷۴: غیر مقلد باپ کا ترکہ، مقلد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں ؟

جواب: ہاں مل سکتا ہے، بطریق ارث (۱) خواہ بروجہ فئے جبکہ فئے (۲) میں اس کا حق

۱۔ وراثت

۲۔ فئی: سے مراد وہ مال جو مشرکین سے بغیر جنگ کے حاصل ہو مثلاً جنگ کرنے گئے تھے=

ہو یا فقیر یا عالم وغیرہ۔

سوال نمبر ۷۵: مقلّد باپ کا ترکہ غیر مقلّد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: بحکم فقہ نہیں پہنچ سکتا ہے کہ جس کی بدعت کفریہ ہو، وہ مرتد (۱) کے حکم میں ہے۔ دیکھو ھدایہ و درر و غرر و مجمع الأنھر (۲) وغیرہ۔

سوال نمبر ۷۶: مسلمان اور کافر میں شادی بیاہ ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب: ہاں ہوتا ہے جبکہ عورت، صاحب کتاب ہو۔

سوال نمبر ۷۷: کافر کا ترکہ مسلمان کو ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: ملتا ہے جبکہ وہ کافر، مرتد ہو کہ اب اس کا کسبِ اسلام مسلمان وارثوں کو پہنچے گا۔ اور کسب ردّت (۳) فقرائے مسلمین کو۔

سوال نمبر ۷۸: مسلمان کا ترکہ کافر کو ملتا ہے یا نہیں ؟

جواب: نہیں۔

سوال نمبر ۷۹: چاروں اماموں کی تقلید کا مذہب، کس سے جاری ہوا

جواب: اصل مذہب، صحابہ کے ہیں اور ان کی اصل، حدیث اور اس کی اصل، قرآن۔ اماموں کی تقلید، بعینہ انہیں کا اتباع ہے جو زمانۂ رسالت سے جاری ہے،

= لیکن انہوں نے صلح کر لی یا میدانِ جنگ میں اپنا مال واسباب چھوڑ کر بھاگ جائیں (تفسیر نعیمی، پارہ نمبر ۱۰، سورۃ الانفال، زیر آیت نمبر ۴۱)

۱۔ اسلام سے پھر جانے والا ۲۔ الھدایۃ، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج ۲، ص ۴۰۷، دار إحیاء التراث العربی، بیروت

۳۔ مرتد ہو جانے کے بعد جو مال کمایا

اس قسم کا اعتراض رافضیوں نے ہم اہلسنّت پر کیا تھا۔اور ''تحفہ اثنا عشریہ'' میں اہلسنّت کی طرف سے اس کا یہی جواب دیا دیکھو'' کید نمبر ۸۵''۔

سوال نمبر ۸۰: خود چاروں ائمہ اور ان کے شاگردوں نے تقلید کے بارے میں کچھ فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! غیر مجتہد کو ہمیشہ تقلید کا حکم دیا ہے، عبارتِ مذکورہ ''حجة الله البالغه'' یہی جسکے ناقص ٹکڑے سائل نے نقل کیۓ، اس کی تصریح ہے۔ نیز ائمہ کا لاکھوں مسائل نکالنا اور مدون کرنا، جن کی انہیں خود بھی حاجت نہ پڑتی، اگر دوسروں کے عمل کے لئے نہ تھا تو کیا معاذ اللہ لغو حرکت تھی، جس میں انہوں نے اپنی تمام عمر گراں بہا کو صرف فرمایا۔

سوال نمبر ۸۱: خود چاروں اماموں نے اپنی اپنی تقلید کرنے سے منع فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں، ہاں اپنے شاگردوں میں جو منصب اجتہاد تک پہنچے، انہیں اجتہاد کا حکم دیا ہے۔

سوال نمبر ۸۲: تفسیر مظہری میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ اتركوا قولي بخبر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقول صحابته۔ یعنی ''میرے قول کو بمقابلہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقول صحابہ کے چھوڑ دو''۔

جواب: یہ قول بے سند ہے اور اس کے مخاطب وہی تلامذہ تھے جو منصب اجتہاد تک پہنچے، جیسے ابو یوسف و محمد و زفر و حسن بن زیاد۔

سوال نمبر ۸۳: تفسیر مظہری میں امام ابوحنیفہ کا قول مذکور ذیل ہے یا نہیں ؟
إذا صح الحدیث فهو مذهبي (۱)۔ یعنی "جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے"۔

جواب: صحت سے مراد صحت فقہیہ ہے، جس کی رو سے بر بنائے حدیث اسے فتوی دینے کا اختیار ہو۔ "حجۃ اللہ البالغہ" کی اسی عبارت میں ہے کہ جو چار لاکھ حدیثیں جمع کر چکا ہو، وہ بھی حدیث سے فتوی دینے کے لائق نہیں اور پانچ لاکھ میں بھی صرف لیاقت کی امید ہے، یقین نہیں، غیر مقلدین کہ حدیث سے فتوی دیا چاہتے ہیں۔ اگر ہندوستان بھر کے جمع ہو جائیں تو یاد رکھنا کیسا، اپنے پاس کی تمام کتابیں اکٹھا کر کے بھی ایک لاکھ حدیث صحیح نہیں گنا سکتے، پانچ لاکھ تو بہت ہیں۔

کتاب کے ورقوں میں لکھا ہونا کافی نہیں، اپنے لئے نظر ہونا ضروری ہے اس کا حال امتحان سے کھل سکتا ہے کہ سب کتابیں درکنار فقط صحاح ستہ بلکہ ان میں سے ایک ہی کتاب کی سب حدیثیں بھی ایک وقت میں پیش نظر ہونی دشوار ہیں، اگلے علماء کو اکثر بارہا دھوکے ہوئے کہ سب سے مشہور تر کتاب "صحیح بخاری" میں حدیث موجود تھی، ان کی نظر نہ پہنچی تو آج کل کے ناقصوں کا کیا ٹھیک ہے۔

سوال نمبر ۸۴: "حجۃ اللہ البالغہ" جس کا بیان، نمبر ۲۸ میں ہو چکا ہے، اس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ لا ینبغي لمن لم یعرف دلیلي أن یفتي بکلامي۔ یعنی "جو شخص میری دلیل کو نہ جانے، اس کو لائق نہیں کہ میرے قول کے موافق فتوی دے"

۱۔ تفسیر مظہری

جواب: یہ عبارت بھی اسی تتمہ کی ہے جو صرف ایک نسخے میں ہے اور میں اپنی یقینی یاد سے کہتا ہوں کہ اس کی نقل میں سائل نے بہت قطع و برید کی۔ یہاں یہ بیان ہے کہ مجتہد مطلق استنباط کرلے گا یعنی خود احکام نکالے گا اور مخرج کہ وہ بھی ایک قسم کا مجتہد ہے، مجتہد مطلق کے نکالے ہوئے مسائل میں ترجیح پر نظر کرے گا، ان کے سوا تمام لوگ صرف تقلید کریں گے، آئمہ نے اسی کی وصیت کی ہے۔ اس کے بعد امام ابوحنیفہ کا یہ قول ہے اور اس کے سوا امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور شاید امام ابو یوسف وغیرہ، ہمارے امام کے بعض شاگردوں کے اقوال بھی اس معنٰی میں نقل کئے ہیں، جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اقوال، مجتہد کے لئے ہیں نہ کہ عام لوگوں کیلئے۔ جنہیں خود لکھا کہ تمام آئمہ ان کو تقلید کی وصیّت فرماتے رہے اور خصوصاً اس قول میں تو لفظ "افتاء" موجود ہے اور اس زمانہ میں مفتی کہتے تھے، مجتہد کو ہی دیکھو مسلم الثبوت وفتح القدير و رد المحتار (۱)۔

سوال نمبر ۸۵: اور "حجة الله البالغه" میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل درج ہے یا نہیں؟ ما من أحدٍ إلا وهو مأخوذ من كلامه و مردودٌ عليه إلا رسول الله صلى الله (تعالىٰ) عليه وسلم (۲)۔ یعنی "بجز (۳) رسول اللہ

۱۔ ردالمحتار، مقدمة، مطلب: في طبقات الفقهاء، ج ۱، ص ۸۳، دار الفكر، بيروت

۲۔ حجة الله البالغة، فصل في عدة أمور مشكلة من التقليد ألخ، الكلام على حال النّاس ألخ، ج ۱، ص ۱۵۷، نور محمد كتب خانه، كراچی

۳۔ ماسوائے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نہیں ہے جس کی ساری باتیں قبول ہوں"۔ یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے ہیں جن کی ساری باتیں قابل قبول ہیں، دوسرا کوئی ایسا نہیں۔

جواب: یہ امام کا وہ قول ہے جس کا ذکر ابھی ہوااور یہ ضرور صحیح ہے، اسی لئے "مفتیٰ بہ" قول پر عمل ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸۶: اور "حجۃ اللہ البالغہ" میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ إذ صح الحديث فهو مذهبي و إذ رأيتم كلامي يخالف الحديث فعملوا بالحديث و اضربوا الكلامي الحائط ولا تقلد ني في كل ماأقول و انظر في ذالك بنفسك فإنه دين ولا حجة في قول أحدٍ دون رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و إن كثروا ولا في قياس ولا في شيءٍ وما ثمه إلا طاعة الله و رسول الله بالتسليم۔ یعنی "جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے اور جب میرے کلام کو حدیث کے خلاف دیکھو تو حدیث ہی پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر مار دو اور ہر بات میں میری تقلید نہ کرو، تو خود ہی اپنے سے، اس میں غور کرے، اس لئے کہ یہ دین ہے اور بجز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کسی کا قول حجت نہیں، اگرچہ اس قول کے قائل بہت ہوں اور نہ کسی کا قیاس حجت ہے اور نہ کوئی چیز حجت ہے، یہاں تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہے اور بس"۔

جواب: یہ امام شافعی کا وہی قول ہے جس کا ذکر اگلے نمبر میں گزرا اور اگر میری یاد غلطی

نہیں کرتی ہے تو اس میں سائل نے ایک کارروائی اور کی ہے، مجھے یاد ہے کہ یہاں لاتقلدني سے پہلے یا إبراهيم کالفظ تھا جسے سائل نے اڑادیا (۱)۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خطاب اپنے شاگرد مجتہد، امام ابراہیم مدنی سے ہے نہ کہ زید و عمر سے۔اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد حجت ہے۔اس لئے اجماع وقیاس حجت ہوئے کہ انہیں کے ارشاد سے ثابت ہیں اور اسی لئے قول صحابہ اور قول آئمہ حجت ہوا اور انہوں نے ان کی اتباع کا حکم پہنچایا اور فرمایا،اور یہ قیاس جس کی اس قول امام شافعی میں نفی ہے قیاس غیر شرعی ہے جو غیر مجتہد کا قیاس ہے۔

ورنہ خود امام شافعی، قیاس فرماتے ہیں جس کی اسی عبارت "حجة الله البالغه" میں تصریح ہے۔علاوہ بریں جب یہاں کلام، مجتہد میں ہے تو ضرور ایک مجتہد کا قیاس دوسرے مجتہد پر حجت نہیں۔امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور بے شک اللہ اور رسول کے سوا کسی کی اطاعت نہیں،انہیں کے حکم سے صحابہ اور آئمہ وحکّام کی اطاعت واجب ہوئی غیر مقلدین ایسے اقوال سے یہ چاہتے ہیں کہ اماموں کے مطیع رہیں نہ حاکموں کے مطیع ،مگر یہ خود اطاعت خدا ورسول کے خلاف ہے۔

سوال نمبر۸۷:اور "حجة الله البالغه"،میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول درج ذیل ہے یا نہیں؟ لیس لأحد مع الله و رسوله كلام ولا تقلدني

۱۔حجة الله البالغه کے حصہ اول ،ص۱۵۷ پر یہ عبارت ویسے ہی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ارشاد فرمائی کہ اس سے پہلے "یا ابراہیم" کا لفظ تھا۔

(حجة الله البالغه حصہ اول، ص۱۵۷، باب الكلام على حال الناس قبل المائة الرابعة، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

ولا تقلدن مالكا ولا الأوزاعي و لا النخعي ولا غيرهم وخذ الأحكام من حيث أخذوا من الكتاب و السنة (١)۔ یعنی ''اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی کا کوئی قول معتبر نہیں، نہ تو میری تقلید کر، نہ مالک کی، نہ اوزاعی کی اور نہ نخعی کی اور نہ کسی اور کی۔ احکام کو وہیں سے لے، جہاں سے انہوں نے لیے ہیں''۔

جواب: یہ امام احمد کا وہی قول ہے جس کا ذکر دویا تین نمبر پر پیشتر کر چکا ہوں، ''اور تو بھی وہیں سے احکام لے جہاں سے اگلے مجتہدین نے لئے'' صاف دلیل ہے کہ خطاب مجتہد سے ہے۔

سوال نمبر ۸۸: اور ''حجة الله البالغه'' میں امام ابو یوسف اور امام زفر رحمہما اللہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ لا يحل لأحد أن يفتي بقولنا مالم يعلم من أين قلنا (٢) یعنی ''کسی کو حلال نہیں کہ ہمارے قول کے مطابق فتوی دے، جب تک یہ نہ جان لے کہ ہم نے کہاں سے یعنی کس دلیل سے کہا ہے''۔

جواب: اس کا بیان بھی اُسی نمبر میں گزرا ہے۔

سوال نمبر ۸۹: چاروں اماموں سے پہلے بھی کوئی تقلیدی مذہب جاری تھا یا نہیں؟ اگر جاری تھا تو کس امام کی تقلید کا مذہب جاری تھا اور اس امام کی تقلید کس نام سے

١۔حجة الله البالغة،فصل في عدة أمور مشكلة من التّقليد ألخ،الكلام على حال النّاس ألخ،ج ١،ص١٥٧،نور محمد كتب، خانه كراچی۔

٢۔حجة الله البالغة،فصل في عدة أمور مشكلة من التّقليد ألخ،الكلام على حال النّاس ألخ،ج ١،ص١٥٨،نور محمّد كتب خانه، كراچی

پکاری جاتی تھی اور اب اس امام کی تقلید جائز ہے یا نہیں ، اگر نہیں جائز ہے، تو کس نے منع کیا اور کب منع کیا اور کیوں منع کیا ؟

جواب : چاروں اماموں سے پہلے اور بعد ہمیشہ تقلید ہوا کی اور ہوتی ہے ۔ چاروں مذہب کا اتباع بعینہٖ اتباع صحابہ ہے کہ یہ مذاہب انھیں سے ماخوذ ہیں اور ان کی اتباع سے نہ ممانعت تھی نہ ہے، اسی عبارت ''حجة الله البالغه'' میں تصریح ہے کہ مذہب امام ابو حنیفہ کی اصل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاوٰی اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب کے فیصلے ہیں اور یہ کہ وہ، اس راہ سے جدا نہ ہوئے ۔ چاروں اماموں سے پہلے اہلِ حق کسی ایسے خاص نام سے نہ پکارے جاتے تھے، نہ وہ محمدی یا اہل حدیث کہلاتے، بلکہ اہلسنّت وجماعت کے نام سے بھی مشہور نہ تھے، یہ نام بھی کئی صدی کے بعد غالبًا امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے شائع ہوا ہے ۔ دیکھو ''شرح عقائد نسفی''(۱) وغیرہ، تو حنفی شافعی ناموں کا حدوث(۲) ایسا ہے جیسا اشعری، ماتریدی، حالانکہ عقیدے یقیناً وہی ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ سے ماخوذ ہیں ۔

سوال نمبر ۹۰: تقلید کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کچھ فرمایا ہے یا نہیں ؟

جواب : ہاں ! بہت آیتوں اور حدیثوں میں حکم دیا ہے۔ پہلی آیت: ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ

۱۔شرح عقائد النسفي، مبحث تقسيم الأحكام الشرعية ألخ، ص۷، قديمی كتب خانه، آرام باغ، كراچی

۲۔ظاہر ہونا

آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم﴾ (۱) ۔''اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور فرمانے پر چلو رسول اللہ اور اپنے علماء کے''۔ صحیح یہ ہے کہ اس آیت میں ''اولی الامر'' سے مراد ''علماء'' ہیں۔ دیکھو ''زرقانی شرح مواہب''

دوسری آیت: ﴿ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم﴾ (۲) ۔ جو معاملہ پیش آتا، اگر اسے رسول اور اپنے عالموں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور وہ جو اپنی فکر سے باریک حکم نکالتے ہیں، خدا کا حکم جان لیتے''۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوا کہ استنباط پر، مجتہدین ہی قادر ہیں اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع کا حکم ہے اور نیز یہ کہ '' اولی الامر'' سے مراد ''علماء'' ہیں۔ کہ اس آیت کے بڑے مصداق ابوبکر و عمر ہیں رضی اللہ تعالی عنھما اور یہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے میں حاکم نہ تھے۔ آیت سوم: ﴿وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین و لینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون﴾ (۳) مسلمان سب کے سب تو جانے سے رہے، تو کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ میں سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں سمجھ حاصل کرتے اور واپس آ کر ڈر سناتے، اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں''۔

آیت چہارم: ﴿فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون﴾ (۴) ''علماء سے پوچھو! اگر تمہیں علم نہ ہو، ہمیشہ علماء اس آیت سے وجوب تقلید پر استدلال کرتے

۱۔ پ ۵، النساء: ۵۹
۲۔ پ ۵، النساء: ۸۳
۳۔ پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۲
۴۔ پ ۱۷، الانبیاء: آیت ۷

رہے ہیں۔ دیکھو ''مسلم الثبوت'' وغیرہ اور حدیثیں تو اتنی کثیر ہیں کہ جنہیں میں اس وقت یاد پر، لکھا ہی نہیں سکتا۔

سوال نمبر ۹۱: اگر فرماتا ہے تو کیا فرماتا ہے، عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یانہیں؟ ﴿ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ یعنی ''پس تو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادے، جو ہر طرح کی باتیں سنتے ہیں پھر ان میں سے جو اچھی بات ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ راست دکھلایا ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں''؟

جواب: ہے [۱] اور اس میں مجتہدین کو بشارت ہے اور یہ کہ احکام خود پہچاننے کی ہدایت انہیں کو ملی ہے اور یہ کہ عقل کامل وہی رکھتے ہیں تو اس سے بھی تقلید کا ثبوت ہے۔

سوال نمبر ۹۲: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے کہ نہیں؟

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴾ یعنی ''جس بات کا تجھ کو علم نہ ہو، اس کی پیروی مت کرو۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ کان اور آنکھ دونوں اور دل ان سب کی باز پرس ہوگی''؟۔

جواب: ہے [۲] مگر نقل میں دوجگہ غلطی ہوئی ہے اور اسی لئے غیر مجتہد پر تقلید فرض ہوتی ہے کہ اسے بے اتباع مجتہد، حکم الٰہی معلوم نہ ہوگا اور بے حکم کے معلوم کئے عمل

۱۔ پ ۲۳، زمر: ۱۸۔۱۷ ۲۔ پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۶

کی ممانعت فرمائی۔ دیکھو مسلم الثبوت وفصول البدائع وفواتح وغیرہ۔

سوال نمبر ۹۳: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟

﴿وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ یعنی ''اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا، تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تم کو کان دیئے اور آنکھیں دیں اور دل، تا کہ تم شکر گزاری کرتے رہو''

جواب: ہے [1] اور اسے نفی تقلید سے کچھ علاقہ نہیں۔

سوال نمبر ۹۴: آیت کریمہ ﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [2] یعنی ''اہل ذکر سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے ہو'' میں الفاظ ذیل سے کیا مراد ہے؟

(i) سوال (ii) الذکر (iii) أھل الذکر بلحاظ سیاق وسباق جواب دیجئے۔

جواب: سوال: دریافت کرنا ہے، الذکر: قرآن ہے، أھل الذکر: ''علماء'' کہ نہ جاننے کا علاج جاننے والوں ہی سے پوچھ کر ہو سکتا ہے۔ خصوصِ سبب کا اعتبار نہیں، عموم لفظ کا ہے۔

سوال نمبر ۹۵: اس آیت میں نہ جاننے سے، کس چیز کا نہ جاننا مراد ہے؟

جواب: ہر شئے کو، دین میں جس کی حاجت ہو۔ دیکھو! ''مسلم الثبوت''۔

سوال نمبر ۹۶: امامت کے بارے میں حدیث شریف میں کیا ترتیب وارد ہوئی ہے،

۱۔ پ ۱۴، النحل: ۷۸ ۲۔ پ ۱۷، الانبیاء: ۷

یعنی حدیث شریف کی رو سے اول نمبر کا مستحق امامت کون ہے دوم نمبر کا کون ؟

جواب :مختلف ترتیبیں آئی ہیں، دیکھو فتح القدیر (۱) و فصول البدائع وغیرہ۔

سوال نمبر ۹۷: حدیث ذیل ''صحیح مسلم'' کی حدیث ہے یا نہیں؟

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: یؤم القوم أقرأهم لكتاب الله تعالى فإن كانوا في القراءة سواء فأعلمهم بالسنة فإن كانوا في السنة سواء فأقدمهم هجرة فإن كانوا في الهجرة سواء فأقدمهم سناً ۔یعنی ''امامت وہ شخص کرے جو سب سے زیادہ قرآن داں ہو، اگر قرآن دانی میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو سب سے زیادہ حدیث داں ہو،اگر حدیث دانی میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو ہجرت میں سب سے پہلے ہو، اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو سن میں سب سے زیادہ ہو''

جواب :یہ حدیث بھی مختلف الفاظ سے آئی ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول آخیر سے منسوخ ہوچکی ہے۔ دیکھو فتح القدیر و صحیحین بخاری ومسلم (۲)۔

سوال نمبر ۹۸:اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں، کہ حق امامت، بانی مسجد یا اولا د بانی مسجد کو ہے،ان کے رہتے ہوئے کسی کو حق نہیں ہے، اگر ہو تو بیان

۱۔فتح القدیر

۲۔صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع،باب من أحق بالإمامة؟،ص ۳۳۸،رقم الحدیث:۶۷۳،دار ابن حزم،بیروت۔

فرمایئے ؟

جواب: یہ حکم فقہ کا ہے اور کسی آیت یا حدیث میں اس کا رد نہیں۔

سوال نمبر ۹۹: اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں ؟ کہ ایسا مسئلہ جو مذاہب اربعہ سے خارج ہو اگر چہ اہل حدیث کے مطابق ہو، وہ مسئلہ باطل ہے اور اس پر عمل کرنے والا بدعتی اور ناری ہے اگر ہو تو بیان فرمایئے

جواب: میں ابھی حدیث سے بیان کر چکا ہوں کہ سواد اعظم سے جدا ہونے والا ناری ہے، اور یہ بھی ثبوت ہو چکا کہ ہزار برس سے مسلمانوں کا سواد اعظم، انہیں چار مذاہب میں محصور ہے، نیز یہ بھی خود سائل کی پیش کردہ عبارت سے بتا دیا کہ ان چار مذہبوں سے روگردانی میں بڑا فساد ہے اور فساد چھوٹا بھی باطل ہے بڑا تو بڑا، اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہ بحکم قرآن وحدیث ''ناری'' ہیں۔

سوال نمبر ۱۰۰: اس بارے میں آئمہ اربعہ کا یا آئمہ میں کسی کا قول ہے یا نہیں، کہ ایسا مسئلہ جو مذاہب اربعہ سے خارج ہو اگر چہ آیت و حدیث کے مطابق ہو وہ مسئلہ باطل ہے اور اس پر عمل کرنے والا بدعتی و ناری ہے اگر ہو تو بیان فرمایئے ؟

جواب: اس کا حدیث سے ثبوت ہو چکا، اور آئمہ اربعہ میں امام مالک سے صراحتاً منقول ہے کہ اپنے علماء کے عمل کو حدیث پر ترجیح دیتے دیکھو ''مدخل'' امام ابن الحاج مکی، مالکی۔

سوال نمبر ۱۰۱: ''شرح مسلم الثبوت'' جس کا بیان، نمبر ۲۵ میں ہو چکا اس میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟ الحق أنه' أنما منع من منع تقليد غيرهم لانه لم يبق رواية مذهبهم محفوظة حتى لووجد رواية صحيحة عن مجتهد

آخر يجوز العمل بها الاترى ان المتاخرين أفتوا بتحليف الشهود و إقامة له موقع التزكية على مذهب ابن أبي ليلى - یعنی" حق بات یہ ہے کہ جس شخص نے غیر آئمہ اربعہ کی تقلید سے منع کیا ہے، صرف اس وجہ سے منع کیا ہے کہ مجتہدین کے مذہب کی راویت محفوظ نہیں رہی حتی کہ اگر کسی دوسرے مجتہد کے مذہب کی کوئی صحیح روایت مل جائے تو اس پر عمل جائز ہے، چنانچہ متاخرین حنفیہ نے مجتہد کے بجائے تزکیہ گواہان کے تحلیف گواہان کا فتویٰ دیا ہے ابن ابی لیلیٰ کے مذہب پر (۱)، جو مذاہب اربعہ کے علاوہ ہے"۔

جواب: عملی طور پر اس میں بھی تسلیم ہے کہ بنظر واقع، مذاہب اربعہ کی مخالفت ممنوع ہے کہ اب کوئی روایت، اور مذاہب کی محفوظ نہیں رہی، فرضی صورت غیر واقع میں فرضی اجازت، عمل کے لئے بھی کار آمد نہیں گواہان کا مسئلہ اسی صورت میں ہے جب قاضی، مجتہد ہو۔ دیکھو!" رد المحتار کتاب القضاء" (۲) ورنہ اگر بادشاہ اسلام بھی تحلیف (۳) کا حکم دے تو علماء پر واجب ہے کہ اسے نصیحت کریں کہ وہ حکم نہ کرے، جسے ہم نہ مانیں تو تیرا غضب ہو۔ اور مانیں، تو خدا کا غضب ہو دیکھو! "درمختار" (۴) وغیرہ۔

۱۔ یعنی گردشِ زمانہ کے پیشِ نظر گواہوں سے گواہی کے ساتھ ساتھ قسم بھی لی جائے گی (تقريرات الرافعي على حاشية ردالمحتار، كتاب القضاء، مطلب: طاعة الإمام واجبة، ج ۸، ص ۱۳۲، دار المعرفة، بيروت)

۲۔ رد المحتار، كتاب القضاء، مطلب: طاعة الإمام واجبة، ج ۸، ص ۱۳۲، دار المعرفة، بيروت۔

۳۔ حلف اٹھانے کو کہے۔

۴۔ الدرالمختار، كتاب القضاء، فصل في الحبس، مطلب: طاعة الإمام واجبة، ج ۸، ص ۱۳۲، دار المعرفة، بيروت

سوال نمبر ۱۰۲: آئمہ حدیث، جیسے امام بخاری وامام ترمذی وغیرہما نے اپنی اپنی کتابوں میں ائمہ اربعہ کے علاوہ دوسرے مجتہدین جیسے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام اسحٰق بن راہویہ اور امام عبداللہ بن مبارک کے مذاہب کی صحیح صحیح روایتیں بھی مع سند بیان کی ہیں یا نہیں؟

جواب: غلط ہے۔ صحیح بخاری کا ہرگز یہ طریقہ نہیں کہ ان صاحبوں کے اقوال کی تائید میں صحیح حدیثیں لائے اور جامع ترمذی میں بھی غالباً ان کے اقوال، بے سند مذکور ہیں اور عبداللہ بن مبارک حنفی المذہب ہیں۔ دیکھو ''درمختار''(۱)۔

سوال نمبر ۱۰۳: مکہ معظّمہ میں چار مصلّے کس نے قائم کئے اور کب قائم ہوئے اور کیوں قائم کئے مع سند بیان کیجئے ؟

جواب: جس قوم یعنی مسلمان نے، جس غرض یعنی نفع مسلمین کے لئے مدرسہ قائم کئے اور انہیں دینی کام سمجھا، اور غیر مقلّدین بھی برابر ان کی تقلید کر رہے ہیں، حالانکہ وہ زمانۂ صحابہ وتابعین میں نہ تھے، اور اسی قوم نے اسی غرض کے لئے یہ مصلے قائم کئے جسے صدہا برس گزرے۔ دیکھو ''حديقة نديه شرح طريقة محمديه'' علامه عبدالغني نابلسي (۲)۔ شروع تاریخ نہ ان مدرسوں کی یاد ہے، نہ ان مصلوں کی۔

سوال نمبر ۱۰۴: جب مکہ معظّمہ میں چاروں مصلے قائم کئے جانے لگے، تو اس وقت کے

۱۔ الدر المختار مع رد المحتار، مقدمة، الجزء الأول، ص ۶۳، دار الفكر، بيروت

۲۔ الـ[illegible]ـديقة الندية،

علماء نے ان کا قائم کرنا منع فرمایا تھا یا نہیں ؟

جواب: کسی سندِ صحیح سے ثابت نہیں کہ یہ مصلّے جس وقت قائم ہونا شروع ہوئے تھے اس وقت کے علماء نے انھیں منع فرمایا، ہاں شاید بعض کا خیال خلاف پر گیا ہو جس پر عمل نہ ہوا۔

سوال نمبر ۱۰۵: مکہ معظّمہ میں چاروں اماموں نے مصلّے قائم کیے تھے یا نہیں ؟ مع سند بیان فرمایئے۔

جواب: چاروں مذہب، چاروں اماموں نے صحابہ سے اخذ فرما کر شائع کیے، جو ان مصلّوں کی اصل ہیں اور ان مصلّوں کو نہ منع فرمایا، نہ کوئی خاص حکم دیا، یہی حال مدارس کا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۶: مکہ معظّمہ میں چاروں مصلّے قائم کرنے کے بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو بیان فرمایئے۔

جواب: قرآن وحدیث میں جماعت کا حکم ہے، مسجد الحرام میں مصلّے قائم ہونے کا حکم ہے، کسی خاص گنتی کا ذکر، نہ ممانعت۔

سوال نمبر ۱۰۷: شامی جس کا بیان، نمبر ۷۱ میں ہو چکا ہے۔ اس میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟ ان مایفعل أهل الحرمين من الصلاة بأئمة متعددة وجماعات مترتبة مكروه اتفاقاً یعنی ''اہل حرمین [1] جو متعدد اماموں اور

ا۔ مکہ اور مدینہ کو ''حرمین شریفین'' کہتے ہیں، یہاں رہنے والے خوش نصیب لوگوں کو ''اہل حرمین'' کہا جاتا ہے۔

متعدد جماعتوں کے سامنے یکے بعد دیگرے نماز پڑھتے ہیں، یہ فعل ان کا بالاتفاق مکروہ ہے''۔

جواب: سائل نے عبارت میں قطع و برید کی ہے۔ شامی تو روزانہ میرے مطالعے میں رہتی ہے، شامی نے اسے نقل کر کے اس کا صریح رد کر دیا ہے اور اس کو تمام علماء کے اجماع کے خلاف بتایا ہے (۱)۔

سوال نمبر ۱۰۸: اور شامی میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

نقل عن بعض مشائخنا إنكاره صريحاً حين حضر والموسم سنہ ۵۵۱ منهم الشريف الغزنوي وذكر أنه أفتى بعض المالكية بعدم جواز ذالك على مذهب الفقهاء الأربعة ونقل إنكار ذالك أيضاً عن جماعة من الحنفية و الشافعية والمالكية حضر والموسم سنہ ۵۵۱ یعنی ''نقل کیا گیا کہ ہمارے بعض مشائخ نے، جن میں شریف غزنوی بھی ہیں، اور بھی ایک جماعت علمائے حنفیہ شافعیہ ومالکیہ نے جب ۵۵۱ھ موسم حج میں یہ لوگ حاضر ہوئے تھے تو اہل حرمین کے اس فعل کو جس کا بیان، نمبر ۱۰۷ میں کیا گیا، صریحاً انکار کیا اور بعض علمائے مالکیہ نے تو اس مذکورہ بالا فعل کو ناجائز ہونے کا چاروں اماموں کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا''۔

جواب: یہ اسی عبارت کا تتمہ ہے جس کے بعد شامی نے تمام علماء کے اجماع سے اس کا رد کیا۔ اور خود اس شامی وعمادی وغیرہ نے ان جماعتوں کی نسبت لکھا کہ تمام

۱۔ رد المحتار، كتاب الصلاة، مطلب: في تكرار الجماعة و الاقتداء بالمخالف، ج ۲، ص ۴۹، دار المعرفة، بيروت

مسلمانوں نے بہتر سمجھا اور جمہور اہل ایمان نے مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس اور مصر و شام میں ان پر عمل کیا اور یہ کہ شاذ و نادر جس نے خلاف کیا، وہ اعتماد کے قابل نہیں (۱)۔

سوال نمبر ۱۰۹: ''تفسیر عزیزی'' کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ اہلسنّت و جماعت کی کتاب ہے یا نہیں ؟

جواب: دہلی کے ایک عالم زمانۂ حال کے تھے، یہ تفسیر ان کی تصنیف ہے، جسے آدھی چہارم بھی نہ لکھ پائے تھے کہ انتقال ہو گیا، نظر ثانی تو دوسرا درجہ ہے اور اصل کلی، مطابق نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۱۱۰: ''تفسیر عزیزی'' میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟

وخدائے تعالیٰ نجر نیست از آنچہ در زمانۂ آئندہ عمل خواہند کرد و از راہ بدعت یک یک جہت کعبہ تقسیم خود خواہند کرد۔

جواب: جہاں تک مجھے خیال ہے یہ عبارت اس طرح نہیں ہے بلکہ ایک اجمالی بات کر کے لکھی ہے اور اس کی سند کسی سے نہ دی اور خود صاحب عزیزی نے تقریر ولیمہ میں تصریح کی ہے، جو کسی بات کو یوں لکھے کہ ظاہر یہ ہے وہ بھی اس میں شک رکھتا ہے، اور خود ہی اس کا قائل نہیں ہے۔ دیکھو ''زبدۃ النصائح ''تو جو نرا اجمال بتائے وہ کیوں کر اس بات کا قائل ٹھہر سکتا ہے پھر تقسیم کے یہ معنٰی ہیں کہ ایک حصہ میں

۱۔ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: في تكرار الجماعة و الاقتداء بالمخالف، ج ۲، ص ۴۹، دار المعرفة، بیروت

دوسرے کا حق نہ ہے۔ دیکھو ''ھدایہ'' باب صفة الصلاة [1] اور جہات کعبہ کا یوں حصہ بانٹ، بیشک ناجائز ہے۔ پھر ''عزیزی'' میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ اپنی اپنی جہت کو افضل بتاؤ گے اور بے شک یہ بھی شرعاً پسند نہیں تو اعتراض ان جاہلوں پر ہے جو تقسیم اور تفضیل کے قائل ہوں، نہ کہ اصل مصلّوں پر۔

سوال نمبر ۱۱۱: سب سے پہلے یہ رائے کس نے قائم کی کہ چاروں اماموں کے علاوہ اور کسی کی تقلید جائز نہیں ؟

جواب: ''اشباہ''[2] وتحریر الاصول وغیرہ کتب متعددہ میں اس پر اجماع نقل کیا اور اجماع میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ پہلے یہ رائے کس نے نکالی، کیوں نکالی نہ اس کی ہمیں تحقیق، نہ اس کی ہمیں حاجت۔

سوال نمبر ۱۱۲: جس شخص نے یہ رائے قائم کی، کس بنا پر قائم کی ؟

جواب: جواب ابھی گزارش ہوا۔

سوال نمبر ۱۱۳: اس شخص نے جس بنیاد پر یہ رائے قائم کی، وہ بنیاد صحیح ہے یا نہیں ؟

جواب: ابھی گزر چکا۔

سوال نمبر ۱۱۴: یہ رائے چاروں اماموں کے زمانہ میں قائم ہوئی یا بعد میں، اگر بعد میں قائم ہوئی تو کس قدر بعد میں ؟

جواب: اس کی تاریخ میں نے معلوم نہ کی، نہ اجماع میں، دریافت تاریخ کی ضرورت ہے۔

۱۔ الهداية، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۵۱، دار إحياء التراث العربي، بيروت

۲۔ الأشباه و النظائر

سوّال نمبر ۱۱۵: جس شخص نے یہ رائے قائم کی ، اس کی تقلید جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس کی تقلید کرنے والے کس نام سے پکارے جاتے ہیں اور خود وہ شخص کیا تھا، کس کا مقلّد تھا یا مجتہد؟

جواب: اجماع کی تقلید جائز، بلکہ واجب ہے اس کے پیرو اہلسنّت کہلاتے ہیں، اجماع کسی خاص شخص کا نام نہیں کہ اسے بتایا جائے کہ کس کا مقلد تھا یا مجتہد۔

سوال نمبر ۱۱۶: ایسی کوئی آیت یا حدیث صحیح کسی معتبر کتاب، حدیث کے حوالہ سے آپ بتا سکتے ہیں جس میں یہ مسئلہ ہو کہ غیر مقلّدین کے پیچھے حنفیوں کی نماز جائز نہیں؟

جواب: اس کی بحث، حدیث وغیرہ سے، میں لکھ چکا ہوں۔

سوال نمبر ۱۱۷: آپ مسئلہ ذیل جانتے ہیں یا نہیں؟

من صلّی خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة۔

یعنی ''فاسق و مبتدع کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے ثواب جماعت کا ملتا ہے''۔

جواب: ہاں! فقہی کتابوں میں ایسا لکھا ہے اور کراہت سب مانتے ہیں یہاں تک کہ انہیں علماء نے صاف یہ بھی بتادیا ہے کہ جہاں فاسق امام ہو اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نماز پڑھے یعنی جبکہ اس کے روکنے پر قدرت نہ ہو، جیسے کہ جمعہ میں ہے کہ صحیح مذہب میں جمعہ بھی ایک شہر میں کئی جگہ ہوسکتا ہے تو اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں جاسکتا ہے۔ دیکھو ''فتح القدیر و درمختار''(۱)۔ تو غیر مقلدین ان

۱۔ فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۱، ص ۳۰۴، مکتبۂ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

اقوال سے مغالطہ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ اہلسنّت کی مسجدیں چھین لیں ان میں خود امامت کریں اور اہلسنّت بحکم علماء اپنی ان مساجد کو چھوڑ کر، نماز کے لئے اور مسجدیں ڈھونڈتے پھریں ۔ یہ مساجد کو اچھا عام عبادت کے لئے مانا کہ اصل جس کی بنائی ہوئی ہیں انہیں کو وہاں سے نکل جانے کا حکم ہوا، اس قول میں بھی کہ اصل جماعت کا ثواب ملے گا، وہ فاسق و مبتدع مراد ہے جس پر لزوم کفر(۱) نہ ہو، ورنہ نماز باطل محض ہوگی، جیسے غیر مقلدین کے پیچھے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔

سوال نمبر ۱۱۸: کتاب ''درمختار'' کو آپ مانتے ہیں یا نہیں ؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یانہیں؟ اور آپ اس پر عمل کرتے ہیں یانہیں ؟

جواب: ہے۔اور عمل ''مفتیٰ بہ'' پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۱۹: جومسئلہ سوال نمبر ۱۱۷ میں بیان کیا گیا ہے وہ اس کتاب میں ہے یانہیں؟

جواب :اسی تفصیل کے ساتھ ہے جومیں نے ذکر کی۔

سوال نمبر ۱۲۰: مکروہ یاحرام کے قول کوترک کرنے سے تھوڑا بہت ثواب ملتا ہے یا نہیں؟

جواب : جوکام اپنی حدذات میں نیک ہواور حرمت وکراہت، کسی بیرونی عارضی بات

۱۔لزوم کفر اور التزامِ کفر میں فرق ہے ۔لزوم کفر کا مطلب یہ ہے کہ کسی قول کا ''کفریہ'' ہونا لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس قول کا قائل بھی کافر ہو، جبکہ التزام کفر کی صورت میں قول ''کفر'' ہونے کے ساتھ ساتھ قائل بھی کافر ہوجاتا ہے ۔اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے فقہی مسائل کا مجموعہ ''رسائل ضیائیہ'' ملاحظہ فرمائیں ۔

کے باعث ہوتو اصل فعل پر ثواب اور اس عارضی کے سبب استحقاق عذاب وعقاب ہوتا ہے، جیسے ریشمی کپڑے پہن کر نماز یا قرآن شریف کی تلاوت ۔ بدعتی یا فاسق کی اقتداء بھی اسی قبیل سے ہے کہ اصل فعل نماز ہے نیک اور نفس فعل جماعت ہے نیک، مگر یہ عارضی بات کہ امام بدعتی یا فاسق ہے، مکروہ وممنوع، تو اس عارضی کوضرور منع کیا جائے گا۔ کہ اس کا ثواب وعقاب بھی ہوتا ہے ۔ اگرچہ نفس فعل کا ثواب الگ ہو۔ پھر یہ بھی اس حالت میں ہے کہ فسق وبدعت لزوم کفر تک نہ پہنچتی ہوں، ورنہ نفس فعل ہی باطل ہوجائے گا۔اوراب خالص عذاب رہ جائے گا، جیسے ہمارے مذہب میں غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنا۔

سوال نمبر ۱۲۱: حدیث ذیل :

صلّوا خلف کل بر و فاجر [۱] یعنی ''ہر ایک نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھو' امر ہے یا نہیں؟

جواب: صیغہ ضرور امر کا ہے اور معنٰی وجوب، یہاں کسی کے نزدیک نہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا خواہ مخواہ لازم کوئی نہیں کہتا، حدیث میں لفظ ''کل'' کا ہے، جس کے معنٰی یہ ٹھہریں گے تمام نیکوں، بدوں کے پیچھے نماز ادا کرنا ہر شخص پر واجب ہے۔ یہ واجب نہ کسی سے ادا ہوا، نہ کبھی کسی سے ادا ہوسکے۔اس کی عمر اسی کے لئے کفایت نہ کرے گی کہ دنیا کہ جتنے بھی نیک وبد ہیں کم ازکم ایک ایک بار سب کے

۱۔سنن الدار قطني، کتاب العیدین، باب: صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة علیه، ج ۲، ص ۷۰، رقم الحدیث: ۱۷۵۰، نشر السنة، ملتان، پاکستان

پیچھے نماز پڑھے، البتہ اگر کلام سلطان و نائبان سلطان میں مخصوص کیا جائے جیسا کہ بیان کر چکا ہوں تو دفع ضرر کے لئے وجوب ضرور ہے یعنی تمیز نیک و بد کر کے آپ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو، علماء اس حدیث سے یہ مطلب ثابت کرتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، یعنی فرض اتر جاتا ہے اور ساتھ ہی تصریح فرما دیتے ہیں کہ مکروہ ہے، عامۂ کتب فقہیہ میں یہ استدلال امام مالک کے مقابل ہے کہ ان کے مذہب میں فاسق کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں، اور بھی ایک روایت امام احمد سے ہے۔ دیکھو" غنیہ شرح منیہ" "مرقات شرح مشکوۃ [1]" "إرشاد السّاري شرح صحیح بخاري "اور کتب عقائد میں یہ استدلال روافض و خوارج کے مقابل ہے کہ رافضیوں کے نزدیک امام معصوم شرط ہے اور خارجیوں کے یہاں ہر فاسق کافر ہے اور یہ استدلال ضرور صحیح ہے، غیر مقلّدین ان مقاصد علماء کو پس پشت ڈال کر یہ مطلب نکالنا چاہتے ہیں کہ غیر مقلّد اگرچہ فاسق و بدعتی ہیں مگر تم پر لازم ہے کہ خواہی نخواہی ان کے پیچھے نماز پڑھو۔ یہ مطلب ہرگز حدیث کا ہے، نہ علماء کا، بلکہ ان کی تصریحات کے صاف خلاف ہے۔

سوال نمبر۱۲۲: امر کے حقیقی معنٰی وجوب ہیں یا نہیں۔ جب افسر و حاکم اپنے ماتحتوں کو کسی بات کی تعمیل کا حکم دیں تو اس حکم سے اس بات کا واجب اور ضروری ہونا سمجھا جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! ہمارے نزدیک حقیقت، وجوب ہے اور محل اور موقع سے مختلف معنٰی

۱۔ مرقاۃ شرح المشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۳، ص ۲۰۱، رقم الحدیث: 1125، دار الفکر، بیروت

سمجھے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۲۳: ''نورالانوار'' کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ یہ کتاب آپ کی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! ہے۔ بدستور نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۱۲۴: ''نورالانوار'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

عندنا الوجوب حقيقة الأمر لا يكون إلّا للوجوب۔ یعنی ''ہمارے یہاں معنٰی حنفی مذہب میں وجوب ہی امر کے حقیقی معنٰی ہیں اور امر، وجوب ہی کے لئے ہوتا ہے''۔

جواب: نیچے کی کتابیں دیکھنے کا مُظہر کو کم اتفاق ہوتا ہے، یہ عبارت اس میں ہو نہ ہو مگر مسئلہ وہ ہے جو میں نے ابھی بیان کیا۔

سوال نمبر ۱۲۵: لفظ کے جو حقیقی معنٰی ہوں اُس حقیقی معنٰی کو چھوڑ کر اس کے مجازی معنٰی (۱) لینا کس حالت میں جائز ہے اور کس حالت میں نہیں؟

جواب: جب حقیقت متعذر (۲) یا مہجور (۳) ہو تو بالاتفاق، اور مغلوب ہو تو صاحبین کے نزدیک معنٰی مجازی لئے جائیں گے، ورنہ نہیں۔

سوال نمبر ۱۲۶: ''نور الانوار'' جس کا بیان نمبر ۱۲۳ میں ہو چکا ہے، اس کتاب میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ مادام أمكن العمل بالمعنى الحقيقي

۱۔ جس لفظ کے لئے معنٰی وضع کیا جائے اگر اسی لفظ کے لئے استعمال ہو رہا ہے تو اسے ''حقیقی معنٰی'' کہتے ہیں اور اگر اس سے ہٹ کر کسی دوسرے لفظ کے لئے استعمال ہو تو اسے ''مجازی معنٰی'' مراد لینا کہیں گے۔

۲۔ مشکل

۳۔ چھوڑی جا چکی ہو یا ترک کر دی گئی ہو

يسقط المجازي ۔یعنی ''جب تک حقیقی معنی پر عمل ہوسکتا ہے مجازی معنی ساقط الاعتبار ہیں''۔

جواب: یہ مسئلہ تمام کتب اصول میں اسی تفصیل کے ساتھ ہے جو میں نے بیان کی اور ''نورالانوار'' میں بھی اسی تفصیل سے ہوگا۔

سوال نمبر ۱۲۷: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ (۱) یعنی ''رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کرو''۔یعنی ''نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ''۔ یہ امر ہے یا نہیں، اور اس آیت میں نیک وبد کی قید ہے یا نہیں؟

جواب: یہ امر بھی وجوب کے واسطے نہیں ہے اور ''راکعین'' سے مراد صحابہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔دیکھو ''تفسیر جلالین'' (۲) وغیرہ، اور صحابہ سب کے سب نیک تھے اور آیت سے جماعت کے ثبوت میں کلام ہے۔دیکھو ''معالم'' (۳) وغیرہ۔

سوال نمبر ۱۲۸: اللہ ورسول اللہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام میں بھی ایسی بات کا امر ہوتا ہے یا نہیں جو مکروہ یا حرام ہو، اگر ہوتا ہے تو اس کی کوئی مثال بیان فرمایئے، مگر جو مثال بیان فرمایئے وہ ایسی مثال ہو جو واقعی امر ہو، نہ صرف صورتِ امر؟

جواب: جو بات اصل میں حرام یا مکروہ ہو اور بحالِ ضرورت اس کی اجازت فرمائی

۱۔پ ۱، البقرۃ: ۴۳

۲۔تفسیر جلالین ، پ ۱ ، البقرة: ۴۳، ص ۹ ،قدیمی کتب خانہ ، آرام باغ، کراچی

۳۔تفسير البغوي المسمّى ''معالم التنزيل''، پ ۱ ، البقرة : ۴۳، ج ۱، ص ۳۷، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان

جائے، تو کبھی وہ رخصت بصیغہ امر آتی ہے، جیسے فإن عاد و اقعد۔ اور کبھی وجوب تک بھی ہوتی ہے، جیسے مخمصہ میں حرام چیز سد رمق یہاں تک کہ نہ کھاتے اور مر جاتے تو حرام موت مرے۔ دیکھو "رد المحتار"(1) وغیرہ۔

سوال نمبر ۱۲۹: "شرح عقائد نسفی" جس کا بیان، نمبر ۴۹ میں ہو چکا ہے، اس میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

ولأن علماء الأمة كانوا يصلّون خلف الفسقة وأهل الأهواء و البدع یعنی "علمائے امت، سارے کے سارے فاسقوں اور بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے"۔

جواب: "شرح عقائد" میں یہ عبارت اس طرح نہیں، بلکہ مجھ کو یقیناً یاد ہے کہ اس کے ساتھ فرمادیا ہے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں، اور یہ کہ فسق اور بدعت حد کفر تک پہنچی ہوں تو بالکل باطل ہے (۲)۔

سوال نمبر ۱۳۰: علمائے امت جو فاسقوں اور بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، ان کا یہ فعل مکروہ یا حرام تھا، یا نہیں؟

جواب: "شرح عقائد" سے نقل کر دیا گیا کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں، تو یقیناً یہ علماء بھی اسے مکروہ جانتے مگر سلطنت کی مجبوری سے پڑھتے۔ مجبوری میں ممنوع تک کی رخصت مل جاتی ہے، اس تفصیل پر کہ "ہدایہ" (۳)

۱۔ رد المحتار، ۲۔شرح العقائد النسفي، مبحث تجوز الصلاة خلف كل بر و فاجر، ص ۱۶۱، قديمي كتب خانه، كراچی

۳۔الهداية، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۱، ص ۵۷، دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان

اور ''درمختار'' میں ہے۔

سوال نمبر ۱۳۱: ''شرح عقائد'' کے ''حاشیہ جلال'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

قولهٗ خلف كل بروفاجر إشارة إلى أنهما سواء في الإمامة یعنی ''یہ جو فرمایا ہے کہ نیک وبد کے پیچھے، اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ نیک وبد دونوں امام ہونے میں مساوی ہیں۔

جواب: ''شرح عقائد'' میری دیکھی ہوئی ہے اور ''شرح عقائد نسفی'' کے ساتھ ستر۷۰ شروح وحواشی میں نے دیکھے اور ان میں کوئی ''حاشیہ جلال'' نہیں[1] ہاں ہندی چھاپے میں زید وعمر، کتاب پر حاشیہ چڑھادیتے ہیں، اُن میں کوئی ہوتو مجھے معلوم نہیں، نہ وہ قابل التفات، نہ عالَم میں کوئی عالِم اس کا قائل کہ امامت کیلئے نیک وبد سب برابر ہیں۔ ہاں! فرض اتر جانے میں کہو تو ایک بات ہے جبکہ بدی حدِ کفر تک نہ ہو۔

سوال نمبر ۱۳۲: عبارت ذیل ''صحیح بخاری'' میں درج ہے یا نہیں؟

قال الحسن: صل (خلفه) وعليه بدعته [2] یعنی ''حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ تو مبتدع کے پیچھے نماز پڑھ لے اور مبتدع کی

۱۔ کتب عقائد میں سے کسی کتاب پر بھی حاشیۂ جلال نہیں البتہ منطق کے موضوع پر ایک نہایت اہم حاشیۂ ملا جلال، کے نام سے بازار میں عام دستیاب ہے۔

۲۔ صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب إمامة المفتون المبتدع، ج ۱، ص ۲۵۰، رقم الحديث: ۶۹۵، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان

بدعت کا وبال خود اس پر ہے"

جواب: یہ قول بے سند "بخاری" میں ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہاں "بخاری" نے جو حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع سند بیان کی، اس سے صاف وہی مطلب کھلتا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب فاسق و مبتدع بادشاہ ہو یا اس کی طرف سے حاکم ہوا ہو۔ "بخاری" نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ایسا صرف ضرورت اور ناچاری میں ہے۔

سوال نمبر۱۳۳: عبداللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس حالت میں گئے کہ وہ گھرے ہوئے تھے، یعنی جب کہ حضرت عثمان کو بلوائیوں نے گھیر رکھا تھا، عبداللہ بن عدی نے جا کر حضرت عثمان سے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور ہم کو امامِ فتنہ نماز پڑھا رہا ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں اس کی وجہ سے گناہ میں نہ پڑ جائیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا۔ الصلاۃ أحسن ما یعمل الناس فاذا أحسن الناس فأحسن معهم و اذا أساء وا فاجتنب إساء تهم۔ یعنی "جو لوگ، جو کام کرتے ہیں ان میں نماز سب سے اچھا کام ہے۔ تو جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے اس اچھے کام میں شریک ہو جاؤ اور جب بُرا کام کریں تو تم ان کے اس برے کام میں ساتھ نہ دو"

جواب: .. .. (۱) کا ذکر فرما دیا اور ان لوگوں کی مجبوری خود ظاہر ہے کہ بلوائیوں کے سردار نے امام برحق کو نظر بند کر لیا اور خود امامت کرتا تھا۔

۱۔ ہمارے پاس موجود نسخوں میں یہاں اسی طرح ہے۔

سوال نمبر ۱۳۴: یہ کوئی شخص، کسی طور سے امام بن جائے اور لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھیں، اور یہ امر کہ کسی کو اپنے اختیار سے امام بنائیں، ان دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے کہ دونوں امر، مکروہ ہیں یا دونوں غیر مکروہ یا ان میں سے ایک مکروہ ہے اور دوسرا غیر مکروہ، اور کون مکروہ ہے اور کون غیر مکروہ؟

جواب: فاسق و مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنا ایک گناہ ہے اور اسے امام بنانا، دوسرا گناہ ہے، اور کسی طرح امام ہوگیا ہو تو بلا مجبوری اس کے پیچھے نماز پڑھنا ایک گناہ ہے۔

سوال نمبر ۱۳۵: کتاب ''تفسیر احمدی'' کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔ مطابق، نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۱۳۶: ''تفسیر احمدی'' میں جو اہلسنّت والجماعت ہونے کے لئے دس ۱۰/ باتیں ضروری لکھی ہیں ان میں ذیل کی دو باتیں یہ بھی ہیں یا نہیں؟ الصّلوۃ علی الجنازتین الصلاۃ خلف الامامین یعنی صالح و فاسق، دونوں کے جنازے کی نماز پڑھنی اور صالح و فاسق دونوں کے پیچھے نماز پڑھنی۔

جواب: یہ میری یاد میں ایک بے سند حکایت ہے[1] اور اس سے مراد وہی رافضیوں، خارجیوں کا رد ہے جیسے کہ میں نے بیان کیا۔

......☆☆☆☆☆......

۱۔ التفسیرات الأحمدیہ، پ۸، الأنعام: ۱۵۳، ص ۴۰۸، مکتبہ اکرمیہ، محلہ جنگی عقب قصہ خوانی بازار، پشاور

و اللّٰہ أعلم بالصواب و رسولہ علیہ السلام

تمت بالخیر

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنّف/ مؤلّف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلامِ باری تعالیٰ	پاک کمپنی ،اردو بازار لاہور
2	کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	پاک کمپنی ،اردو بازار لاہور
3	خزائن العرفان فی تفسیر القرآن	مفسّر شہیر صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ	پاک کمپنی ،اردو بازار لاہور
4	التفسیرات الأحمدیۃ	أحمد بن أبو سعید المعروف ''مُلّا جیون''	مکتبۃ اکرمیۃ،پشاور
5	التفسیر الکبیر	علامہ فخرالدین الرازي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارإحیاء التراث العربي،بیروت
6	تفسیر البغوي	الإمام أبو الحسین بن مسعود الفرّاء البغوي الشافعي	دار الکتب العلمیۃ،بیروت
7	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	بلوچستان بک ڈپو، کوئٹہ
8	الاتقان في علوم القرآن	علامہ جلال الدین السیوطي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	سہیل اکیڈمی ،لاہور
9	تفسیر جلالین	علّامہ جلال الدین السیوطي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	قدیمی کتب خانہ، کراچی
10	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ اسلامیہ،اردو بازار لاہور
11	صحیح البخاري	الإمام أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل البخاري رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ،بیروت
12	الصحیح لمسلم	الإمام أبو الحسین مسلم بن حجاج القشیري رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم،بیروت
13	سنن الترمذي	الإمام أبو عیسٰی محمد بن عیسٰی الترمذي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر،بیروت
14	سنن أبي داوٗد	الإمام أبو داوٗد سلیمان بن أشعث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار إحیاء التراث العربي،بیروت
15	سنن ابن ماجۃ	الإمام أبو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجۃ	دار المرفۃ،بیروت،لبنان
16	سنن نسائی	الإمام أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب النسائي	دار الجیل،بیروت
17	المؤطا للإمام مالك	الإمام مالك بن أنس أصبحي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نور محمد کتب خانہ، کراچی

نمبرشمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعه
18	المسند للإمام أحمد	أحمد بن حنبل رحمة الله تعالى عليه	دار الفكر،بيروت
19	شرح معاني الآثار	الإمام أبو جعفر أحمد بن محمد الطحطاوي رحمة الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية،بيروت
20	مشكوٰة المصابيح	محمد بن عبد الله الخطيب رحمة الله تعالى عليه	قديمی کتب خانه کراچی
21	سنن دار قطني	الإمام علي بن عمر دار قطني	نشر السنة،ملتان
22	مجمع الزوائد	حافظ نور الدين على بن أبي بكر الهيثمي	دار الفكر،بيروت
23	التحقيق في أحاديث الخلاف	علامه أبو الفرج عبدالرحمٰن بن علي الجوزي	دار الكتب العلمية،بيروت
24	كشف الخفاء	علامه اسمٰعيل بن محمد عجلونی جراحی	دار الكتب العلمية،بيروت
25	مرقاة شرح المشكاة	علامه ملا علي القاري رحمة الله تعالى عليه	دار الفكر،بيروت
26	أشعة اللمعات	عبدالحق محدث الدہلوي رحمة الله تعالى عليه	کتب خانه مجدیه،ملتان
27	العلل المتناهية	علامه أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علي الجوزي	مكتبة أثرية،فيصل آباد
28	كتاب الضعفاء	علامه أبو جعفر محمد بن عمرو العقيلي	دار الكتب العلمية،بيروت
29	فتاوٰی رضویه	إمامِ اہلسنّت احمد رضا خان علیه رحمة الرحمٰن	رضا فاؤنڈیشن،لاہور
30	بہار شریعت	صدرالشريعة امجد على اعظمي رحمة الله تعالى عليه	مكتبۂ رضويه ، كراچي
31	الأشباه و النظائر	علامه زين الدين ابن نجيم رحمة الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية،بيروت
32	الدر المختار	علامه علاء الدين محمد بن علي بن محمد الحصكفي	دار المعرفة ،بيروت
33	رد المحتار	علامه سيد محمد أمين ابن عابدين الشامي	دار المعرفة ،بيروت
34	تقريرات الرافعي على حاشية ردالمحتار	شيخ عبد القادر الرفعي رحمة الله تعالى عليه	دار المعرفة ،بيروت
35	الهداية	علامه أبو الحسن علي بن أبي بكر المرغيناني	دار إحياء التراث

نمبرشمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعه
36	حاشية الطحطاوی	علامه أحمد بن محمد الطحطاوي رحمة الله تعالى عليه	المكتبة العربية، كوئٹه
37	فتح القدير	علامه كمال الدين ابن همام رحمة الله تعالى عليه	مكتبۂ رشيديه، سركى روڈ، كوئٹه
38	غمز العيون للحموي	سيد أحمد بن محمد حموى الحنفي رحمة الله تعالى عليه	إدارة القرآن، كراچى
39	الفتاوى العالمكيرية	جمعيت علماء اور نگزيب عالمگير	مكتبۂ رشيديه، سركى روڈ، كوئٹه
40	غنية المستملي المشتهر بحلي كبير	محمد إبراهيم بن محمد الحلبي	سهيل اكيڈمى، لاهور
41	الطحطاوي على مراقى الفلاح	علامه أحمد بن الطحطاوي رحمة الله تعالى عليه	قديمى كتب خانه، كراچى
42	حجة الله البالغه	شاه ولى الله محدث الدہلوى	نور محمد كتب خانه، كراچى
43	فتاوى بزازيه	علامه محمد شهاب الدين بن بزاز الكردرى	مكتبۂ رشيديه، سركى روڈ كوئٹه
44	فتاوى الحرمين برجف ندوة المين	امام اہلسنت اعليحضرت احمد رضا خان عليه رحمة الرحمٰن	رضا اكيڈمى، بمبئى
45	تلخيص أصول الشاشي	مولانا محمد صديق ہزاروي دامت بركاتهم العاليه	مكتبه اسلاميه سعيديه، مانسهره
46	رسائل ضيائيه حصه اول	ڈاكٹر مفتى محمد أبو بكر صديق عطارى مدظله العالى	صديقى پبلشرز، كراچى
47	التوضيح والتلويح	علامه سعد الدين مسعود بن عمر تفتازاني	مير محمد كتب خانه، كراچى
48	كشف الأسرار عن أصول البزدوي	إمام عبدالعزيز البخاري رحمة الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية، بيروت
49	شرح عقائد النسفي	علامه سعد الدين مسعود بن عمر تفتازاني	نور محمد كتب خانه، كراچى
50	شرح المواقف	مير سيد شريف على بن محمد الجرجاني	دار الكتب العلمية، بيروت
51	الفضل الموهبي	امام اہلسنت اعليحضرت احمد رضا خان عليه رحمة الرحمٰن	صديقى پبلشرز، كراچى
52	اعتقاد الأحباب في الجميل	أعليحضرت احمد رضا خان عليه رحمة الرحمٰن	فريد بك سٹال، لاهور
53	عقائدِ حقه اہلسنت	أعليحضرت احمد رضا خان عليه رحمة الرحمٰن	رضا اكيڈمى بمبئى

نمبر شمار	کتاب	مصنف/ مؤلف	مطبوعه
54	جاء الحق	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ تعالٰی علیہ	ضیآءِ القرآن،لاھور
55	شفاء شریف	قاضی عیاض بن موسٰی المالکي رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	عبدالتّواب اکیڈمي،لاھور
56	الحدیقة الندیة	علامہ عبد الغني نابلسي رحمۃ اللہ علیہ	دارالطباعة ، عامرہ ، مصر
57	إحیاء علوم الدین	حجة الإسلام حضرت امام غزالي علیہ رحمۃ الوالي	دارِصادر،بیروت
58	تاریخ نجدوحجاز	مفتی عبد القیّوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	ضیاء القرآن پبلیشرز،لاھور
59	برطانوی مظالم کی کہانی	عبد الحکیم خان اخترشاہجہانپوری علیہ الرحمۃ	جنرل پرنٹرز،لاھور
60	إیضاح الحق	اسماعیل دہلوی	
61	تقویة الایمان	اسماعیل دہلوی	شمع بک ایجنسی لاھور